خزینۃ الدعا

- قرآنی دعائیں
- مناجات الرسولؐ
- ادعیۃ المہدی

خزینۃ الدعا

ایڈیشن: .... پنجم

سن اشاعت: 2014ء

تعداد: 1100

اَدْعِيَةُ الْقُرْآنْ

قرآنی دعائیں

اور

انکی تاثیرات

انڈکس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
کامل اور جامع دعا	1	نادانستہ زیادتی کی معافی کی دُعا	11
اقرار ایمان اور حصول صالحیت کی دُعا	2	مغفرت ورحمت کی دُعائیں	12
اقرار ایمان وعمل اور اسکی قبولیت کی دُعا	2	گمراہ قوم کی بخشش کی دُعا	12
سب کچھ مولیٰ کے حضور پیش کرنے کی	2	قہرِ خداوندی سے بچنے کی دُعا	13
ابراہیمی دُعا		حصولِ مغفرت اور کینہ کے دُور ہونیکی دُعا	13
حسناتِ دین ودنیا کے حصول کی دُعا	3	رحم وبخشش کی دُعا	14
دنیا وآخرت کی بھلائی کی دُعا	3	فرشتوں کی مومنوں کے حق میں دُعا	15
وساوسِ شیطانی سے بچنے کی دُعا	4	ظالم شوہر سے نجات کی دُعا	16
ہدایت پر قائم رہنے کی دعا	4	ظلم سے بچنے کی دُعائے عبرت	16
ثباتِ قدم اور کفار کے مقابلہ پر نصرت کی دُعا	5	ظالم قوم کے فتنہ سے بچنے کی دُعا	16
عذابِ الٰہی سے بچنے اور مغفرت کی دعائیں	5	ظالم بستی کے ظلم سے نجات کی دُعا	17
عفوو مغفرت اور نصرت طلبی کی دُعا	6	قوت وطاقت پاکر ظلم سے بچنے کی دُعا	17
ثابت قدمی اور انجام بخیر کی دُعا	8	علمی ترقی کی دُعا	18
دُعائے رحمت ومغفرت	9	شرح صدر اور تاثیرِ زبان کی دُعا	18
لاعلمی میں سوال سے بچنے کی دُعا	9	روحانی ترقیات اور مغفرت کی دُعا	18
مصیبت سے نجات کی دُعا	10	انجام بخیر کی دُعا	19
بدی کے مقابلہ کی دُعا	10	حصولِ خیر کی دُعا	19
شفایابی کی دُعا	10	حصولِ رزق اور امن کی دُعائیں	20
مغفرت ورحمت کی دُعا	11	اولاد کیلئے دینی ودنیوی ترقی کی دُعا	20

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
حواریانِ مسیحؑ کی ایک دُعا	21	صالحیتؑ کی دُعا	31
حصولِ غلبہ وقوت اور فراخئ رزق کی دُعا	22	پاکیزہ اولاد کے حصول کی دُعا	31
سچے فیصلہ وفتح مندی کی دُعا	22	بہتر وارث پیدا ہونے کی دُعا	31
حالتِ مغلوبیت کی دُعا	23	آنکھوں کی ٹھنڈک، بیوی اولاد کیلیئے دُعا	32
فیصلہ طلبی کی دُعا	23	والدین کے حق میں دُعا	33
منکرین ومکذّبین کے بارہ میں دُعا	24	کشتی پر سوار ہونے کی دعائیں	33
والدین اور مومنوں کی بخشش کی دُعا	24	سواری کی دُعا	34
ہدایتِ بنی نوع انسان کی دُعا	24	گُم شدہ چیز کے لیئے دُعا	34
دشمن پر گرفت کی دُعا	25	نیک آغاز وانجام کی دُعا	35
مفسد قوم کے مقابل پر نصرت کی دُعا	25	برگزیدہ بندگانِ خدا پر سلامتی کی دُعا	35
بداعمال قوم کے بداثر سے بچنے کی دُعا	26	دربارِ الٰہی میں رجوع اور کامل ایمان کی دُعا	36
نشان طلبی کی دُعا	26	خدا تعالیٰ کی کفایت کی دُعا	36
حضرت موسیٰؑ کی دُعائے شکرانہ	26	دربارِ خداوندی سے فیصلہ طلبی کی دُعا	36
فیصلہ برحق طلب کرنے کی دُعا	27	قوم کی تکذیب پر نصرتِ الٰہی کی دُعا	37
رحمتِ باری کے حصولِ اور معاملہ میں آسانی کی دُعا	27	ربّانی وعدوں پر اظہار کی دُعا	37
صالح اولاد کی دُعا	27	صبح وشام پڑھنے کی دُعائیں	37
فرمانبردار اولاد کے لیئے دُعا	28	تین متفرق دعائیں	
والدین اور مومنین کے لیئے دُعائے مغفرت	28	ہر قسم کے شر سے الٰہی پناہ میں آنے کی دُعائیں	39
قوتِ فیصلہ صالحیت اور جنّت کی دُعا	29	عبادات و دُعاؤں کی قبولیت کی دُعا	41
غیر معمولی حکومت وطاقت کی دُعا	30	انڈکس ادعیہ القرآن ۔ بترتیب حروفِ تہجّی	42
شکرِ نعمت، اعمالِ صالحہ اور اصلاحِ اولاد کی دُعا	30		

پیش لفظ

ماں باپ کتنے ارمانوں اور چاہ سے اپنے معصوم بچوں کی تربیت کرتے اور انہیں زبان سکھاتے ہیں۔انہیں ابو، امی کہنا اور پانی ،دودھ، روٹی مانگنا بتاتے ہیں،اور جب بچہ مانگنے کا سلیقہ سیکھ کر توتلی زبان میں تقاضا کرنے لگتا ہے تو پھر کتنے خوش ہو کر اس کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔بعض دفعہ ان کم سن معصوموں کی طلب کی کوئی ادا دیکھ کر دل کرتا ہے کہ سب کچھ ان پر نچھاور کر دیا جائے۔بایں ہمہ نہ تو ان معصوموں کی طلب کی کوئی حیثیت ہوتی ہے نہ دینے والے کی استطاعت کا کوئی پیمانہ۔
ہمارے رب کریم نے بھی جو ماں باپ سے کہیں زیادہ اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے ہمیں خود مانگنے کے گر سکھائے ہیں یہ کہہ کر کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔اور پھر خود دعاؤں کے وہ الفاظ بھی سکھائے کہ کس طرح کن محبت بھرے عاجزانہ الفاظ میں اپنے رب کے سامنے دست سوال دراز کیا کرو؟ کیا یہ سب کچھ اس لئے نہیں کہ وہ اپنے بندوں کو نوازنا چاہتا ہے۔یقیناً یہ تو عطا کرنے کے بہانے ہیں۔رحمت باری بہانہ می جوید

قرآنی دعاؤں میں ہمارے رب کریم نے طلب کے پیمانے بھی ہمیں خود عطا کیے اور عطا کرنے والے کی وسعتوں کے بحر بے کراں کا تو کوئی حساب شمار ہی نہیں۔اس لئے ان قرآنی دعاؤں کی بہت عظیم تاثیرات ہیں اور ان دعائیہ تاثیرات کے سب سے بڑے راز دان یقیناً ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔وہ حبیب کبریاء جن کی زبان پر پہلی مرتبہ یہ الہامی دعائیں جاری ہوئیں اور شرف قبول کو پہنچیں۔اگر حضرت آدمؑ اور یونس علیہ السلام کو دعائیہ کلمات سکھا کر اور پھر قبول کر کے ان کی نجات کے سامان کئے

گئے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ نبیوں کے سردار، محبوب خدا ﷺ کو سکھائی جانے والی دعائیں عظیم الشان تاثیرات کی حامل نہ ہوں۔حق یہ ہے دعاؤں کا مضمون قرآن شریف نے جس طرح پیش کیا ہے دنیا کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس نے تمام انبیاء کی دعاؤں کا خلاصہ اس شان اور کمال حفاظت سے پیش کیا ہو۔اور اس پرطرّہ یہ کہ ہر قسم کی ضرورت کی دعا کے بہترین نمونے محفوظ کر دیئے ہیں۔زیرنظر کتاب میں یہ تمام دعائیں اپنے مکمل پس منظر کے ساتھ پیش کی جارہی ہیں تا کہ ان دعاؤں کا مضمون سمجھ کر انسان دعا کرے اور اس کی دعا کا تیر خطا نہ جائے۔خدا کرے کہ ایسا ہو۔

یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ عام دعائیہ کتابوں میں جو دعائیں یا دعائیہ آیات درج ہونے سے رہ گئیں وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہو جائیں۔پہلے دعائیہ مجموعوں میں موجود قرآنی ترتیب مدنظر رکھ کر دعاؤں کے بعض اجزاء کی نسبت سے عام عنوان لگا کر دعائیں جمع ہوئیں جبکہ اس رسالہ میں ایک طبعی ترتیب کے ساتھ نسبتاً زیادہ جامع عناوین تجویز کر کے دعائیں پیش کی جارہی ہیں۔نیز آخر میں حروف تہجی کے لحاظ سے دعاؤں کا ایک انڈکس بھی پیش کر دیا گیا ہے تا کہ دعا کا پہلا لفظ یاد ہونے کی صورت میں بھی فوری طور پر مطلوبہ دعا عنوان کے تحت تلاش کی جا سکے۔

ہر دعا کے آخر میں سورت کے ساتھ آیت کا حوالہ دیتے ہوئے بسم اللہ کو پہلی آیت شمار کر کے آیت نمبر دیا گیا ہے۔نیز دعاؤں کا ترجمہ با محاورہ پیش کرنے کا اہتمام کیا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ پاکیزہ کوشش قبول فرمائے اور ہماری یہ سب دعائیں قبول فرمائے جو خود اس نے ہمیں اسی مقصد کے لیئے سکھائی ہیں۔خدا کرے ایسا ہو۔ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

نہایت کامل اور جامع دعا۔ الفاتحہ

سورۃ فاتحہ کو رسول کریم ﷺ نے افضل القرآن قرار دیا۔(مستدرک حاکم جلد 1 ص 747)

نبی کریم ﷺ کو بذریعہ وحی یہ اطلاع دی گئی کہ ایک کامل دعا جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی وہ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں۔ جو بھی ان دعاؤں کے ذریعہ خدا سے مانگتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔(صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل الفاتحہ)

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میرے بندے کو وہ کچھ ضرور ملے گا جو اس دعا میں اس کے لئے مانگا گیا ہے۔(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب وجوب قرأۃ الفاتحہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۳﴾
مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ﴿۵﴾
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ
اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾ آمین۔

میں اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پڑھتا ہوں۔ ہر قسم کی تعریف کا اللہ (ہی) مستحق ہے (جو) تمام جہانوں کا رب (ہے) جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور جزاء سزا کے دن کا مالک ہے۔ اے خدا! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ جن پر نہ تو (بعد میں تیرا) غضب نازل ہوا (ہے) اور نہ وہ (بعد میں) گمراہ (ہو گئے) ہیں۔ اے خدا ہماری دعا قبول کر۔

(2) اقرار ایمان اور حصول صالحیت کی دعا

قرآن شریف میں یہ دعا اس مخلص اور نیک گروہ سے منسوب ہے جو غیر مذاہب بالخصوص عیسائیت میں سے حق کو شناخت کرنے کے بعد ایمان لائے اور یہ دعا کی:۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ (المائدہ:۸۴۔۸۵)

اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس ہمارا نام بھی گواہوں کے ساتھ لکھ لے۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے ہم اللہ پر اور اس سچائی پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں حالانکہ ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں میں داخل کرے۔

(3) اقرار ایمان و عمل اور اس کی قبولیت کی دعا

حواریان مسیح ناصری علیہ السلام نے چاروں طرف مسیحؑ کا انکار دیکھ کر مدد کا نعرہ بلند کیا۔ مسیحؑ پر ایمان لائے اور یہ دعا کی:۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۴﴾

(آل عمران:۵۴)

اے ہمارے رب! جو کچھ تو نے اتارا ہے اس پر ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اور ہم اس رسول کے متبع ہو گئے ہیں۔ اس لئے تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

(4) سب کچھ اپنے مولیٰ کے حضور پیش کرنے کی ابراہیمیؑ دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا سے قبل قرآن شریف میں مومنوں کو اسوۂ ابراہیمی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ (المُمتحنہ:۵)

اے ہمارے رب! ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں اور تیری طرف جھکتے ہیں اور تیری طرف ہم کولوٹ کر جانا ہے۔

(5) حَسناتِ دین ودنیا کے حصول کی دعا

حضرت انسؓ بن مالک سے کسی نے کہا کہ ہمارے لئے دعا کریں، حضرت انسؓ نے یہ دعا پڑھی۔اس نے مزید دعا کا تقاضا کیا تو حضرت انسؓ نے فرمایا تم اور کیا چاہتے ہو،تمہارے لئے دنیاوآخرت کی بھلائی تو مانگ چکا ہوں۔(تفسیر ابن کثیر جزء1 صفحہ 558)

حضرت انسؓ کی ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔(بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ)

(اللّٰھُمَّ) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرہ:۲۰۲)

ترجمہ:۔(اے اللہ) ہمارے رب! ہمیں (اس) دنیا (کی زندگی) میں (بھی) کامیابی (دے) اور آخرت میں (بھی) کامیابی (دے) اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(6) دنیاوآخرت کی بھلائی کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے یہ دعا کی:۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ (الاعراف:۱۵۷)

اور تو ہمارے لئے اس دنیا میں بھی نیکی لکھ اور آخری زندگی میں بھی (نیکی لکھ) ہم تو تیری طرف آ گئے ہیں۔

(7) وساوس شیطانی سے بچنے کی دعا

عمروؓ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں سوتے وقت پڑھنے کے لئے کچھ دعائیں سکھاتے تھے ان میں شیطانی وساوس سے بچنے کی یہ دعا بھی شامل تھی۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 94)

رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۸﴾

وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۹﴾ (المؤمنون:۹۸،۹۹)

اے میرے رب میں سرکش لوگوں کی شرارتوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے رب! میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے سامنے آئیں۔

(8) ہمیشہ ہدایت پر قائم رہنے کی دعا

حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ اکثر یہ دعا کرتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم کردے۔ آپؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا دل بدل بھی جاتے ہیں؟ حضورؐ نے یہ قرآنی دعا پڑھ کر سنائی اور فرمایا کہ امکانی طور پر ہر انسان کے پھسلنے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے۔

(الدرالمنثور للسیوطی جلد 2 صفحہ 8)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۹﴾ (آل عمران:۹)

اے ہمارے رب! تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت (کے سامان) عطا کر۔ یقیناً تو بہت ہی عطا کرنیوالا ہے۔

(9) ثبات قدم اور کفار کے مقابلہ پر نصرت الٰہی کی دعا

قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت طالوت (جدعون) جب اپنے دشمن جالوت کے مقابل پر نکلے تو انہوں نے یہ دعا کی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ان کو فتح عطا کی اور ان کے دشمن کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا
وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۵۱﴾ (البقرہ:۲۵۱)

اے ہمارے رب! ہم پر قوت برداشت نازل کر اور (میدان جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور (ان) کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

عذاب الٰہی سے بچنے، مغفرت، نیک انجام اور وعدہ الٰہی پورا ہونے اور روز قیامت رسوائی سے بچنے کی دعائیں!

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب یہ دعائیہ آیات اتریں تو نبی کریم ﷺ نے روتے روتے نماز شروع کر دی۔ حضرت بلالؓ آپؐ کو نماز کی اطلاع کرنے آئے تو رونے کا سبب پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا آج رات مجھ پر یہ آیات اتری ہیں اور فرمایا بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو یہ آیات پڑھے اور ان پر تدبر نہ کرے۔ روایات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ روزانہ رات کے وقت ان آیات کی تلاوت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ آل عمران کی آخری آیات رات کو پڑھنے والے کے لئے رات بھر کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(تفسیر قرطبی جلد 4 صفحہ 310)

(10) رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۲﴾

(آل عمران:۱۹۲)

اے ہمارے رب! تو نے اس (عالم) کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔تو (ایسے بے مقصد کام کرنے سے) پاک ہے۔پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔(اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچالے)

(11)

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٤﴾

(آل عمران:۱۹۴)

اے ہمارے رب! ہم نے یقیناً ایک ایسے پکارنے والے کی آواز جو ایمان (دینے) کے لئے بلاتا ہے (اور کہتا ہے) کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ سنی ہے پس ہم ایمان لے آئے اس لئے اے ہمارے رب! تو ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ (ملا کر) وفات دے۔

(12)

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٥﴾

اے ہمارے رب! ہمیں وہ (کچھ) دے جس کا تو نے اپنے رسولوں (کی زبان پر) ہم سے وعدہ کیا ہے اور قیامت کے دن ہمیں ذلیل نہ کرنا۔تو اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔(آل عمران:۱۹۵)

مغفرت، رحم اور دشمن کے مقابل نصرت طلبی کی جامع دعا

یہ دعائیں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پر مشتمل ہیں۔حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ کر سونے والے کے لئے بہت کافی ہیں۔ نیز عرش

کے اس خزانہ میں سے ہیں جو آج تک آنحضرتؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔

(تفسیر طبری جزء 3 صفحہ 434)

سورۃ بقرہ کی آخری دونوں دعائیہ آیات کے بارہ میں رسول کریم ﷺ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ان آیات کو یاد کرو اور اپنے اہل و عیال کو یاد کراؤ۔ کیونکہ یہ صلوٰۃ، قرآن اور دعا پر مشتمل ہیں۔ (سنن الدارمی کتاب فضل القرآن سورۃ فاتحہ)

اس جگہ ان دونوں آیات کا صرف دعائیہ حصہ دیا جارہا ہے:۔

(13) سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۶﴾

ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

(14)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۷﴾ (البقرہ:۲۸۷)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! اگر کبھی ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ اے ہمارے رب! اور تو ہم پر (اس طرح) ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے (گزر چکے) ہیں ڈالی تھی۔ اے ہمارے رب! اور اسی طرح ہم سے (وہ بوجھ) نہ اٹھوا جس (کے اٹھانے) ہمیں طاقت نہیں۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر (کیونکہ) تو ہمارا آقا ہے۔ پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

ثابت قدمی اور انجام بخیر کی دُعا

(15) دربار فرعون میں جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں عاجز آ کر ایمان لے آئے تو فرعون نے انہیں سخت انتقام کی دھمکی دی اس کے جواب میں انہوں نے ایمان پر اپنی پختگی کا اظہار کیا اور یہ دعا کی۔

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ۝۱۲۶ (الاعراف:۱۲۷)

اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

(16) گناہوں کی بخشش اور عذابِ الٰہی سے بچنے کی دُعا

یہ دعا خدا تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کے مضمون پر مشتمل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے تہجد گزاروں اور استغفار کرنے والوں پر نظر کرتا ہے اور پھر ان کی وجہ سے اس عذاب کو ٹلا دیتا ہے۔ (شعب الایمان جزء3 صفحہ 83)

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝۱۷ (آل عمران:۱۷)

اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں اس لئے تو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(17) اپنی زیادتیوں، گناہوں کی مغفرت نیز ثباتِ قدم کی دُعا

انبیاء پر ایمان لانے والے ان ربانی لوگوں کی اللہ تعالیٰ تعریف کرتا ہے جنہوں نے اپنے نبیوں کے ساتھ ہو کر دشمن سے جنگ کی اور سستی نہیں دکھائی۔ قرآن شریف میں ان کی اس دعا کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا و آخرت کے اجر عطا فرمائے۔

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِيۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ۝۱۴۸ (آل عمران:۱۴۸)

اے ہمارے رب! ہمارے قصور (یعنی کوتاہیاں) اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں

معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

(18) دعائے رحمت و مغفرت

حضرت آدم علیہ السلام نے الٰہی حکم کے خلاف بھول کر وہ شجرہ چکھ لیا جس سے آپ کو روکا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کچھ دعائیہ کلمات سکھائے جن کے نتیجہ میں وہ ان پر رجوع برحمت ہوا۔ (البقرہ:38۔ نیز الدر المنثور جلد 3 صفحہ 75)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (الاعراف:۲۴)

اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(19) حالت لاعلمی میں سوال سے بچنے کی دعائے بخشش و رحمت

طوفان نوحؑ میں جب حضرت نوحؑ کا نافرمان بیٹا بھی ہلاک ہونے لگا تو حضرت نوحؑ نے اپنے کافر بیٹے کے حق میں دعا کی جس پر عتاب ہوا کہ اپنے برے اعمال کی وجہ سے وہ آل نوحؑ میں شامل نہیں رہا۔ تب حضرت نوحؑ نے یہ عاجزانہ دعا کی جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور برکات کا مژدہ سنایا گیا۔ (ہود ۴۵ تا ۴۹)

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (ہود:۴۸)

اے میرے رب! میں اس بارہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے کوئی ایسا سوال کروں جس کے متعلق مجھے حقیقی علم حاصل نہ ہو۔ اور اگر تو میری گزشتہ غفلت کو معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

(20) مصیبت سے نجات حاصل کرنے کی دعا

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی تھی کوئی بھی مسلمان وہ دعا کرے تو قبولیت کا موجب ہوتی ہے۔ روایات میں ہے کہ اس دعا کے بعد كَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ کا وعدہ ہے کہ جو مومن بھی اعتراف ظلم کر کے دعا مانگے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔ (تفسیر قرطبی جزء 11 صفحہ 334)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٨﴾ (الانبیاء:۸۸)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

(21) بدی کے مقابلہ میں طاقت حاصل کرنے کی دعا

جب عزیز مصر کی بیوی اور دیگر عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بدی کی طرف مائل کرنے کی تدبیر کی تو حضرت یوسفؑ نے یہ عاجزانہ دعا کی جس کے متعلق قرآن شریف میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کیا اور ان عورتوں کی تدبیر سے حضرت یوسف علیہ السلام کو محفوظ رکھا۔

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٤﴾ (یوسف:۳۴)

اے میرے رب! جس بات کی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں اس کی نسبت قید خانہ میں جانا مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر ان کی تدبیر (کے بدنتیجہ) کو تو مجھ سے نہیں ہٹائے گا تو میں ان کی طرف جھک جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

(22) بیماری سے شفایابی کی دعا

حضرت ایوبؑ نے بیماری سے نجات کی اس دعا میں اپنی حالت زار کو پیش کر کے اس طرح رحم طلب کیا۔ یہ دعا قبول ہوئی اور معجزانہ طور پر ان کی بیماری دور ہوئی۔

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴿۸۴﴾ (الانبیاء:۸۴)

(اے میرے رب!) میری یہ حالت ہے کہ مجھے تکلیف نے آ پکڑا ہے اور اے خدا تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(23) خدا تعالیٰ کو اپنا کفیل بنا کر حصول مغفرت و رحمت کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام ستر ایمان لانے والوں کو لے کر دامن طور میں الٰہی اشارہ کے ماتحت گئے تو وہاں زلزلہ آ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خیال کیا کہ شاید قوم کے شرک کی سزا ہے، جس پر آپؑ نے یہ دعا کی:۔

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ﴿۱۵۶﴾ (الاعراف:۱۵٦)

تو ہمارا کفیل اور دوست ہے۔ پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

(24) نادانستہ زیادتی کا اعتراف اور دعائے بخشش

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دو جھگڑنے والوں کو چھڑاتے ہوئے ایک شخص ہلاک ہو گیا تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے موسیٰؑ کو معاف کر دیا۔

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ (القصص:۱۷)

اے میرے رب! میں نے اپنی جان کو تکلیف میں ڈال دیا ہے پس تو میرے اس فعل پر پردہ ڈال اور بخش دے۔

حصول مغفرت اور رحمت کی دعائیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے غیر حاضری کے دوران جب بنی اسرائیل نے بچھڑے کو معبود بنالیا تو حضرت موسیٰؑ واپس تشریف لا کر اپنے نائب اور جانشین بھائی ہارون سے سخت خفا ہوئے اور قوم کو بھی سرزنش کی جس پر آپ کی قوم نے نادم ہو کر یہ دعا کی جسے ''قوم موسیٰ کی دعائے توبہ'' بھی کہہ سکتے ہیں۔

(25) لَئِنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَیَغۡفِرۡ لَنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۱۵۰﴾

(الاعراف:۱۵۰)

(انہوں نے کہا) اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہمیں معاف نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(26) اسی موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارونؑ اور اپنے لئے مغفرت کی یہ دعا کی:۔

رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِاَخِیۡ وَاَدۡخِلۡنَا فِیۡ رَحۡمَتِکَ ۫ۖ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۵۲﴾

(الاعراف:۱۵۲)

اے میرے رب! مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل کر دے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا ہے۔

(27) گمراہ قوم کے لئے بخشش کی دعا

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک دفعہ ساری رات نماز میں یہ دعا پڑھتے رہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو سارا قرآن حفظ ہے آپ کیوں ایک آیت ہی دہراتے رہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے دعا کرتا رہا۔ میں نے پوچھا جواب کیا ملا؟ فرمایا اگر وہ جواب بتا دوں تو اکثر لوگ نماز ترک کر دیں۔

(الدر المنثور للسیوطی جلد 3 صفحہ 240)

یہ دعا قرآنی بیان کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے کی تھی۔

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٩﴾ (المائدہ:۱۱۹)

(خدایا) اگر تو انہیں عذاب دینا چاہے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشنا چاہے تو تو بہت غالب اور حکمتوں والا ہے۔

(28) قہر خداوندی سے بچنے کی دعا

عبادالرحمٰن کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ رحمان خدا کے وہ بندے ہیں جو راتیں اپنے مولیٰ کے حضور سجود و قیام اور عبادات میں گزار دیتے ہیں اور غضب الٰہی سے بچنے کے لئے یہ دعائیں کرتے ہیں۔(الفرقان 65،64)

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٦﴾ (الفرقان:۶۶)

اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹلا دے۔اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے۔

(29) حصول مغفرت اور کینہ کے دور ہونے کی مومنانہ دعا

ایک صحابیٔ رسولؐ نے آنحضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔حضورؐ نے فرمایا یہ شخص جنتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو تجسّس ہوا کہ کس عمل پر خدا تعالیٰ کا یہ فضل واحسان اس پر ہوا۔ چنانچہ آپ اس شخص کے پاس جا کر مہمان رہے اس نے خوب خاطر تواضع کی۔ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رات تہجد پڑھی وہ سوئے رہے۔صبح میں نے نفلی روزہ رکھا انہوں نے نہ رکھا۔تب میں نے پوچھ ہی لیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے تم جنتی ہو اپنا وہ عمل تو بتاؤ جو جنت کا موجب ہوا۔انہوں نے کہا۔آپ رسول اللہؐ سے ہی پوچھیں جنہوں نے آپ کو میرے جنتی ہونے کی خبر دی ہے ابن عمرؓ آنحضورؐ کے پاس آئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ اسے جا کر میری طرف سے کہو کہ اپنا عمل بتا دے۔تب اس شخص نے بتایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میری نظر میں دنیا کی کوئی حقیقت نہیں، جنتی

مل جائے یا واپس چلی جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ دوسرے میرے دل میں کسی کے خلاف حسد یا کینہ نہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا بلاشبہ اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ یہی دعا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو سکھائی ہے۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 5 صفحہ 199)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱﴾ (الحشر:۱۱)

اے ہمارے رب! ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں مومنوں کا کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے رب! تو بہت مہربان (اور) بے انتہاء کرم کرنے والا ہے۔

(30) رحم و بخشش کی دعا

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز میں پڑھنے کے لئے آنحضور ﷺ سے کوئی دعا سکھانے کی درخواست کی۔ حضورؐ نے جو دعا سکھائی اس میں خاص طور پر خدا کی رحمت اور مغفرت طلب کی گئی ہے۔ جیسا کہ اس دعا میں:۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 5 صفحہ 18)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ دعائیہ آیت اور اس سے پہلے کی تین آیات پڑھ کر ایک بیمار پر دم کیا وہ اچھا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یقین و ایمان رکھنے والا انسان یہ آیات پہاڑ پر بھی پڑھے تو وہ جگہ چھوڑ دے۔ (تفسیر قرطبی جزء 2 صفحہ 157)

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (المؤمنون:۱۱۹)

اے میرے رب! معاف کر اور رحم کر، اور تو سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے۔

(31) فرشتگانِ عرش کی مومنوں کے حق میں عاجزانہ دعائیں

صحابہؓ رسولؐ بیان کرتے ہیں کہ ہم اکٹھے ہو کر خدا کی عظمت کا تذکرہ کر رہے تھے کہ رسول اللہؐ تشریف لائے اور فرمایا کہ میں بھی تمہیں خدا کی عظمت کی ایک بات بتاتا ہوں اور پھر آپؐ نے عرش بردار فرشتوں کا ذکر فرمایا جو خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مخلوق ہیں۔ (تفسیر الدر المنثور جلد 5 صفحہ 347)

یحیٰ بن معاذ رازی کہا کرتے تھے کہ ایک فرشتۂ عرش بھی مومنوں کے لئے استغفار کرے تو بخشش کی توقع ہے کجا یہ کہ تمام عرش بردار فرشتے ان کے لئے بخشش طلب کر رہے ہیں۔
(تفسیر قرطبی جزء 15 صفحہ 295)

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (المؤمن: ۸ تا ۱۰)

اے ہمارے رب! ہر ایک چیز کا تو نے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔ پس توبہ کرنے والوں کو اور اپنے راستہ کے اوپر چلنے والوں کو معاف فرما اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب! اور ان کو اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں انہیں جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔ اور ان کو برائیوں سے بچالے۔ اور جسے تو اس دن برائیوں (کے بدنتیجہ) سے بچائے بے شک تو نے اس پر رحم کیا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(32) خدا کی راہ میں ظلم برداشت کرنیوالی بیوی کی ظالم شوہر سے نجات کی دعا

فرعون جو اپنی مومنہ بیوی پر بھی تبدیلیٔ مذہب کے باعث جبر وتشدد روا رکھتا تھا اس کے مظالم سے بچنے کی یہ دعا اس کی بیوی نے کی۔ روایات میں مذکور ہے کہ دعا قبول ہوئی اور فرعون کی بیوی کو اسی دنیا میں جنت کا گھر دکھایا گیا۔

رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ (التحریم:۱۲)

اے خدا! تو اپنے پاس ایک گھر جنت میں میرے لئے بھی بنا دے اور مجھ کو فرعون اور اس کی بداعمالیوں سے بچا اور اسی طرح (اس کی) ظالم قوم سے نجات دے۔

(33) ظالموں کا انجام دیکھ کر ظلم سے بچنے کی دعائے عبرت

اصحاب اعراف (یعنی کامل مومن) جب جنت کے بعد جہنم کا نظارہ کریں گے تو معاً یہ دعا پڑھیں گے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۸﴾ (الاعراف:۴۸)

اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم میں سے مت بنائیو۔

(34) ظالم قوم کے فتنہ سے بچنے کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں ایمان لانے والی نوجوانوں کی قلیل تعداد کو یہ نصیحت کی کہ اب ایمان لائے ہو تو خدا پر توکل کرنا۔ جس کے جواب میں انہوں نے یہ دعا کی۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ (سورۃ یونس:86,87)

ہم اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔اے ہمارے رب! ہمیں (ان) ظالم لوگوں کے لئے فتنہ (کا موجب) نہ بنا۔اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر لوگوں کے ظلم سے نجات دے۔

(35) ظالم بستی کے اہل کے ظلم سے بچنے اور ہجرت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ (جن کی والدہ امّ فضل ابتدائی زمانے میں ایمان لے آئی تھیں) بیان کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کے مکہ سے ہجرت کر جانے کے بعد میں اور میری والدہ بھی مکہ کے ان کمزور بچوں اور عورتوں میں شامل تھے جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ وہ ہجرت کے لئے نصرت الٰہی کی دعائیں کرتے ہیں (بخاری کتاب التفسیر سورۃ النساء) فتح مکہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان مظلوموں کو اہل مکہ کے ظلم سے نجات دی۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٦﴾ (النساء:٧٦)

اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال اور اپنی جناب سے ہمارا کوئی دوست بنا (کر بھیج) اور اپنے حضور سے (کسی کو) ہمارا مددگار بنا (کر کھڑا کر)

(36) قوت وطاقت پا کر ظلم سے بچنے کی دعا

نبی کریم ﷺ کو فتوحات کے وعدوں کے ساتھ یہ دعا سکھا کر گویا اپنی قوم سے عفو کے سلوک کی تعلیم دی گئی:۔

رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٤﴾

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾ (المؤمنون:٩٥،٩٤)

اے میرے رب! اگر تو میری زندگی میں وہ کچھ دکھا دے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔تو اے میرے رب! تو مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنائیو۔

(37) علمی ترقی کی دعا

نبی کریم ﷺ کو اپنے فیصلوں میں الٰہی نورعطا کرنے کے لئے یہ دعا سکھائی گئی۔

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۵﴾ (طٰہٰ:۱۱۵)

اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا۔

(38) شرحِ صدر، سہولت امراور زبان میں تاثیر پیدا ہونے کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب دربارِ فرعون میں جا کر فرمانِ الٰہی پہنچانے کا حکم ہوا تو انہوں نے یہ دعا کی۔ حضرت اسماءؓ بنت عمیس بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ کو ثبیر پہاڑ کے دامن میں یہی دعا کرتے دیکھا۔ آپؐ بارگاہ الٰہ میں عرض کررہے تھے کہ مولیٰ میں تجھ سے وہی دعا مانگتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے مانگی۔ (تفسیر الدرالمنثور للسیوطی جلد 4 صفحہ 295)

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۷﴾

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۸﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۹﴾ (طٰہٰ:۲۶تا۲۹)

اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے۔ اور جو مجھ پر فرض ڈالا گیا ہے اس کو پورا کرنا میرے لئے آسان کر دے۔ اور اگر میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو اسے بھی کھول دے۔ (حتّٰی کہ) لوگ میری بات آسانی سے سمجھنے لگیں۔

(39) ترقیاتِ روحانی اور مغفرتِ الٰہی کی دعا

اللہ تعالیٰ مومنوں کو توبۃ النصوح کی تعلیم دیتا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا ازالہ فرما کر اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے گا۔ ان مومنوں کے آگے اور پیچھے نور ہو گا اور وہ یہ دعا کریں گے۔

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۹﴾
(التحریم:۹)

اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے فائدے کے لئے پورا کردے اور ہمیں معاف فرما، تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(40) حالت اسلام پر موت اور انجام بخیر کی دعا

حضرت یوسف علیہ السلام کو قید کے ابتلاء کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا کی اور آپ کے بھائی والدین کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے شکرانہ کے طور پر یہ دعا کی:۔

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ (یوسف:۱۰۲)

اے میرے رب! تو نے مجھے حکومت کا ایک حصہ بھی عطا کیا ہے اور تعبیر الرؤیا کا بھی کچھ علم تو نے مجھے بخشا ہے۔ (اے) آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے تو (ہی) دنیا اور آخرت (دونوں) میں میرا مددگار ہے۔ (جب بھی میری موت کا وقت آئے) مجھے اپنی کامل فرماں برداری کی حالت میں وفات دے اور صالحین (کی جماعت) کے ساتھ ملا دے۔

(41) حصولِ خیر کی عاجزانہ دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت اس دعا کے وقت فاقہ سے ایسی ہو چکی تھی کہ کھجور کے ٹکڑے کے بھی محتاج تھے۔ (تفسیر الدرالمنثور للسیوطی جلد 5 صفحہ 125) پھر خدا نے نہ صرف ان کے قیام وطعام کا بندوبست کیا بلکہ غریب الوطنی میں گھربار اور شادی کا انتظام بھی کر دیا۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۵﴾ (القصص:۲۵)

اے میرے رب! اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

حصولِ رزق اور امن کی دعائیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت شہر مکہ کے پر امن شہر ہونے اس کے باشندوں کے رزق ملنے اور اولاد کے شرک و بت پرستی سے بچنے کی جو دعائیں کیں وہ سب مقبول ہوئیں۔ (تفسیر الدر المنثور جلد 4 صفحہ 86)

(42)

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ (البقرہ:۱۲۷)

اے میرے رب! اس جگہ کو ایک پر امن شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان لائیں انہیں ہر قسم کے پھل عطا فرما۔

اولاد کے لئے دینی و دنیوی ترقیات کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے یہ دعا بھی کی:۔

(43)

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝۳۸

(ابراہیم:۳۸)

اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی لا بسایا ہے۔ اے ہمارے رب! میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تا وہ عمدگی سے نماز ادا کریں پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے اور انہیں مختلف پھلوں سے رزق دیتا رہ تا کہ وہ ہمیشہ تیرا شکر کرتے رہیں۔

(44)

رَبِّ اجۡعَلۡ ھٰذَاالۡبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجۡنُبۡنِیۡ وَبَنِیَّ اَنۡ نَّعۡبُدَالۡاَصۡنَامَ (ابراھیم:۳۶)

اے میرے رب! اس شہر یعنی مکہ کو امن والی جگہ بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے دور رکھ کہ ہم معبودان باطلہ کی پرستش کریں۔

(45) حواریانِ مسیح کی ایک دعا

حواریان مسیحؑ کے اصرار پر کہ ہم پر مائدہ آسمانی نازل ہو اور رزق میں فراخی عطا ہو حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ دعا کی جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مائدہ تو عطا کروں گا لیکن اس کی ناشکری کرنے والوں کو سخت عبرتناک سزا دوں گا۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوۡنُ لَنَا عِیۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنۡکَ ۚ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۱۱۵﴾

(المائدہ:115)

اے اللہ، اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں سے بھرا ہوا) طشت اتار جو ہم (مسیحیوں) میں سے پہلے حصہ کے لئے بھی عید (کا موجب) ہو اور آخری حصہ کے لئے بھی عید (کا موجب) ہو اور تیری طرف سے ایک نشان (ہو) اور تو (اپنے پاس سے) ہم کو رزق دے اور تو رزق دینے والوں میں سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

(46) حصول غلبہ وقوت، قرض سے نجات اور فراخیٔ رزق کی دعا

نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذؓ کو قرض سے نجات کے لئے یہ دو آیات پڑھنے کی نصیحت کی اور فرمایا جو مصیبت زدہ مسلمان ان آیات کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا قرض اور مصیبت دور کر دے گا، مقاتل کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے جب فارس وروم پر غلبہ چاہا تو آپؐ کو یہ دعا سکھائی گئی۔ (تفسیر قرطبی جزء4 صفحہ 54)

اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٧﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٨﴾ (آل عمران: ٢٧، ٢٨)

(تو کہہ) اے اللہ! جو سلطنت کا مالک ہے تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت لے لیتا ہے، جسے چاہتا ہے غلبہ بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تو یقیناً ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو مردہ سے زندہ کرتا ہے اور زندہ سے مردہ۔ اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

(47) سچے فیصلہ اور فتح مندی کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شعیبؑ نے قوم کی ہدایت سے مایوس ہو کر بالآخر اس دعا سے فیصلہ چاہا جس کے نتیجہ میں ان کی قوم زلزلہ سے تباہ و برباد ہو کر رہ گئی۔

(تفسیر قرطبی جزء7 صفحہ 251)

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۹۰﴾ (الاعراف:۹۰)

ہمارا رب ہر چیز کا کامل علم رکھتا ہے۔ہم اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں۔اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچ کے مطابق فیصلہ کردے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

(48) حالتِ مغلوبیّت میں دعائے ''المددْ''

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے جب ان کی تکذیب میں حد کردی ور جھوٹا مجنون اور برا کہا تو سخت دِق ہوکر حضرت نوحؑ نے اپنے رب سے یہ دعا کی :۔

اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۱﴾ (القمر:۱۱)

کہ (اے میرے رب) مجھے دشمن نے مغلوب کرلیا ہے پس تو میرا بدلہ لے۔

(49) فیصلہ طلبی کی دعا

حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کی تکذیب سے تنگ آ کر فیصلہ کن نشان طلب کیا جس میں اپنی اور اپنی جماعت کی نجات کی دعا کی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس دعا کو قبول کیا اور ان کی قوم کو طوفان میں غرق کرکے نوحؑ اور ان کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں بچالیا۔

رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۸﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ (الشعراء:118تا119)

اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔پس تو میرے اور ان کے درمیان ایک قطعی فیصلہ کر اور مجھے اور میرے ساتھی مومنوں کو (دشمن کے) شر سے بچالے۔

(50) منکرین اور مکذّبین کے بارے میں دعا

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کے خلاف بالآخر اس وقت بددعا کی جب آپؐ پر وحی ہوئی کہ اب تیری قوم میں سے اور کوئی شخص ایمان نہیں لائے گا۔

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝۲۷ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝۲۸ (نوح:27,28)

اے میرے رب! زمین پر کوئی گھر کافروں کا باقی نہ رہے۔ اگر تو ان کو اسی طرح چھوڑ دے گا تو یہ تیرے دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور وہ فاجر کفر کرنے والے کے سوا کوئی بچہ نہ جنیں گے۔

(51) اپنی، اپنے والدین اور مومنوں کی بخشش کی دعا

حضرت نوحؑ نے منکرین و مکذّبین کے خلاف الٰہی فیصلہ طلب کر کے پھر مومنوں کے حق میں یہ دعا کی:۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝۲۹ (نوح:۲۹)

اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ہر اُس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوتا ہے اس کو بخش دے اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کو بھی اور یوں ہو کہ ظالم صرف تباہی میں ہی ترقی کریں۔ ان کو کامیابی نصیب نہ ہو۔

(52) ہدایتِ بنی نوع انسان کی دعا

تعمیر بیت اللہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعائیں کیں ان میں ہی نوع انسان کی ہدایت کے لئے یہ عظیم الشان دعا بھی کی جس کے بارہ میں نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ (تفسیر قرطبی جزء ثانی صفحہ 117)

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؑ

(البقرہ:۱۳۰)

اور اے ہمارے رب! (ہماری یہ التجا بھی ہے کہ تو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب (اور) حکمتوں والا ہے۔

(53) دشمن پر گرفت کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو ان کی دعا کی قبولیت کی اطلاع دی گئی اور انہیں ثابت قدمی اختیار کرنے اور جاہلوں کی پیروی نہ کرنے کی ہدایت دی گئی۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۸۹ (یونس:۸۹)

اے ہمارے رب! تو نے فرعون (کو) اور اس کی قوم کے بڑے لوگوں کو (اس) ورلی زندگی میں زینت (کے سامان) اور اموال دے رکھے ہیں مگر اے ہمارے رب! نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ وہ تیرے رستہ سے (لوگوں کو) برگشتہ کررہے ہیں۔ پس اے ہمارے رب! ان کے مالوں کو برباد کردے اور ان کے دلوں پر بھی سزا نازل کر جس کا یہ نتیجہ نکلے کہ جب تک وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں۔

(54) مفسد قوم کے مقابل پر دعائے نصرت

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو جب غیر اخلاقی حرکتوں سے باز رہنے کی تلقین کی تو

انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر تو سچا ہے تو عذاب لے آ۔ اس پر حضرت لوطؑ نے یہ دعا کی:۔

رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِیۡنَ (العنکبوت:۳۱)

اے میرے رب! مفسد قوم کے خلاف میری مدد کر۔

(55) بداعمال قوم کے بداثرات سے بچنے کی دعا

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو نصیحت کے جواب میں جب قوم نے یہ دھمکی دی کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو تجھے ملک بدر کر دیا جائے گا۔ تو انہوں نے یہ دعا کی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے یہ دعا قبول کی اور لوطؑ اور اس کے اہل کو (سوائے اس کی بیوی کے) نجات دی۔ اور ان کی قوم کو ہلاک کر کے رکھ دیا۔

رَبِّ نَجِّنِیۡ وَاَھۡلِیۡ مِمَّا یَعۡمَلُوۡنَ (الشعراء:۱۷۰)

اے میرے رب! مجھے اور میرے اہل کو ان کے اعمال سے نجات دے

(56) نافرمان قوم کے مقابل نشان طلب کرنے کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ارضِ مقدسہ پر فتح کی خبر دے کر اس میں داخل ہونے کا حکم دیا تو انہوں نے انکار کیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی جس کے نتیجہ میں چالیس سال کے لئے یہ سرزمین قوم موسیٰ پر حرام کر دی گئی۔

رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِکُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَاَخِیۡ فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۲۶﴾ (المائدہ:۲۶)

اے میرے رب! میں اپنی جان (کے سوا) اور اپنے بھائی کے سوا کسی (اور) پر ہرگز تصرف نہیں رکھتا اس لئے تو ہمارے درمیان اور باغی لوگوں کے درمیان امتیاز کر دے۔

(57) حضرت موسیٰؑ کی دعائے شکرانہ اور ظالم قوم سے براءت کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نادانستہ ایک شخص قتل ہو گیا۔ جس پر انہوں نے بخشش کی دعا

کی۔اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی اطلاع کر دی جس پر حضرت موسیٰؑ نے یہ دعائے شکرانہ کی:

رَبِّ بِمَآ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ فَلَنۡ اَکُوۡنَ ظَہِیۡرًا لِّلۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۸﴾ (القصص:۱۸)

اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھ پر انعام کیا ہے میں بھی کبھی مجرموں میں سے کسی مجرم کی مدد نہیں کروں گا۔

(58) فیصلہ برحق طلب کرنے کی دعا

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کو کوئی جنگ درپیش ہوتی تو اس موقع پر بالخصوص یہ دعا کرتے۔(تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 4 صفحہ 342)

رَبِّ احۡکُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ (الانبیاء:۱۱۳)

اے میرے رب! تو حق کے مطابق فیصلہ کردے اور ہمارا رب تو رحمان ہے اور (اے کافرو!) جو تم باتیں کرتے ہو ان کے خلاف اسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔

(59) رحمت باری کے حصول اور معاملہ میں آسانی کی دعا

اصحابِ کہف کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ چند نوجوان تھے جو توحید کی حفاظت کے لئے غاروں میں روپوش ہوگئے اور وہاں یہ دعائیں کرتے رہے۔

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً وَّ ہَیِّیٔۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ﴿۱۱﴾

(الکہف:۱۱)

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے حضور سے (خاص) رحمت عطا کر اور ہمارے لئے ہمارے (اس) معاملہ میں رشد و ہدایت کا سامان مہیّا کر۔

(60) صالح اولاد کے لئے دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشن کے جاری رہنے کے لئے صالح اولاد کی یہ دعا

کی جس کے نتیجہ میں ان کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت ملی۔

رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰۱﴾ (الصّافات:101)

اے میرے رب! مجھ کو نیکو کار اولاد بخش۔

(61) فرمانبردار اور عبادت گزار اولاد کی دعا

یہ دعا بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت کی جب آپ حضرت اسمٰعیل کے ساتھ بیت اللہ کی تعمیر نو کر رہے تھے:

رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾

(البقرہ:۱۲۹)

اے ہمارے رب! اور (ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ) ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک فرماں بردار جماعت (بنا) اور ہمیں ہمارے (مناسب حال) عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف (اپنے) فضل کے ساتھ توجہ فرما۔ یقیناً تو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجہ کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(62) اپنے اور اولاد کے قیام عبادت اور والدین نیز عام مومنوں کی مغفرت کی دعا

حضرت ابن جریج کہا کرتے تھے کہ ابراہیمی امت ہمیشہ عبادت پر قائم رہی علامہ شعبی کہتے تھے کہ حضرت نوح اور ابراہیم علیہم السلام نے عام مومن مردوں اور عورتوں کی بخشش کی جو دعا کی ہے اس سے جتنی خوشی مجھے ہوتی ہے وہ دنیا جہان کے مال و دولت ملنے سے بھی نہ ہوتی۔

(تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 4 صفحہ 46)

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖۗ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤١﴾
رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤٢﴾

(ابراھیم:۴۱،۴۲)

(اے) میرے رب! مجھے اور میری اولاد (میں سے ہر ایک) کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا۔ (اے) ہمارے رب! (ہم پر فضل کر) اور میری دعا قبول فرما۔ اے میرے رب! جس دن حساب ہونے لگے اس دن مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دے۔

(63) قوّتِ فیصلہ، صالحیّت، نیک شہرت اور جنت کی دعا

نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ انسان وضو کر کے اللہ کے نام سے ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا کھانا پینا عطا کرتا ہے، اس کی بیماری کو گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے اور اسے سعادتمندوں والی زندگی اور شہداء والی موت نصیب ہوتی ہے۔ گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں بخشے جاتے ہیں۔ اسے قوت فیصلہ اور صالحیت عطا ہوتی ہے اور دنیا میں اس کا ذکر باقی رکھا جاتا ہے۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 4 صفحہ 89)

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾ۙ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ۙ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٦﴾ۙ

(الشعراء:۸۴تا۸۶)

اے میرے رب! مجھے صحیح تعلیم عطا کر اور نیکوں میں شامل کر۔ اور بعد میں آنے والے لوگوں میں ہمیشہ قائم رہنے والی تعریف مجھے بخش۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

(64) غیر معمولی حکومت وطاقت کی دعا

حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا قبول ہوئی اور بڑے بڑے سرکش لوگ ان کے مطیع ہو گئے

حضرت سلمہؓ بن الاکوع کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی دعا کرتے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت وَهَّاب کا بطور خاص ذکر فرماتے ۔مثلاً یہ کہتے سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی الۡوَهَّاب . پاک ہے میرا رب جو عطا کرنے والا ہے ۔(مسند احمد جلد 4 صفحہ 57) جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کی اس دعا میں ذکر ہے۔

رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَهَبۡ لِیۡ مُلۡكًا لَّا یَنۡۢبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ﴿۳۶﴾ (صٓ:۳۶)

اے میرے رب! میرے عیبوں کو ڈھانک دے اور مجھ کو ایسی بادشاہت عطا کر جو میری بعد میں آنے والی اولاد کو ورثہ میں نہ ملے یقیناً تو بڑا بخشنہار ہے۔

(65) شکر نعمت، اعمال صالحہ اور اصلاح اولاد کی دعا

روایات میں ذکر ہے اس دعا کے مانگنے والے اول حضرت ابوبکرؓ تھے جن کی یہ دعا یوں قبول ہوئی کہ ان کے والدین، بھائی اور ساری اولاد نے اسلام قبول کر لیا۔

(تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 5 صفحہ 41)

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ (الاحقاف:۱۶)

اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے۔(اور اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

(66) شکرِ نعمت اور صالحیت کی دوسری دعا

حضرت سلیمانؑ کا لشکر جب وادئ نملہ کے پاس سے گزرا اور وہ قوم ان کی ہیبت سے اپنے گھروں میں داخل ہوگئی یہ واقعہ دیکھ کر حضرت سلیمانؑ نے بے اختیار یہ دعا کی۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۲۰ (النمل:20)

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والد پر کی ہے شکریہ ادا کر سکوں اور ایسا مناسب عمل کروں جسے تو پسند فرمالے اور (اے خدا) اپنے رحم کے ساتھ تو مجھے اپنے بزرگ بندوں میں داخل کر۔

(67) پاکیزہ اولاد کے حصول کی دعا

حضرت زکریاؑ نے حضرت مریمؑ کے پاس (جو ان کی کفالت میں تھیں) بے موسم کے پھل دیکھ کر پوچھا کہ یہ کہاں سے آئے؟ انہوں نے بے ساختہ کہا اللہ کی طرف سے۔اس پر حضرت زکریاؑ میں دعا کا سخت جوش پیدا ہوا اور یہ دعا کی جس کی قبولیت کی بشارت دعا کے دوران ہی محراب میں کھڑے ہوئے آپ کو مل گئی اور حضرت یحییٰؑ آپ کو عطا ہوئے۔(آل عمران:30تا38)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝۳۹
(آل عمران:39)

اے میرے رب! تو مجھے (بھی) اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے۔

(68) آخری عمر میں حصول اولاد کی دعا

حضرت زکریاؑ نے آخری عمر میں حصول اولاد کے لئے دعا کا جو خوبصورت انداز اختیار کیا وہ بجائے خود لائقِ قبول ہے۔

رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ (مریم:۵تا۷)

اے میرے رب! میری تو یہ حالت ہے کہ میری ہڈیاں تمام کمزور ہوگئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے۔ اور میرے رب! میں کبھی تجھ سے دعائیں مانگنے کی وجہ سے ناکام (ونامراد) نہیں رہا۔ اور میں یقیناً اپنے رشتہ داروں سے اپنے (مرنے کے) بعد (کے سلوک سے) ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے ایک دوست یعنی بیٹا عطا فرما جو میرا بھی وارث ہو اور آلِ یعقوب سے (جو دین وتقویٰ ہم کو ورثہ میں ملا ہے) اس کا بھی وارث ہو اور اے میرے رب! اس کو اپنا پسندیدہ وجود بنائیو۔

(69) تنہائی سے نجات اور اولاد سے بہتر وارث پیدا ہونے کی دعا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دعا کی تو ہم نے اسے قبول کیا اور اس کی بیوی کو تندرست کر کے اس سے اولاد یحییٰ علیہ السلام عطا کئے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ (الانبیاء:90)

اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو وارث ہونے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

(70) نیک بیوی اور اولاد کے حصول اور ان کے لئے اچھا نمونہ بننے کی دعا

عبادالرحمٰن کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے قرآن شریف میں ذکر ہے کہ وہ یہ دعائیں کرتے ہیں:۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ (الفرقان:۷۴)

اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا پیشرو بنا۔

(71) والدین کے احسانات کو یاد کر کے رحم کی دعا

نبی کریم ﷺ کو آپ اور آپ کی امت کے لئے والدین کے حق میں یہ دعا سکھائی گئی۔ حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا والدین کا احسان اتار نہیں سکتا یہاں تک کہ والد کو غلامی سے آزاد کرائے۔ (مسلم کتاب العتق باب فضل عتق الوالد)

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٥﴾ (بنی اسرائیل:۲۵)

اے میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیوں کہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

(72) کشتی پر سوار ہونے کی دعا

طوفان نوحؑ کے وقت حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی پر سوار ہوتے ہوئے یہ دعا بھی الٰہی حکم کے تحت پڑھی اور آپ کی کشتی جودی پہاڑ کی چوٹی پر لنگر انداز ہوئی نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ یہ دعا میری امت کے لئے غرق ہونے سے امان کا موجب ہے۔

(تفسیر قرطبی جزء 9 صفحہ 37)

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (ھود:۴۲)

اس (کشتی) کا چلنا اور اس کا ٹھہرایا جانا اللہ کے نام کی برکت سے ہی ہوگا۔ میرا رب یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(73) کشتی پر سوار ہونے کی دوسری دعا

حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی کہ جب کشتی میں سوار ہو جائیں تو

پہلے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ پڑھیں یعنی تمام تعریف اس ذات کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی۔ اور پھر یہ دعا پڑھیں۔ حضرت علیؓ مسجد میں داخل ہوتے وقت بھی یہی دعائیہ آیت پڑھا کرتے تھے۔ (تفسیر قرطبی جزء 12 صفحہ 120)

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۳۰﴾ (المؤمنون:۳۰)

اے میرے رب! تو مجھے ایسی حالت میں اتار کہ مجھ پر کثرت سے برکتیں نازل ہو رہی ہوں اور تمام اتارنے والوں سے بہتر تیرا وجود ہے۔

(74) سواری پر سوار ہونے کی دعا

نبی کریم ﷺ سواری پر سوار ہوتے وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ الْحَمْدُ لِلّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین مرتبہ پڑھتے پھر یہ دعا پڑھا کرتے تھے (مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا رکب)

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۴﴾

وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ (الزخرف:۱۴،۱۵)

پاک ہے وہ خدا جس نے ہم کو ان پر قبضہ بخشا ہے حالانکہ ہم اپنے زور سے ان کو اپنے تابع فرمان نہیں بنا سکتے تھے

(75) خدا تعالیٰ کی قدرتِ مطلق پر ایمان کا اظہار اور اس کے وعدوں پر ایمان

نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ یہ قرآنی آیت پڑھنے سے گمشدہ یا ضائع شدہ چیز واپس مل جاتی ہے۔ (الدرالمنثور للسیوطی جلد 2 صفحہ 9)

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۰﴾ (آل عمران:۱۰)

اے ہمارے رب! تو یقیناً سب لوگوں کو اس دن جس (کی آمد) میں کوئی شک (وشبہ) نہیں جمع کرے گا۔ اللہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(76) آغاز و انجام کے نیک ہونے اور خاص نصرت الٰہی کی دعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہجرت مدینہ کے زمانہ کے قریب یہ دعائیہ آیت اتری۔ (ترمذی کتاب التفسیر بنی اسرائیل) ہر کام کے نیک آغاز اور انجام کے لئے یہ دعا مجرب ہے:

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۱﴾ (بنی اسرائیل:۸۱)

اے میرے رب! مجھے نیک طور پر (دوبارہ مکّہ میں) داخل کر اور ذکر نیک چھوڑنے والے طریق پر (مکّہ سے) نکال اور اپنے پاس سے میرا کوئی (مضبوط) مددگار (اور) گواہ مقرر کر۔

(77) اعمال کی قدر دانی کے متعلق دعا

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی نماز کے بعد یا مجلس سے اٹھتے ہوئے یہ آیات پڑھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اعمال کا وزن کرتے وقت کھلا اور وافر وزن عطا کرے گا۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 4 صفحہ 295)

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۳﴾ (الصّٰفّٰت:۱۸۱تا۱۸۳)

تیرا رب جو تمام عزّتوں کا مالک ہے ان کی بیان کردہ باتوں سے پاک ہے اور رسولوں پر ہمیشہ سلامتی ہو اور سب تعریف اللہ کی ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

(78) برگزیدہ بندگانِ خدا پر سلامتی کی دعا

آنحضرت ﷺ کو خدا کے برگزیدہ بندوں پر سلامتی کی دعا سکھائی گئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؕ
آٰللّٰہُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ ؕ﴿۶۰﴾ (النمل:۶۰)

ہر تعریف کا اللہ مستحق ہے اور اس کے وہ بندے جن کو اس نے چن لیا ان پر ہمیشہ سلامتی ہو۔

(79) دربارِ الٰہی میں رجوع اور کامل ایمان کے اظہار کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الٰہی تجلّی کی تاب نہ لا کر بے ہوشی سے افاقہ کے بعد یہ دعا کی:

سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ (الاعراف:۱۴۴)

اے رب! تو ہر عیب سے پاک ہے۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں (اس زمانہ میں) سب ایمان لانے والوں سے اول درجہ پر ہوں۔

(80) خدا تعالیٰ کی کفایت کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے بھی یہی دعا کی تھی۔
(بخاری کتاب التفسیر سورۃ آل عمران)

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ﴿۱۷۴﴾ (آل عمران:۱۷۴)

ہمارے لئے اللہ (کی ذات) کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

(81) دربارِ خداوندی سے فیصلہ طلبی

سعید بن حسنہ اس دعا کے بارہ میں فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک ایسی آیت کا علم ہے جسے پڑھنے والا خدا سے جو مانگے اسے دیا جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ تہجد کا آغاز اس دعا سے کرتے اور اس سے پہلے اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ بھی کہتے ہیں۔
(تفسیر القرطبی جزء 15 صفحہ 265)

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْ مَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۷﴾ (الزمر:۴۷)

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور ظاہر کا علم رکھنے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان تمام چیزوں کا فیصلہ کرنے والا ہے جن میں اختلاف کرتے ہیں۔

(82) قوم کی تکذیب پر نصرتِ الٰہی کی دعا

حضرت نوحؑ کی اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کشتی کے ذریعہ طوفان سے نجات عطا کی۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۷﴾ (المؤمنون:۲۷)

اے میرے رب! میری مدد کر کیونکہ یہ لوگ مجھے جھٹلاتے ہیں۔

(83) کلامِ الٰہی سن کر رّبانی وعدوں پر ایمان کا اظہار

اہلِ علم مومنوں کو جب کلامِ الٰہی پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ بارگاہِ الوہیت میں سجدہ ریز ہو کر یہ دعا کرتے ہیں۔

سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۹﴾ (بنی اسرائیل:۱۰۹)

ہمارا رب (ہر عیب سے) پاک ہے اور ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

(84) تلافی کوتاہی کے لئے صبح و شام پڑھنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح و شام یہ آیات پڑھے تو اس دن کی کوتاہی کی پیشگی تلافی کر لیتا ہے اور شام کو یہ دعا پڑھے تو رات کی کوتاہیوں کی تلافی ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۰﴾ (الروم:۱۸تا۲۰)

پس اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کے وقت میں داخل ہو یا صبح کے وقت میں داخل ہو۔ اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور بعد دوپہر بھی اس کی تسبیح کرو اور اسی طرح (عین) دوپہر کے وقت بھی۔ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔

مصیبت کے وقت مومنوں کی دعا

(85) خدا کے صابر مومن بندوں پر جب کوئی مصیبت یا صدمہ پہنچے تو وہ یہ دعا کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان پر ان کے رب کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔(البقرہ:156 تا 158)

حضرت حسین بن علیؓ کی روایت ہے کہ مومن مصیبت کے وقت اِنَّـا لِلّٰـهِ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسی قدر اجر عطا فرماتا ہے۔(ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصبر)

اس لئے گم شدہ چیزیں بھی اس دعا کی برکت سے مل جاتی ہیں۔ دعا یہ ہے:۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ (البقرہ:۱۵۷)

یقیناً ہم اللہ ہی کے ہیں اور یقیناً اسی کی طرف ہم رجوع کرنے والے ہیں

وقف اولاد کی مَنّت اور نذر ماننے کی دعا

(86) حضرت مریمؑ کی والدہ نے ان کی پیدائش سے قبل اپنی ہونیوالی اولاد کو وقف کرنے کی یہ دعا کی جو قبول ہوئی اور مریم جیسی عظیم الشان راستباز بیٹی ان کو عطا ہوئی۔

رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ (آل عمران:۳۶)

اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے (اسے) آزاد کر کے میں نے تیری نذر کر دیا ہے، پس تو (اسے) میری طرف سے جس طرح ہو قبول فرما۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

مکذّ بین کے استہزاء کے مقابل پر مومن بندگان خدا کی دعا

(87) کفّار اور اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے جب روزِ قیامت اقرار جرم کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دور ہو جاؤ اور مجھ سے کوئی کلام نہ کرو کیونکہ تم میرے ان مومن بندوں کو ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ بناتے تھے جو یہ دعائیں پڑھتے تھے ان کے صبر کی وجہ سے آج میں نے ان کو بہت جزاء دی ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾

(المؤمنون:110)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں سو تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب رحم کرنیوالوں میں سے اچھا ہے۔

(88) ہمّ و غم دور کرنے کے لئے صبح و شام پڑھنے کی دعا

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص صبح یا شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے بارہ میں اس کے سب ہمّ و غم دور کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

حَسْبِیَ اللّٰہُ ۖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ

وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾ (التوبہ:129)

ترجمہ: اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

الٰہی پناہ میں آنے اور ہر قسم کے شر سے بچنے کی دعائیں

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ قرآن کی آخری تین سورتیں رات کو سوتے وقت پڑھ کر سویا کرو۔ ان جیسی کوئی چیز نہیں جس سے پناہ مانگی جائے۔

(نسائی کتاب الاستعاذہ باب 1)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضورﷺ جب کبھی بیمار ہوتے تو آخری دوسورتیں پڑھ کر ہاتھوں میں پھونک کر جسم پر مَل لیتے۔ جب آخری بیماری شدید ہوئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر آپؐ کے بدن پر مل دیتی تھی۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات)

(89) سورۃ الاخلاص

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ﴿۲﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ﴿۳﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ﴿۴﴾

وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۵﴾

تو کہہ کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں (اور وہ کسی کا محتاج نہیں) نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے۔ اور ا(اس کی صفات میں) اس کا کوئی شریک کار نہیں۔

(90) سورۃ الفلق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۲﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۵﴾

وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۶﴾

تو کہہ کہ میں مخلوقات کے رب سے (اس کی) پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس کی ہر مخلوق کی (ظاہری و باطنی) برائی سے بچنے کے لئے اور اندھیرا کرنے والے کی ہر شرارت سے (بچنے کے لئے) جب وہ اندھیرا کر دیتا ہے۔ اور تمام ایسے نفوس کی شرارت سے (بچنے کے لئے بھی) جو

(باہمی تعلقات کی) گرہ میں (تعلق تڑوانے کی نیّت سے) پھونکیں مارتے ہیں۔ اور ہر حاسد کی شرارت سے (بھی) جب وہ حسد پر تل جاتا ہے۔

(91) سورۃ الناس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۲﴾ مَلِکِ النَّاسِ ﴿۳﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ﴿۴﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ﴿۵﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ﴿۶﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۷﴾

تو کہہ کہ میں تمام انسانوں کے رب سے (اسکی) پناہ طلب کرتا ہوں (وہ رب) جو تمام انسانوں کا بادشاہ (بھی) ہے۔ اور تمام انسانوں کا معبود (بھی) ہے (میں اس کی پناہ طلب کرتا ہوں) ہر وسوسہ ڈالنے والے کی شرارت سے جو (ہر قسم کے وسوسے ڈال کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (اور) جو انسانوں کے دلوں میں شبہات پیدا کر دیتا ہے۔ خواہ وہ (فتنہ پرداز) مخفی رہنے والی ہستیوں میں سے ہو۔ خواہ عام انسانوں میں سے ہو۔

(92) عبادات اور دعاؤں کی قبولیّت کی ایک خوبصورت دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت دعاؤں کے آخر میں قبولیت کے لئے یہ دعا کی:

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۲۸﴾ (البقرہ:۱۲۸)

اے ہمارے رب! ہماری (قربانیاں اور دعائیں) قبول فرما۔ تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

☆☆☆

انڈکس ادعیۃ القرآن

(بترتیب حروفِ تہجّی)

اَلۡحَمۡدُلِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ	1	رَبِّ ابۡنِ لِیۡ عِنۡدَكَ بَيۡتًا فِی الۡجَنَّةِ	16
اَلۡحَمۡدُلِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہٖ	36	رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ	29
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ	21	رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا	20
تَكُوۡنُ لَنَا عِيۡدًا		رَبِّ احۡكُمۡ بِالۡحَقِّ	27
اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ عٰلِمُ	36	رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیۡ صَغِيۡرًا	33
الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ		رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ	18
اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِی الۡمُلۡكَ	22	رَبِّ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ	4
اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ	13	رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِاَخِیۡ	12
اَنۡتَ وَلِيُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا	11	رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَهَبۡ لِیۡ مُلۡكًا	30
اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ	11	رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ	14
الرّٰحِمِيۡنَ۔		رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ	24
اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ	23	رَبِّ اَنۡزِلۡنِیۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَكًا	34
بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖهَا وَمُرۡسٰهَا	33	رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ بِمَا كَذَّبُوۡنِ	37
حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ	36	رَبِّ اِنَّ قَوۡمِیۡ كَذَّبُوۡنِ فَافۡتَحۡ بَيۡنِیۡ	23
حَسۡبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	39	وَبَيۡنَهُمۡ۔	
سُبۡحٰنَ رَبِّنَا اِنۡ كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا	37	رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّیۡ مَا يُوۡعَدُوۡنَ	17
سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا	34	رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ	11

رَبِّ اِنِّیۡ لَا اَمۡلِکُ اِلَّا نَفۡسِیۡ	26	رَبَّنَا اَخۡرِجۡنَا مِنۡ ھٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ الظَّالِمِ اَھۡلُھَا	17
رَبِّ اِنِّیۡ لِمَا اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ	19	رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ	13
رَبِّ اِنِّیۡ وَھَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ	27	رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡ اَمۡرِنَا	8
رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ ---	32	رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا	14
رَبِّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اَسۡئَلَکَ	9	بِاالۡاِیۡمَانِ---	
رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ	11	رَبَّنَا اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا	5
رَبِّ اِنِّیۡ لَا اَمۡلِکُ اِلَّا نَفۡسِیۡ	26	رَبَّنَا اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ	34
رَبِّ اِنِّیۡ مَا اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ	19	رَبَّنَا اِنِّیۡ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ	20
رَبِّ اِنِّیۡ وَھَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ	32	رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنۡزَلۡتَ	2
رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ---	30	رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکۡتُبۡنَا	2
رَبِّ اِنِّیۡ وَھَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ	31	رَبَّنَا اِنَّکَ اٰتَیۡتَ فِرۡعَوۡنَ	25
رَبِّ بِمَا اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ	26	رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیاً	6
رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا	18	رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا	41
رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ	10	رَبَّنَا ظَلَمۡنَا اَنۡفُسَنَا	9
رَبِّ قَدۡ اٰتَیۡتَنِیۡ مِنَ الۡمُلۡکِ---	19	رَبَّنَا عَلَیۡکَ تَوَکَّلۡنَا	3
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	19	رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا	4
رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا	32	رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَا اِنۡ نَّسِیۡنَا	7
رَبَّنَا اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا	18	رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ھٰذَا بَاطِلاً	5
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً	3	رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا	6
رَبَّنَا اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً	27	رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡھِمۡ رَسُوۡلاً	25
		رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ	28

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً	15	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ	41
رَبَّنَا هَبْ لَنَامِنْ اَزْوَاجِنَا	33	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ	10
رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا	29	لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا	12
رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ	31	وَسِعَ رَبَّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا---	23
رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ	28	رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا	22
عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا	26	وَاكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً۔	3
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ۔	37		

مُناجاتِ رسُولؐ

رسُولُ اللہ صَلی اللہ عَلیہ وسلم

کی

پُرسوز اور اَثر انگیز

دُعائیں

حافظ مظفر احمد

ابتدائیہ

صدسالہ جوبلی 1989ء کے تاریخ ساز موقع پر خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں تحریر کیا کہ جماعت کی دوسری صدی میں دعاؤں کے جلو میں داخل ہوتے ہوئے کم از کم یکصد رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا ایک تحفہ احباب جماعت کو پیش کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ ''بہت اچھا آئیڈیا ہے۔'' آپ یہ مجموعہ تیار کر کے دکھائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی سو منتخب دعاؤں پر مشتمل یہ مجموعہ جلسہ سالانہ برطانیہ 1989ء میں حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت کو بغرض مشورہ بھجوایا۔ انہوں نے ان دعاؤں کو سو تک محدود رکھنے کی بجائے بعض دیگر مفید ادعیہ مسنونہ کے اضافہ کا مشورہ دیا۔ جس کی تعمیل کے بعد حضور انور نے اس مجموعہ کی اشاعت کی منظوری عطا فرمائی۔ جس کی اشاعت یہاں ربوہ میں ایک عرصہ بذریعہ شکور بھائی چشمے والے اور قادیان سے نظارت نشر و اشاعت کے ذریعہ ہو رہی ہے۔

اس طرح اُردو زبان میں عربی متن کے ساتھ رسولِ کریم ﷺ کی دُعاؤں کے ایک جامع اور مستند مجموعے کی جو ضرورت شدّت سے محسوس ہوتی تھی، مناجاتِ رسولؐ کے زیرِ نظر رسالہ سے انشاء اللہ یہ احسن رنگ میں پوری ہو جائے گی جس میں ہر دُعا کی سَند کے ساتھ اُس کا پس منظر بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کا ایک خوبصورت پہلو وہ جدّت پسندی اور تنوّع ہے جو نہ صرف روز مرّہ معمولات میں بلکہ دُعاؤں میں بھی آپ ملحوظ رکھتے تھے کبھی ایک ہی کام یا موقع کے لئے آپؐ سے متعدد دُعائیں ثابت ہیں۔ اِس تنوّع سے مقصود غالباً دُعا میں توجّہ، انہاک، معنی خیزی اور حقیقت پسندی ہوگی تا کہ چند از بر دُعاؤں کا تکرار اور وِردِ محض رَسم بن کر نہ رہ جائے۔

دو صد سے زائد دُعاؤں پر مشتمل اِس رسالہ کے پہلے حصّے میں مختلف مواقع پر پڑھی جانیوالی مسنون دُعائیں اور دوسرے حصّے میں رسول اللہ ﷺ متفرّق دُعائیں جمع کر دی گئی ہیں جو وقتاً فوقتاً نبی کریمؐ نے کمال سچائی، خلوص، تضرّع اور ابتہال کے ساتھ اپنے مولیٰ سے مانگیں اور جن کے الفاظ کا انتخاب، مضامین کی گہرائی اور جہانِ معانی کی وسعت اس نبی اُمّی اور صاحب جوامع الکلم کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یہ مناجات جہاں اس عظیم رسولؐ کے کامل عجز وانکسار، ایمان باللہ اور توکّل علی اللہ پر دلالت کرتی ہیں وہاں اس پاک اور مصفّٰی سینہ کی بھی خوب خوب عکاسی کرتی ہیں جو محبتِ الٰہی سے بھرا ہوا تھا۔

امرِ واقعہ یہ ہے کہ انبیاءِ سلف کی دُعاؤں کی فہرست میں جو عظیم الشان اضافے مُحسنِ اعظمؐ نے فرمائے ہیں اور دُعاؤں کا جو عظیم خزانہ اُمّت کے لئے چھوڑا ہے یہ ایک گراں قدر احسان ہے جس کا شکرانہ سوائے دُعا اور درود شریف کے ذریعہ ممکن نہیں۔

خدا کرے کہ اِن دُعاؤں کے صدقے ہمیں اپنے مولیٰ اور اُس کے محبوب رسولؐ کی سچی محبت نصیب ہو اور قبولیّتِ دُعا کا انعام عطا ہو۔آمین

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

دُعاؤں کے اِس گراں قدر تحفے کے عوض یہ عاجز اپنے بھائیوں اور بہنوں سے خاص دُعاؤں کا خواستگار ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُسوۂ رسول کے مطابق مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

2000ء میں پہلی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا نقشِ ثانی کمپیوٹر پر کمپوز کروا کے احباب کی خدمت میں کچھ مزید دعاؤں کے اضافوں کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔

بعدازاں 2005ء کی اشاعت میں میں بعض مزید دعائیں شامل کی گئیں۔اب 2014ء میں شائع ہونے والے اس مجموعہ میں حوالہ جات کی جانچ پڑتال کے بعد تفصیلی حوالے دے دئے گئے ہیں جس میں مکرم آصف خلیل صاحب مربی سلسلہ کا تعاون شامل حال رہا۔اسی طرح ازسرِ نو ترجمہ کی نظر ثانی کر کے بعض اغلاط کی درستی کر دی گئی ہے۔جس میں مربیان سلسلہ مکرم عطاء النور صاحب اور مکرم باسل احمد بشارت صاحب نے تعاون فرمایا ہے۔فجزاهم الله

اللہ تعالیٰ شکور بھائی صاحب کو جزا دے جو اس کتاب کی اشاعت محض افادۂ عام کیلئے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

والسلام

محتاجِ دُعا

حافظ مظفّر احمد

انڈکس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
ارادہ وعمل میں برکت کی دُعا	1	عذابِ قبر سے پناہ کی دُعا	14
حصول محبت الٰہی کی دُعا	1	ایک اور جامع دعا	14
حضرت داوٗدؑ کی ایک دُعا	1	نمازِ تہجد کی دُعائیں	15
بیت الخلاء جانے کی دُعا	2	دُعائے قنوت	20
بیت الخلاء سے نکلنے کی دُعا	2	سلام پھیرنے کے بعد کی دُعا	21
وضوء کی دُعا	3	تسبیح وتحمید	22
اذان کے وقت کی دُعا	3	رقّت حاصل کرنے کی دُعا	24
اذان کے بعد کی دُعا	4	نماز کے بعد کی دُعائیں	25
نماز کے لئے جانے کی دُعا	4	حاجت کے وقت کی نماز و دُعا	28
مسجد جانے کی دُعا	5	دُعائے استخارہ	29
مسجد میں داخل ہونے کی دُعا	5	صلوٰۃ التسبیح	30
نماز شروع کرنے کی دُعائیں	6	روزمرّہ کی متفرق دُعائیں	31
حالتِ رکوع کی دُعائیں	8	تلاوت قرآن کریم کی دُعائیں	32
رکوع کے بعد قیام کی دُعا	9	سجدۂ تلاوت کی دُعائیں	35
حالتِ سجدہ کی دُعائیں	10	ختم قرآن کی دُعا	35
دُعا بین السجدتین	12	نئے چاند کی دُعا	36
تشہّد کی دُعائیں	12	روزہ افطار کرنے کی دعائیں	36
درود شریف	13	دُعائے لیلۃ القدر	37
دین و دنیا کی بھلائی کی دُعا	13	احرام کی دعا۔۔۔تلبیہ	37
		رؤیت بیت اللہ کی دعا	38

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
طواف بیت اللہ کی دُعا	38	بلندی پر چڑھنے کی دُعا	55
سعی صفا و مروہ کی دعائیں	39	جہاد پر جانے کی دُعا	55
کوہ صفا پر دُعا	39	الوداع کرنے کی دُعائیں	56
عرفات میں تضرع اور ابتہال سے بھری دُعا	40	نئی بستی میں داخل ہونے کی دُعا	56
یوم النحر کی دُعا	41	صبح وشام کی دُعائیں	57
رمی جمار کے وقت دعا	41	سید الاستغفار	63
تکبیرات عیدین	42	بُرے وقت اور ہمسایہ کے شرّ سے بچنے کی دعا	64
عید کی دعائیں	42	بارش کی دُعائیں	64
مسنون خطبہ جمعہ وعیدین	43	نمازاستسقاء	64
خطبہ نکاح	44	بجلی کی کڑک پر غضب الٰہی سے بچنے کی دُعا	65
خطبہ ثانیہ	46	آندھی کے شر سے بچنے کی دُعا	65
حج بیت اللہ کرنے والوں کے حق میں دعا	47	تیز بارش سے بچنے کی دُعا	66
بیت اللہ سے واپسی پر دُعا	47	سوتے وقت کی دُعائیں	66
کھانا کھانے کی دُعائیں	48	نیند سے بیدار ہونے کی دُعائیں	70
کسی کے ہاں کھانا کھانے کی دُعا	49	ازالہ بے خوابی کی دُعا	71
دودھ پینے کی دُعا	49	خواب میں ڈر جانے پر دُعا	71
نیا کپڑا پہننے کی دُعائیں	50	نو بیاہتا جوڑے کی دُعا	72
آئینہ دیکھنے کی دُعا	51	بیوی کے پاس (بوقت مباشرت) جانے کی دُعا	72
گھر سے باہر جانے کی دُعا	51	موت کی غشی میں مدد کے لئے دُعا	73
گھر میں داخل ہونے کی دُعا	52	بوقت وفات دُعا	73
بازار جانے کی دُعا	52	مصیبت میں اچھے بدلہ کی دُعا	73
سفر کی دُعائیں	52	نماز جنازہ کی دُعا	74
سواری کی دُعا	54	نابالغ بچے کی دُعائے جنازہ	74
سفر میں پڑاؤ پر شر سے بچنے کی دُعا	54	میت کو قبر میں رکھنے کی دُعا	75
سفر کی خوفناک رات میں دُعا	54	دُعائے زیارتِ قبور	75

حصہ دوم

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
راہ سداد کی دُعا	77	حفظ قرآن کا طریق اور دُعا	87
ثبات قلب کی دُعا	77	طلب خیر اور دفع شرّ کی جامع دُعا	89
خدا تعالیٰ پر کامل توکل کی دُعا	77	اعلیٰ روحانی مدراج کے حصول کی دُعا	90
دُعائے اصلاح دین ودینا	78	نیک ظاہر و باطن کی دُعا	91
دنیا وآخرت میں خیر وعافیت کی ایک افضل دُعا	78	قرض اور دیگر کمزوریوں کے دور ہونے کی دعائیں	91
حفاظت الٰہی کے حصول کی دُعا	79	قرض سے نجات کی ایک اور دُعا	92
حصول تقویٰ اور تزکیہ نفس کی دُعا	80	قرض سے نجات اور غناء کی دُعا	93
حصول تقویٰ وغنا کی دُعا	81	مریض کی عیادت پر دُعائیں	94
خدا ترس انسان بننے کی دُعا	81	بیماری میں دَم	94
حصول صالحیت کی دُعا	81	بخار سے نجات کی دُعا	94
صحت وسلامتی کی دُعا	82	درد کی دُعا	95
بدشگونی کے بد اثر سے بچنے کی دُعا	82	حبس بول سے صحت یابی کی دُعا	95
برا منظر دیکھ کر دعا	82	بصارت کے لوٹ آنے کی دُعا	96
عطائے باری کے حصول کی دُعا	83	ظاہری و باطنی بیماریوں سے بچنے کی دُعا	97
خشیت اور ایمان کامل کی دُعا	83	نظر بد سے بچنے کی دُعائیں	97
کشائش رزق کی دُعا	84	مصیبت زدہ کی دُعا	98
بڑھاپے میں فراخیٔ رزق کے لئے دُعا	84	مصیبت زدہ کو دیکھ کر کی جانے والی دُعا	98
پھلوں اور اناج میں برکت کی دُعا	85	ابتلا کے وقت کی دُعاء	99
توفیق عمل اور شکر کی دُعائیں	85	مصیبت اور حالت کرب کی دُعائیں	99
ایک جامع دُعا	85	ازالہ ہمّ وغم اور حبّ قرآن کی دُعا	100
نافع علم کی دُعا	86	آڑے وقت کی دُعا	101

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
حفاظت اسلام اور طلب خیر کی دعا	102	عادات قبیحہ سے بچنے کی دُعا	111
ایمان، صحت اور حسن خلق کی دعا	103	حادثاتی موت سے بچنے کی دُعا	112
بخشش اور مغفرت کی دعائیں	103	فاقہ اور خیانت سے بچنے کی دُعا	112
بخشش کی ایک پراثر دعا	104	اپنی اُمّت کے صبح کے سفر کے لئے دُعا	113
گناہوں کی بخشش کی ایک خوبصورت دعا	104	انصار و مہاجرین کی مغفرت کی دُعا	113
رحمت و مغفرت کی دعا	105	غزوہ احزاب پر دشمن کی پسپائی کے لئے دُعا	113
مغفرت کی دعا	105	اہل بیت اور امت کی روزی کے لئے دُعا	114
شر سے بچنے کی دعائیں	106	امت کے خلفاء اور حکام کے حق میں دُعائیں	114
شیطانی اثرات سے بچنے کی دعا	107	سفر طائف میں دربار الٰہ میں آہ زاری	115
دشمن کے شر سے بچنے کی دُعا	107	مسکنت طبع کی ایک عجیب دُعا	116
اخلاق سیئہ سے بچنے کی دعائیں	108	اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بننے کی دُعا	116
ایک دعائے خاص	108	خدا تعالیٰ کے پاک نام کے واسطہ سے دُعا	117
حصولِ خیر اور پناہ شر کی دعا	109	ایک جامع دُعا	117
شرک سے بچنے کی دُعا	110	دُعا قبول ہونے پر پڑھی جانے والی دُعا	118
غضبِ الٰہی سے بچنے کی دعا	110	انجام بخیر کی دُعا	118
اللہ کی پناہ میں آنے کی ایک جامع دُعا	110	اسماء الحسنٰی اور قبولیت دُعا	120
ناپسندیدہ خصائل سے بچنے کی دُعا	111	دعائے ختم قرآن	122

ارادہ وعمل میں برکت کی دُعا

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی امر کا ارادہ فرماتے تو یہ دُعا کرتے: اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ (ترمذی کتاب الدعوات باب 86)

ترجمہ:- اے اللہ! میرے لئے خیر کے سامان فرما اور میرے لئے بہتر انتخاب فرما۔

حصول محبت الٰہی کی دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ بن یزید الانصاری کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنی دُعاؤں میں (محبتِ الٰہی کی) یہ دُعا بھی پڑھا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ،وَمَازَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب 74)

ترجمہ:- اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس کی محبت بھی جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے۔ اے اللہ! میری محبوب چیزیں جو تو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کی خاطر میرے لئے قوت کا ذریعہ بنا دے اور میری جو پیاری چیزیں تو مجھ سے علیحدہ کر دے ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا فرما دے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دُعا

☆ حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام جو سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار تھے۔ (حصولِ محبتِ الٰہی کی) یہ دُعا کیا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب 73)

ترجمہ:۔اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔اور اُس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔اور مَیں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔اے اللہ ! اپنی محبت میرے دل میں اتنی ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

بیت الخلاء جانے کی دُعا

☆ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الخلاء)

ترجمہ:۔اے اللہ! مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر قسم کی ناپاک چیزوں اور ناپاک کاموں اور باتوں سے۔

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دُعائیں

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دُعا کرتے:۔غُفْرَانَکَ (ترمذی کتاب الطہارت باب مایقول اذا خرج من الخلاء)

ترجمہ:۔ اے اللہ! مَیں تیری مغفرت کا خواستگار ہوں۔

☆ حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دُعا کرتے:۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ (ابن ماجہ کتاب الطہارت باب مایقول اذا خرج من الخلاء)

ترجمہ:۔تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت عطا کی۔

وضوء کی دُعا

☆ حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضوء سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات دہراتے۔اور فرماتے تھے کہ جو شخص وضو کے بعد یہ کلمات دہرائے اُس کے لئے جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں:۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَـہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

(ترمذی کتاب الطہارت باب مایقول بعد الوضوء)

ترجمہ:-مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مَیں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا دے۔

اذان کے وقت کی دعا

☆ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو جیسے مؤذّن کہتا ہے اُس کے ساتھ اُسی طرح دہراؤ۔اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے جو مؤذّن کے ساتھ ساتھ اذان کے کلمات خلوص دل سے دہرائے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الفَلَاح (یعنی نماز اور کامیابی کی طرف آؤ) کے وقت یہ کہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔(یعنی اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت اور طاقت حاصل نہیں) وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب القول مثل وقل المؤذن)

اذان کے بعد کی دُعا

☆ حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اذان کی آواز سن کر یہ دُعا کرے گا قیامت کے دن وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

(بخاری کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء۔ سنن الکبریٰ جلد 1 ص 410)

ترجمہ:۔ اے اللہ! اس کامل دُعا اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو مقام محمود پر فائز فرما۔ جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

گھر سے نماز کے لئے نکلنے کی دُعا

☆ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سُنا کہ جو شخص گھر سے نماز کے لئے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستّر ہزار فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خود اس شخص کی طرف نماز کے وقت اپنی خاص توجہ رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِیَاءً وَلَا سُمْعَۃً خَرَجْتُ ھَرْبًا وَفِرَارًا مِنْ ذُنُوبِیْ اِلَیْکَ خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِکَ ،وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْاَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ (ابن ماجہ کتاب المساجد باب المشی الی الصلاۃ)

ترجمہ:۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری ذات پر سوال کرنے والوں کے حق کا واسطہ دے کر اور (نماز کے لئے) اپنے اس چل کر جانے کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا

ہوں مَیں کسی غروراور فخر یا ریااور شہرت کی خاطر نہیں نکلا ۔مَیں اپنے گناہوں سے بھاگتے اور دَوڑتے ہوئے تیری طرف آیا ہوں۔ تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضامندی کے حصول کی خاطر نکلا ہوں۔میرا سوال تیرے دربار میں یہ ہے کہ مجھے آگ سے پناہ دے اور میرے گناہ بخش دے۔

مسجد جانے کی دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دُعا کرتے ۔اگر یہ دُعا کی جائے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص آج کے دن مجھ سے محفوظ ہوگیا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقولہ الرجل عند دخول المسجد)

ترجمہ: ۔مَیں راندے ہوئے شیطان سے اُس اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو بہت عظمت والا ہے ۔مَیں اُس کے عزت والے چہرے اور اُس کی ازلی بادشاہت کی پناہ میں آتا ہوں۔

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

☆ رسول اللہؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریمؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے :۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۔ (ابن ماجہ کتاب المساجد باب الدعاء عند دخول المسجد۔ تحفۃ الذاکرین لشوکانی جلد 1 ص145)

ترجمہ:-اللہ کے نام کے ساتھ (مَیں آتا ہوں)اور درود اور سلام ہوں رسول اللہؐ پر

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

☆ اور جب آپؐ مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ (ترمذی کتاب الصلاۃ باب فی مایقول عندالدخول المسجد۔ تحفۃ الذاکرین لشوکانی جلد 1 ص 146)

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ (مَیں داخل ہوتا ہوں) اور درود اور سلام ہوں رسول اللہؐ پر۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

نماز شروع کرنے کی دعائیں

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر تحریمہ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہنے کے بعد یہ پڑھتے:۔

وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ،اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ،اَنْتَ رَبِّیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ۔ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّااَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّہٗ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ۔ (مسلم کتاب الصلوۃ المسافرین باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ)

ترجمہ:۔ مَیں نے اپنی توجہ اُس ذات کی خاطر موحّد ہو کر پھیری جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور مَیں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری

عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اِسی بات کا مجھے حکم ہے۔ اور مَیں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو میرا ربّ ہے اور مَیں تیرا بندہ ہوں مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقراری ہوں پس مجھے میرے سارے گناہ بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ اے اللہ! بہترین اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما۔ تیرے سوا کوئی نہیں جو بہترین اخلاق کی طرف ہدایت دے اور مجھے بد اخلاق سے بچالے۔ کوئی نہیں جو مجھے بداخلاق سے بچائے سوائے تیرے۔ مَیں حاضر ہوں اور یہ میری سعادت ہے اور تمام خیر تیرے ہاتھوں میں ہے اور شرّ تیری طرف (منسوب) نہیں ہوسکتا۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف ہوں۔ تو برکت والا اور بلندشان والا ہے۔ مَیں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

☆ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز کے شروع میں فاتحہ سے قبل یہ پڑھتے تھے:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (ترمذی کتاب الصلوٰۃ مایقول عندافتتاح الصلاۃ)

ترجمہ:- اے اللہ تو پاک ہے اور اپنی تعریفوں کے ساتھ اور برکت والا ہے تیرا نام۔ اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ تکبیر تحریمہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے دوران خاموش رہتے ہیں۔ اس دوران آپ کیا پڑھتے ہیں؟ حضورؐ نے ان کو یہ دُعا بتائی:۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِى وَ بَيْنَ خَطَايَاىَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِىْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَ بْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

(بخاری کتاب صفۃ الصلوٰۃ باب مایقول بعدالتکبیر)

ترجمہ:-اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے۔اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دے جس طرح سفید کپڑا (دھوکر) گندگی سے صاف کیا جاتا ہے۔اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو (کر صاف کر) دے۔

حالتِ رکوع کی دُعائیں

☆ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھتے تھے۔یعنی پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا۔

(ترمذی کتاب الصلٰوۃ باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریمؐ رکوع اور سجدوں میں یہ پڑھتے تھے:۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ۔ (مسلم کتاب الصلٰوۃ باب مایقول فی الرکوع)

ترجمہ: بہت تسبیح کے لائق، بہت ہی پاکیزگی رکھنے والا، فرشتوں اور روح کا ربّ!

☆ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ رکوع وسجود میں یہ دعا پڑھتے تھے:۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

(بخاری کتاب صفۃ الصلٰوۃ باب دعاء فی الرکوع)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے ربّ! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ! مجھے بخش دے۔

☆ حضرت عوفؓ بن مالک نے نبی کریم ﷺ کو رکوع میں یہ دعا پڑھتے سُنا:۔

سُبْحَانَ ذِی الْجَبْرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظْمَةِ۔

(ابوداؤد کتاب الصلٰوۃ باب مایقولہ الرجل فی رکوعہٖ وسجودہٖ)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو بہت قدرت اور بادشاہت والی، کبریائی اور عظمت والی ہے۔

☆ حضرت علیؓ اور حضرت جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رکوع میں یہ دُعا کیا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ ،وَبِکَ اٰمَنْتُ ،وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، اَنْتَ رَبِّیْ،خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَ عَظْمِیْ وَمُخِّیْ وَ عَصْبِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (نسائی کتاب صفۃ الصلاۃ باب نوع آخر من الذکر)

ترجمہ:-اے اللہ! تیری خاطر میں نے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں۔اور تجھی پر میرا توکّل ہے۔تو ہی میرا پروردگار ہے۔میرے کان اور میری آنکھیں ، میرا گوشت اور میرا خون، میری ہڈیاں اور میرا دماغ اور میرے اعصاب اس اللہ کی اطاعت میں جُھکے ہوئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

رکوع کے بعد قیام کی دُعا

☆ حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے سر اٹھا کر یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ،مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ،وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ ،اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ ، اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ ،وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ ،وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مایقول اذا رفع رأسہٗ من الرکوع)

ترجمہ:-اے اللہ! ہمارے پروردگار! سب تعریفیں تجھے حاصل ہیں ۔آسمان بھر اور زمین بھر اور ان کے بعد جو تو چاہے وہ بھی (اس حمد سے) بھر جائے۔اے تعریف اور بزرگی والے! بندہ تیری جتنی بھی تعریف کرے تو اس کا حق دار ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔اے اللہ! جو چیز تو عطا کرے اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔اور جسے تو روک دے وہ کوئی عطا نہیں کر سکتا۔اور کسی بزرگی والے کو تیرے مقابلہ پر اُس کی بزرگی چنداں نفع نہیں دے سکتی۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب (رکوع سے کھڑے ہوتے

وقت)سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے یعنی سن لی اللہ نے اُس کی جس نے اُس کی تعریف کی تو یہ دعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ (بخاری کتاب صفۃ الصلوٰۃ باب فضل اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ)

ترجمہ: اے اللہ! میرے ربّ سب تعریف تیرے لئے ہے۔

☆ حضرت رفاعہؓ بن رافع زرقی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم نے نبی کریمؐ کے پیچھے نماز ادا کی جب آپؐ نے رکوع سے سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا تو ایک شخص نے کہا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ۔

(بخاری کتاب صفۃ الصلوٰۃ باب فضل اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد)

ترجمہ:- اے ہمارے ربّ تیرے لئے ہی ہر قسم کی تعریف ہے ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے اور پاک ہے جس میں بہت برکت ہے۔

نبی کریم ﷺ نے نماز کے بعد فرمایا کہ مَیں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو اِن کلمات کو لکھنے کے لئے لپکتے دیکھا کہ اِسے کون پہلے لکھتا ہے!

حالتِ سجدہ کی دُعائیں

☆ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے تھے یعنی پاک ہے ربّ میرا جو بڑی شان والا ہے۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

☆ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ایک رات مَیں اپنی باری میں حضور ﷺ کو بستر پر نہ پاکر پریشان ہوئی۔اندھیرے میں اِدھر اُدھر ہاتھ مارا تو آپؐ کو سجدہ میں یہ دُعا کرتے پایا:۔اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء فی السجود)

ترجمہ:- اے اللہ! میرے پوشیدہ اور ظاہر (سب گناہ) مجھے معاف فرمادے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دُعا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ ،دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ ،وَاَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مایقول فی الرکوع والسجود)

ترجمہ:-اے اللہ میرے سب گناہ بخش دے۔ چھوٹے اور بڑے، پہلے اور بعد کے، اور ظاہر اور پوشیدہ (سارے گناہ معاف کردے)

☆ حضرت محمدؓ بن مسلمہ کی روایت کے مطابق رسول کریم ﷺ رات کو نماز تہجد کے سجدوں میں یہ دُعا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ ،وَبِکَ اٰمَنْتُ،وَلَکَ اَسْلَمْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَ صَوَّرَہٗ وَ شَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔ (مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الدعاء فی صلاۃ اللیل)

ترجمہ:-اے اللہ! تیرے لئے میں نے سجدہ کیا اور تجھ پر میں ایمان لایا اور تیرا ہی فرمانبردار ہوں۔اے میرے مولیٰ! تو ہی میرا ربّ ہے میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا اور شکل وصورت بخشی، کان اور آنکھ عطا کئے۔ بڑی برکتوں والا ہے وہ اللہ جو بہترین خالق ہے۔

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات مَیں نے نبی کریم ﷺ کو موجود نہ پایا تلاش کرتے ہوئے مسجد پہنچی تو آپؐ سجدہ کی حالت میں تھے پاؤں زمین پر سیدھے گڑے ہوئے تھے اور آپؐ یہ دعا کررہے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سُخْطِکَ ،وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ،وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ ،لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ (مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الدعاء فی صلاۃ اللیل)

ترجمہ:-اے اللہ! مَیں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں۔اور

تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور مَیں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں مَیں تیری تعریفوں کا شمار نہیں کرسکتا۔تو ویسا ہے جیسے تو نے خود اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔

دُعا بَین السجدتین

☆ حضرت عبداللہؓ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سجدوں میں یہ دُعا کیا کرتے تھے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ ۔

(ابن ماجہ اقامۃ الصلوات باب مایقول بین السجدتین ۔مستدرک حاکم جلد ا ص ۲۶۲، ۲۷۱)

ترجمہ:-اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت سے رکھ اور میری اصلاح کر اور مجھے رزق عطا کر اور مجھے رفعت بخش۔

تشہّد کی دُعائیں

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم کہتے سلامتی ہو اللہ پر۔ نبی کریمؐ نے فرمایا اللہ تو خود سلام (یعنی سلامتی کا سرچشمہ ہے) جب تم نماز میں قعدہ کی حالت میں ہو تو یہ پڑھا کرو۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(بخاری کتاب صفۃ الصلوٰۃ باب التشہد فی الآخرۃ)

ترجمہ:-تمام تحفے اللہ کے لئے ہیں اور تمام عبادات اور پاکیزہ (تعریفیں) بھی اُس کے لئے ہیں۔سلام ہو آپؐ پر اے اللہ کے نبی! اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپؐ پر ہوں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی

عبادت کے لائق نہیں اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔

درود شریف

☆ حضرت عبدالرحمٰنؒ بن ابی لیلیٰ کو حضرت کعبؓ بن عجرہ ملے اور کہنے لگے کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ مَیں نے کہا ضرور تب انہوں نے یہ حدیث سنائی کہ ہم نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ آپ پر سلام بھیجنے کا طریق تو ہمیں معلوم ہے (کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ، یعنی اے نبی آپ پر اللہ کی سلامتی اور اُس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں) آپؐ پر صلوٰۃ یعنی درود بھیجنے کا کیا طریق ہے؟ (گویا ہم قرآنی حکم صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:۵۷) کی تعمیل میں اس سلام کے ساتھ آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟) آپؐ نے فرمایا درود اس طرح پڑھا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا)

ترجمہ: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے برکتیں بھیجیں ابراہیمؑ پر اور اُن کی آل پر یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

دین و دنیا کی بھلائی کی دُعا

☆ خادم رسول حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ رسول کریم ﷺ سب سے زیادہ کونسی دُعا پڑھتے تھے؟ انہوں نے بتایا یہ دُعا: (جو تشہّد کے بعد پڑھی جاتی ہے)

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار۔
(بخاری کتاب الدعوات باب قول النبیؐ ربنا آتنا)

ترجمہ:۔اے اللہ! ہمارے ربّ ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا کر اور آخرت میں بھی۔اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

عذابِ قبر اور دیگر فتنوں سے پناہ کی دعا

☆ حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق نماز میں اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے مطابق تشہّد کے بعد نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ،اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ (بخاری کتاب صفۃ الصلاۃ باب دعاء قبل السلام)

ترجمہ:۔اے اللہ! مَیں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔اور مسیح دجّال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اے اللہ! مَیں گناہ سے اور قرض کے بوجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ایک اور جامع دعا

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان کو تشہّد کے بعد پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھائی:۔

اَلِّفْ اَللّٰھُمَّ عَلَی الْخَیْرِ قُلُوْبَنَا،وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِ سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ،وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ وَالْفِتَنَ،مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ،وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا،وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ،وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ

لِنِعْمَتِكَ مُثْنِیْنَ بِهَا قَابِلِیْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَیْنَا (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تشہد)

ترجمہ:- ہمارے دل خیر پر جمع کردے اے اللہ! اور ہمارے درمیان صلح کے سامان مہیا فرما۔ اور سلامتی کی راہیں دکھا اور ہمیں اندھیروں سے نور کی طرف نجات دے اور ہمیں بے حیائی کی باتوں اور فتنوں سے بچا۔ خواہ ان کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے۔ اور اے (ہمارے ربّ!) ہمارے کانوں، آنکھوں اور دلوں میں برکت دے اور ہماری بیویوں اور اولاد میں بھی برکت عطا فرما اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے۔ اور (اے اللہ) ہمیں اپنی نعمت کا شکرگزار اور اس کی تعریف کرنے والا، اسے قبول کرنے والا بنا اور وہ نعمت ہم پر پوری کر۔

نمازِ تہجد کی دُعائیں

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. (ابوداؤد کتاب الادب باب یقول الرجل اذا تعری من اللیل)

ترجمہ: تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو پاک ہے اے اللہ مَیں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا طلبگار رہوں۔ اے اللہ مجھے علم میں بڑھا اور میرے دِل کو ٹیڑھا نہ کر دینا بعد اس کے کہ تو نے مجھے ہدایت عطا فرمائی اور مجھے اپنے حضور سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجّد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے:۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ

لَكَ مُـلْكُ السَّمٰـوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَـنْ فِيْهِـنَّ وَلَكَ الْـحَـمْـدُ اَنْـتَ نُـوْرُ السَّمٰـوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَـنْ فِيْهِـنَّ وَلَكَ الْـحَـمْـدُ اَنْـتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَـنْ فِيْهِـن وَلَكَ الْـحَـمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَائُكَ حَـقٌّ وَقَـوْلُكَ حَـقٌّ وَالْـجَـنَّةُ حَـقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌ وَمُحَمَّد ﷺ حَـقٌّ وَالسَّـاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَـاصَـمْـتُ وَاِلَيْكَ حَـاكَمْتُ فَاغْفِرْلِىْ مَاقَدَّمْتُ وَمَـا اَخَّرْتُ وَمَااَسْرَرْتُ وَمَا اَعلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (بخاری کتاب التہجد باب التہجد باللیل)

ترجمہ:۔اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن میں ہے اُن کا قائم کرنے والا ہے اور سب حمد تیرے لئے ہے۔آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن میں ہے اس کی بادشاہت تیرے لئے ہے اور سب حمد تیرے لیے ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اس کا نور ہے۔اور تیرے لیے سب حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے انکا بادشاہ ہے۔اور سب تعریف تیری ہی ہے۔تو ہی حق ہے۔اور تیرا وعدہ سچا اور تیری ملاقات برحق ہے اور تیری بات سچی ہے۔ اور جنت اور دوزخ بھی برحق ہیں اور تمام نبی بھی سچے اور محمد ﷺ بھی برحق ہیں۔اور قیامت برحق ہے۔اے اللہ مَیں نے تیری فرمانبرداری اختیار کی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیری طرف جھکا۔اور تیری مدد کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا اور تیری طرف اپنا فیصلہ لے کر آیا پس میرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور جو پوشیدہ گناہ مَیں نے کئے اور جو ظاہر (سب بخش دے) تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے۔تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

☆حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ کی تہجد کے آغاز میں دُعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ آپ کھڑے ہو کر دس دس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَـرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (تمام تعریف اللہ کیلئے ہے) سُبْحَانَ اللّٰہِ (اللہ پاک ہے) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) پڑھتے اور دس مرتبہ استغفار کرتے اس کے بعد بعض اور دُعائیں پڑھتے۔ (نسائی کتاب قیام اللیل باب ذکر ما یستفتح بہ القیام)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر یہ کہہ کر نماز شروع کی۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً۔ یعنی اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں بہت زیادہ اور اس کی ذات پاک ہے صبح بھی اور شام بھی۔

نماز کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمے خدا کو ایسے پیارے لگے کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے وا کر دیئے گئے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہمیشہ یہ کلمے نماز میں دہراتا ہوں۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب دعاء ام سلمہ)

☆ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول کریمؐ بالعموم نماز تہجد میں اس دُعا کے ساتھ نماز کا آغاز فرماتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَالَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ، اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ، اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ، اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ (مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب دعاء فی صلاۃ اللیل)

ترجمہ:۔اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے ربّ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں میں (آخری) فیصلہ فرمائے گا۔ جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ (مولیٰ!) مجھے اپنے اذن (خاص) سے حق و صداقت کی ان باتوں میں (بھی) ہدایت و راہنمائی نصیب فرما جن میں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو ہی جسے چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

☆ حضرت عاصمؓ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ رات کی نماز کیسے شروع کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔ حضور ﷺ جب نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو دس دس مرتبہ تسبیح، تحمید اور استغفار کے بعد یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (نسائی کتاب قیام اللیل باب ذکر ما یستفتح بہ اللیل)

ترجمہ:۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت سے رکھ اور مَیں قیامت کے روز کی تنگی اور سختی کی جگہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

☆ حضرت ابوسعیدؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کو عبادت کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر اور ثناء کے بعد یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، مِنْ ھَمَزِہٖ وَ نَفْخِہٖ وَ نَفْثِہٖ
(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب مایقول عند افتتاح الصلاۃ)

ترجمہ:۔ مَیں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔ راندے ہوئے شیطان سے، اس کے بدخیالات سے، بداثرات سے اور بری باتوں سے۔

☆ حضرت ابوبکرؓ کی درخواست پر رسول کریم ﷺ نے ان کو یہ دُعا نماز میں پڑھنے کے لئے سکھائی:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا، وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ، اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب دعاء فی الصلاۃ)

ترجمہ:۔ اے اللہ! مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت زیادہ ظلم۔ اور تیرے سوا کوئی نہیں جو گناہوں کو بخشے۔ پس تو مجھے اپنے حضور سے خاص بخشش عطا فرما۔ اور مجھ پر رحم کر۔

بے شک تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

☆ حضرت شدّادؓ بن اوس کی روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نماز نفل میں یہ دُعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِیْ الْاَمْرِ،وَالْعَزِیْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ،وَاَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِكَ،وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا ،وَلِسَانًا صَادِقًا ، وَاَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُ لَكَ لِمَا تَعْلَمُ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب فی من یقراء القرآن عند المنام)

ترجمہ:-اے اللہ!مَیں تجھ سے معاملات میں ثباتِ قدم اور رُشد و ہدایت میں (استقامت و) عزیمت کی دُعا مانگتا ہوں۔مَیں تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور تیری خوبصورت عبادت کی توفیق چاہتا ہوں۔مَیں تجھ سے قلبِ سلیم اور سچ کہنے والی زبان کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ہر اُس خیر کا طلبگار ہوں جو تیرے علم میں ہے،اور ہر اُس شرّ سے پناہ مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے،اور تجھ سے ان سب گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔

☆ حضرت عمارؓ بن یاسر کی روایت ہے کہ یہ دُعائیں رسول کریم ﷺ نے اُن کو نماز میں پڑھنے کے لئے سکھائیں:۔

اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَاعَلِمْتَ الْحَیَاةَ خَیْرًا لِّیْ، وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَخَیرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ وَاَسْاَلُکَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ وَاَسْاَلُکَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالْغَضَبِ،وَاَسْاَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی،وَاَسْاَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ،وَاَسْاَلُکَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَا،وَاَسْاَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِكَ،وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ،اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ،وَاجْعَلْنَا ھُدَاةً مُّھْتَدِیْنَ۔

(نسائی کتاب صفة الصلاة باب نوع آخر من الدعاء)

ترجمہ:-اے اللہ! تجھے تیرے علم غیب اور اپنی مخلوق پر تیری قدرت کا واسطہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک تیرے علم میں زندگی میرے لئے بہتر ہو۔اور مجھے اُس وقت وفات دینا جب تیرے علم میں میری موت بہتر ہو۔اے اللہ! اور مَیں تجھ سے حاضر و غائب ہر حال میں تیری خشیت کا طالب ہوں۔اور خوشی اور ناراضگی کی کسی بھی حالت میں تجھ سے کلمۂ حق کہنے کی توفیق چاہتا ہوں۔اور تجھ سے غربت اور امارت میں میانہ روی کا طلبگار رہوں، مَیں تجھ سے ایسی نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں۔اور آنکھ کی ایسی ٹھنڈک چاہتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو، مَیں تجھ سے تیری قضا و قدر پر راضی رہنے کی دُعا مانگتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ موت کے بعد مجھے پرسکون زندگی عطا فرمانا اور مَیں تجھ سے ہی تیرے منہ کے دیکھنے کی لذت اور تجھ سے ملنے کے شوق کا سوال کرتا ہوں کہ بغیر کسی موذی تکلیف کے اور بغیر کسی گمراہ کن آزمائش کے مجھے یہ انعام عطا فرمانا۔اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے سجادے اور ہمیں ہدایت یافتہ راہنما بنادے۔

دُعائے قنوت

☆ حضرت حسن بن علیؓ کو نبی کریم ﷺ نے وتر میں پڑھنے کے لئے یہ دُعائے قنوت سکھائی:-

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّـهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ۔

(ابوداؤد کتاب الوتر باب القنوت فی الوتر و نسائی کتاب قیام اللیل باب الدعاء فی الوتر)

ترجمہ:- اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما ان میں (شامل کرکے) جن کو تو ہدایت دے۔اور مجھے عافیت عطا فرما ان میں (شامل کرکے) جن کو تو عافیت عطا کرے۔اور مجھے دوست بنالے ان میں (شامل کرکے) جن کو تو خود دوست بناتا ہے۔اور جو کچھ تو

عطا کرے اس میں میرے لئے برکت ڈال دے۔اور جو تو فیصلہ کرے اس کے شر سے مجھے بچالے۔یقیناً تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا جو تجھے دوست بنالے یقیناً وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جو تجھ سے دشمنی کرتا ہے وہ عزت نہیں پاتا۔تو برکت والا ہے اے ہمارے رب! تو بہت بلند شان والا ہے۔اللہ کی رحمتیں اور سلام ہوں نبی کریم محمد ﷺ پر۔

☆ حضرت خالدؓ بن ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریمؐ کو یہ دُعائے قنوت سکھائی:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِی عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُوَنَرْجُوْرَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِمُلْحِقٌ۔(تحفۃ الفقہاء باب صلوٰۃ الوتر مطبوعہ دمشق)

ترجمہ:-اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے ہی بخشش طلب کرتے ہیں۔اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیرے پر ہی توکل کرتے ہیں۔اور ہم تیری بہترین تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرے اسے ہم چھوڑ دیتے اور اُس سے ہم قطع تعلق کر لیتے ہیں۔اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں تیرے لئے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ہم تیری طرف ہی دوڑتے اور خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ہم تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں یقیناً تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

نوٹ:-یہ معروف دُعا الفاظ کے معمولی فرق سے مندرجہ ذیل کتب میں بھی ملتی ہے۔
مراسیل ابوداؤد۔سنن بیہقی۔شرح السنہ۔کتاب الوتر شیخ محمد بن نصر المروزی

نماز سے سلام پھیرنے کی دُعا

☆ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ کے بیان کے مطابق نماز کے

بعد آنحضورؐ تین مرتبہ ''اَسْتَغْفِرُ اللہَ'' (یعنی میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں) پڑھ کر پھر یہ دُعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ ،تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

(مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ)

ترجمہ:-اے اللہ! تو سلام ہے، سلامتی تجھ سے ہی ہے۔اے جلال اور عزت والے! تو بہت برکت والا ہے۔

☆ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات دہراتے تھے:-

لَا اِلٰہَ اِلَّااللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْرٌ۔　(مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ)

ترجمہ:-اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔بادشاہت اور تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر ایک امر پر قادر ہے۔

اس کے بعد یہ دُعا کرتے:-

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔　(بخاری کتاب الدعوات باب دعاء بعد الصلاۃ)

ترجمہ:-اے اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں۔اور جو تو روک دے وہ کوئی عطا نہیں کرسکتا اور کسی بزرگ کی بزرگی تیرے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

تسبیح وتحمید

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ غریب مہاجر صحابہؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ صاحب دولت وثروت لوگ نماز روزہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں مال خرچ کر کے ہم سے سبقت لے گئے ہیں۔آنحضورؐ نے فرمایا

مَیں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے تم اِن لوگوں کے برابر ہو جاؤ۔اوراُن لوگوں سے بھی بڑھ جاؤ جوتم سے بعد میں آئیں گے۔عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔آپؐ نے فرمایا ہرنماز کے بعد۳۳بار سُبْحَانَ اللّٰہِ (اللہ پاک ہے)۳۳بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں)اور۳۳بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) پڑھا کرو۔ایک اور روایت میں۳۴بار اللہ اکبر پڑھنے کا ذکر ہے۔

(بخاری کتاب صفۃ الصلاۃ باب من لم یرد السلام علی الامام)

☆ اُمُّ المومنین حضرت جویریہؓ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر بیٹھیں ذکر الٰہی کر رہی تھیں رسول اللہ ﷺ پاس سے گزرے پھر آپؐ واپس تشریف لائے تو سورج کافی بلند ہو چکا تھا اور حضرت جویریہؓ ابھی تک ذکر کر رہی تھیں آپؐ نے فرمایا جب سے مَیں تمہارے پاس سے گیا ہوں مَیں نے چار کلمات تین بار پڑھے ہیں جو اجر وثواب میں تمہارے اِس ذکر سے کہیں زیادہ وزنی ہیں پھر آپ نے بتایا کہ آپ نے یہ پڑھا تھا:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ ۔ (مسلم کتاب الذکر باب التسبیح اول النہار)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ اتنا (پاک اور تعریف والا) جتنی اس کی مخلوق ہے اور جتنا اس کی ذات یہ پسند کرے اور جس قدر اس کے عرش کا وزن ہے اور جس قدر اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔(یعنی بے انتہا پاک اور حمد والا ہے)

☆ حضرت ابوسعیدؓ خدری اور حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار کلمات اپنے لئے چن لئے ہیں یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ،لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ---- جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتا ہے اُس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس بدیاں معاف کی جاتی ہیں اور جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے اُس کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہے اور جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) کہتا ہے اُس کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہے اور جو شخص اپنی طرف سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے ساتھ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (تمام جہانوں کا ربّ) بھی کہتا ہے تو اُس کے لئے تیس

نیکیاں لکھی جاتی اور تیس بدیاں معاف ہوتی ہیں۔(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۵)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو کلمے زبان پر بہت ہلکے اور وزن میں بہت بھاری ---- یہ ہیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔(بخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح)

ترجمہ:-اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اور اللہ پاک ہے بہت عظمت والا۔

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔آپ نے فرمایا یہ ہے جنت کا خزانہ:۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب قول لاحول ولاقوۃ و مجمع الزوائد جلد 7 ص 523)

ترجمہ:-کسی کو کوئی قوت اور طاقت حاصل نہیں سوائے اللہ کے جو بہت بلند شان والا اور بڑی عظمت والا ہے۔

☆ حضرت معاذؓ بن جبل کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہر نماز میں اور ایک روایت کے مطابق ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھنے کی تلقین فرمائی:۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

(ابوداؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار)

ترجمہ:-اے اللہ! اپنے ذکر اور شکر کے لئے میری مدد فرما، اپنی خوبصورت عبادت کرنے کی مجھے توفیق دے۔

☆ حضرت مسلمؓ بن حارث تیمی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کو نصیحت فرمائی کہ نمازِ فجر اور مغرب کے بعد سات سات مرتبہ یہ دعا کرو تو تمہیں آگ سے پناہ ملے گی۔اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

ترجمہ:اے اللہ! مجھے آگ سے پناہ دے۔

دُعا میں رقّت حاصل کرنے کی دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ اپنے والد حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ یہ دعا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَّالَتَیْنِ،تَشْفِیَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ مِنْ خَشْیَتِكَ، قَبْلَ اَنْ تَکُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا ،وَالْاَجْرَاسُ جَمْرًا۔

(کتاب الدعاء جلد۳ صفحہ ۱۴۸۰ لطبرانی ۳۶۰ھ)

ترجمہ:-اے اللہ! مجھے برسنے والی آنکھیں عطا کر دے جو تیری خشیت میں آنسوؤں کے بہنے سے دل کو ٹھنڈا کر دیں پہلے اس سے کہ آنسو خون بن جائیں اور پتھر انگارے بن جائیں۔(یعنی روز جزا سزا سے پہلے)

نماز کے بعد کی دُعائیں

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ایک رات رسول اللہؐ کو نماز سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھتے سنا:۔

بخاری کی روایت کے مطابق اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا سے شروع ہونے والا اس دُعا کا آخری خط کشیدہ حصہ جس میں نور کی دُعا ہے فجر کی نماز سے پہلے بھی رسولؐ اللہ پڑھا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا اَمْرِیْ،وَتَلُمُّ بِھَا شَعْثِیْ ،وَتَصْلَحُ بِھَا غَائِبَتِیْ،وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ ،وَتُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ وَتُلْھِمُنِیْ بِھَا رُشْدِیْ،وَتَرُدُّ بِھَا اُلْفَتِیْ،وَتَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَیَقِیْنًا لَیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌوَرَحْمَةً اَنَالُ بِھَا شَرْفَ کَرَامَتِكَ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ،اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْعَطَاءِ (وَالْقَضَاءِ)وَنُزُلَ الشُّھَدَآءِ ،وَعَیْشَ السُّعَدَآءِ،وَالنَّصْرَ عَلٰی

الْاَعْدَآءِ،اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ ،وَاِنْ قَصُرَ رَاْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ ، وَافْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ یَا قَاضِیَ الْاُ مُوْرِ،وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ، كَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ،وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِوَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ،اَللّٰھُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْیِیْ ،وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِیَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ،اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًامِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْهِ وَاَسْاَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ،اَللّٰھُمَّ ذَاالْحَبْلِ الشَّدِیْدِ ،وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ ،اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّةَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّهُوْدِ،الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوفِیْنَ بِالْعُهُوْدِ،اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ،وَاَنْتَ تَفْعَلُ مَاتُرِیْدُ،اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا هَادِیْنَ مُهْتَدِیْنَ،غَیْرَ ضَآلِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ سِلْمًا لِاَوْلِیَآئِكَ،عَدُوًّا لِاَعْدَآئِكَ،نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ،وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ،اَللّٰھُمَّ هٰذَاا لدُّعَآءُ وَعَلَیْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَاالْجُهْدُ وَعَلَیْكَ التُّكْلَانُ ،اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ ،وَنُوْرًا مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ،وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًاعَنْ یَمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ ،وَنُوْرًامِنْ فَوْقِیْ ،وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ،وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ،وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ ،وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ،وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ ،وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ،اَللّٰھُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا،وَاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا ،سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ،سُبْحَانَ الَّذِی لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِیْ الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ ،سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ،سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا قام من اللیل)

ترجمہ:-اے اللہ! میں تیری اس رحمتِ خاص کا طلبگار ہوں جس کے ذریعہ تو میرے دل کو ہدایت عطا کردے۔اور میرے کام بنادے اور میرے پراگندہ کاموں کو سنوار

دے۔اور میرے غائب کی اصلاح کردے اور میرے حاضر کو رفعت دے۔تو (اپنی رحمت سے) میرے عمل کو پاک کردے اور مجھے اس کے ذریعہ رُشد و ہدایت الہام کر اور جن چیزوں سے مجھے الفت ہے وہ مجھے (اس رحمت سے) مل جائیں۔ہاں ایسی رحمتِ خاص جو مجھے ہر برائی سے بچالے۔

اور اے اللہ! مجھے ایسا دائمی ایمان و ایقان بھی نصیب فرما جس کے بعد کفر نہیں ہوتا۔ ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعہ مجھے دنیا و آخرت میں تیری کرامت کا شرف نصیب ہو جائے۔اے اللہ! مَیں تجھ سے ہر عطاء اور فیصلہ میں کامیابی چاہتا ہوں اور شہیدوں جیسی مہمان نوازی اور سعادتمندوں والی زندگی اور دشمنوں پر فتح و نصرت کا خواستگار ہوں۔

مولیٰ! مَیں تو اپنی حاجت لے کر تیرے در پر حاضر ہو گیا ہوں۔اگر میری سوچ ناقص اور میری تدبیر کمزور بھی ہے تب بھی مَیں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔پس اے تمام معاملات کے فیصلے کرنے والے اور اے دلوں کو تسکین عطا کرنے والے! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح سمندروں میں سے تو انسان کو بچا لیتا ہے اُسی طرح مجھے آگ کے عذاب سے بچالے ہلاکت کی آواز اور قبر کے فتنہ سے مجھے پناہ دے۔

اور میرے مولیٰ! جس دُعا سے میری سوچ کوتاہ ہے اور جس خیر اور بھلائی کی میں نے نیت بھی نہیں باندھی اور نہ ہی اس امر کیلئے میں نے دستِ سوال دراز کیا ہے۔امر کے لئے مَیں نے دستِ سوال دراز نہیں کیا۔مگر تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ اُس خیر کا وعدہ کر رکھا ہے یا اپنے بندوں میں سے کسی کو تو وہ خیر عطا کرنے والا ہے تو ایسی ہر خیر کے لئے مَیں رغبت رکھتا ہوں۔اور اے سب جہانوں کے ربّ! مَیں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں۔اے اللہ! مضبوط تعلق والے اور رُشد و ہدایت کے مالک! مَیں خوف والے وعدہ کے روز تجھ سے امن کا خواہاں ہوں، اور دائمی دور میں جنت چاہتا ہوں تیرے دربار میں حاضری دینے والے مقرّب بندوں کے ساتھ اور رکوع وسجود بجا

لانے والوں اور عہد پورا کرنے والوں کی معیّت میں ۔یقیناً تو بہت رحم اور محبت کرنے والا ہے۔بے شک تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اے اللہ! ہمیں ایسا ہدایت یافتہ راہنما بنا دے جو خود گمراہ ہونے والے ہوں نہ گمراہ کرنے والے بنیں۔تیرے پیاروں اور دوستوں کے لئے ہم سلامتی کا پیغام ہوں ۔اور تیرے دشمنوں کے لئے جنگ کا نشان ۔ہم تیری محبت کے صدقے تیرے ہر محبّ سے محبت کرنے والے اور تیری مخالفت اور دشمنی کرنے والوں سے تیری خاطر عداوت رکھنے والے ہوں۔اے اللہ! یہ رہی ہماری (عاجزانہ سی) دُعا جس کا قبول کرنا تیرے پر منحصر ہے۔اے اللہ! بس یہی (دُعا ہماری) سب محنت اور تدبیر ہے۔(اب ہمارا) سب بھروسہ تیری ذات پر ہے۔اے اللہ! میرے لئے میرے دل میں نور پیدا کر دے۔میری قبر کو بھی روشن کر دے۔میرے سامنے اور پیچھے بھی روشنی ہو۔دائیں اور بائیں بھی روشنی ہو۔اوپر اور نیچے بھی نور ہو۔میری سماعت اور بصارت کو بھی جلا عطا کر میرے بالوں اور جلد کو بھی نورانی کر دے ،اور میرے گوشت اور خون میں بھی نور بھر دے۔میرے دماغ کو روشن کر۔میری ہڈیوں تک میں نور بھر دے۔مولیٰ! میرے (دل میں) نور کی عظمت پیدا کر دے اور پھر مجھے وہ نور عطا کر۔بس مجھے سراپا نور ہی بنا دے۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی کا لباس زیب تن فرما کر عزت کے ساتھ متمکن ہے۔پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کسی کی پاکیزگی بیان کرنی مناسب نہیں۔پاک ہے وہ صاحب فضل ونعمت وجود۔پاک ہے وہ عزت و بزرگی کا مالک اور پاک ہے وہ جلال اور اکرام والا۔

حاجت کے وقت کی نماز و دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفٰی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی شخص سے کوئی حاجت ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ''صلوٰۃ الحاجۃ'' پڑھے اور حمد وثنا اور درود شریف کے بعد یہ دُعا کرے:۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ،اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ،وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ

مِـنْ کُـلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ ،لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ ،وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(ترمذی کتاب الوتر باب صلاۃ الحاجۃ)

ترجمہ:-اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار اور عزت والا ہے۔پاک ہے اللہ جو عظیم الشان عرش کا مالک ہے۔تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔(اے اللہ !)مَیں تجھ سے تیری رحمت کو جذب کرنے والی باتوں اور تیری بخشش کے پختہ اسباب کے حصول کی دُعا کرتا ہوں۔اور ہر نیکی کو غنیمت جان کر کرنے اور ہر گناہ سے سلامتی کی توفیق کا طلبگار رہوں۔تو میرے سارے گناہ اس طرح بخش دے کہ ایک بھی باقی نہ رہنے دے اور نہ کوئی میرا غم باقی رہنے دے مگر تو خود اسے دور فرما اور نہ میری کوئی ایسی ضرورت باقی رہے جو تیری رضا کے مطابق ہو مگر تو خود اسے پورا فرما۔اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے (تو ہی رحم کر)!

دُعائے استخارہ

☆ نبی کریمؐ نے اپنے صحابہؓ کو ہر اہم دینی و دنیوی کام سے پہلے اس کے بابرکت ہونے اور کامیابی کے لئے دُعائے خیر کی تعلیم دی جسے صلوٰۃ الاستخارہ کہتے ہیں۔استخارہ سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے جائیں۔سورہ فاتحہ کے علاوہ پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔قعدہ میں تشہد، درود شریف اور ادعیہ مسنونہ کے بعد خشوع وخضوع کے ساتھ یہ دُعا پڑھی جائے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ،فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبُ،اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَاالْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ

وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ۔

(ترمذی کتاب الوتر باب صلاۃ الاستخارہ۔ابن ماجہ کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی الصلاۃ)

ترجمہ:-اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور تیری قدرت کے ساتھ تیری تقدیر خیر کا طلبگار رہوں۔اور تیرا عظیم فضل تجھ سے ہی مانگتا ہوں کیونکہ تجھے سب طاقت ہے اور مجھے کوئی طاقت نہیں اور تو سب علم رکھتا ہے اور مجھے کوئی علم نہیں اور تو غیب کا جاننے والا ہے۔اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ معاملہ جو درپیش ہے میرے دین اور دنیا میں اور میرے انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے واسطے مقدر فرمادے اور اسے میرے لئے آسان کر دے پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دے اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین ودنیا اور میرے انجام کے لحاظ سے مضر ہے تو تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اُس سے دور ہٹالے اور جہاں کہیں سے بھی ہو میرے لئے بھلائی مقدر کر دے اور پھر اِس بارہ میں مجھے تسکین اور رضا عطا کر دے۔

صلوٰۃ التسبیح

☆ حضرت ابورافعؓ کی ایک تنہا ضعیف روایت کے مطابق رسول کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو اس نفل نماز کا طریق سکھایا اور اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اے چچا! مَیں تجھے ایک ایسی چیز عطا نہ کروں جس کے نتیجہ میں تمہارے اگلے پچھلے، نئے پرانے گناہ، بھول سے یا عمداً سرزد ہونے والے، چھوٹے بڑے، پوشیدہ ظاہر سب گناہ بخش دئے جائیں۔حضرت عباسؓ کے اِس سوال پر کہ روزانہ یہ نماز پڑھنے کی کسے طاقت ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ نماز حسب توفیق روزانہ، ہفتہ، مہینہ، سال یا عمر میں ایک مرتبہ بھی پڑھ سکتے ہو۔اس چار رکعت نفل کا طریق یہ بتایا گیا ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھنے کے بعد پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادے کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے) کہے پھر رکوع میں

تسبیحات کے بعد، رکوع سے کھڑے ہو کر تسبیح و تحمید کے بعد ہر سجدہ میں تسبیحات کے بعد ،دُعا بین السجدتین کے بعد اور ہر رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دس مرتبہ یہی مندجہ بالا ذکر کرے۔اس طرح ایک رکعت میں پچھتر بار اور چار رکعتوں میں تین سو بار یہ ذکر دہرایا جائے۔ (ترمذی کتاب الوتر باب صلاۃ التسبیح)

روزمرّہ کی متفرق دُعائیں

ا:۔ ہر اہم کام حصولِ برکت کے لئے بسم اللہ سے شروع کیا جائے۔اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ بھول جائے تو آخر میں بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَ آخِرِهٖ پڑھ لے کہ اللہ کے نام کے ساتھ اس (کام) کے شروع میں بھی اور اس کے آخر میں بھی۔

(ترمذی کتاب الاطعمہ باب التسمیۃ علی الطعام)

کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا چاہیئے۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب مایقول اذا فرغ من طعامہٖ)

۲:۔راہ چلتے یا مجلس اور گھر میں آتے جاتے السلام علیکم کی دعا دینی چاہیئے۔چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور سوار پیدل کو سلام کرے۔مکمل سلام کی دعا جس پر سلام کرنے والے کے لئے تیس نیکیوں کا اجر ہے یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

یعنی تم پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

سننے والے کو بھی جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کہنا چاہیئے۔(مسند احمد جلد 3 ص 158)

۳:۔ کوئی نیکی کرے تو جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کی دُعا دے یعنی اللہ تجھے بہترین جزا دے۔ (ترمذی کتاب البرّ باب ماجاء فی المتشبع)

۴:۔مرغ کی اذان سننے پر اللہ سے اُس کا فضل مانگنا چاہیئے۔کتّے یا گدھے کی آواز سننے پر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھا جائے۔یعنی میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب خیر مال المسلم)

۵: ایک شخص کو سخت غصّے میں دیکھ کر نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسے کلمہ کا علم ہے جسے پڑھنے سے اس کا غصہ دور ہو جائے اور وہ ہے:۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔(ابوداؤد کتاب الادب مایقال عند الغضب)
ترجمہ:-اے اللہ مَیں راندے ہوئے شیطان سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔
۶: اچھی خواب پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (تمام تعریف اللہ کیلئے ہے) کہا جائے اور حرج نہیں کہ لوگوں کو سنائے اور بری خواب پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ (میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) پڑھے اور اُسے بیان نہ کرے۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا رأی رویا)
۷: چھینک آئے تو انسان خود اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (تمام تعریف اللہ کیلئے ہے) کہے۔ یعنی سب تعریف اللہ کے لئے ہے سننے والا یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہے۔ یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے۔ جس پر چھینکنے والا یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ کی دُعا دے۔ یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال بہتر کردے۔ (ترمذی کتاب الادب باب ما جاء فی تشمیۃ العاطس)

تلاوت قرآن کریم کی دعائیں

☆ قرآن شریف کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھا جائے یعنی میں راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں نیز ہر اہم کام کی طرح تلاوت سے پہلے بھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا موجب برکت ہے۔(یعنی اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور بار بار رحم کرنیوالا ہے)
☆ حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی بیان کرتے ہیں کہ مَیں رسول اللہؐ کے ساتھ نفل نماز کے لئے کھڑا ہوا آپؐ نے سورۃ بقرہ کی تلاوت کی۔ آپؐ کسی رحمت کی آیت سے نہیں گزرے مگر رُک کر رحمت طلب کرتے۔ اور کسی عذاب کی آیت سے نہیں گزرے مگر وہاں توقّف فرما کر عذاب سے پناہ مانگتے۔(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب مایقول الرجل فی رکوعہٖ وسجودہٖ)
☆ حضرت حذیفہؓ کی روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ جہاں تسبیح کا موقع ہوتا وہاں

آپؐ سبحان اللہ کہتے یعنی اللہ پاک ہے۔(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب تطویل القرأۃ)

☆ حضرت وائلؓ بن حجر بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ کو سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے سُنا وَلَاالضَّالِّیْنَ پڑھنے کے بعد آپؐ نے لمبی آواز کے ساتھ کہا آمّین یعنی قبول فرما۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التامین وراء الامام)

☆ حضرت ابومیسرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سورۃ بقرہ کی دعائیہ آیات کے آخر پر جبرائیلؑ نے آمین کہنے کی تلقین کی۔(الاتقان جز ۱ص ۱۰۷۔لسیوطی بیروت)

☆ حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ کے سامنے سورۃ رحمان کی تلاوت کی۔صحابہؓ نے خاموشی سے تلاوت سُنی آپؐ نے فرمایا تم سے تو جنّ قوم ہی اچھی تھی جو اِس سورۃ کی تلاوت سنتے وقت ہر دفعہ فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (یعنی تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟) کے جواب میں کہتے تھے لَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ وَلَكَ الْحَمْدُ یعنی اے ہمارے ربّ ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کی تکذیب نہیں کرتے۔اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ (ترمذی کتاب التفسیر سورۃ الرحمان)

☆ حضرت عقبہؓ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ جب سورۃ واقعہ کی یہ آیت اتری فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ یعنی اپنے عظیم ربّ کی تسبیح بیان کرو تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے رکوع میں رکھ لو یعنی رکوع میں سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہا کرو (اِس آیت کی تلاوت پر بھی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنا تعامل سے ثابت ہے۔) اِسی طرح جب نبی کریمؐ پر آیت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اُتری تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے سجدہ میں پڑھا کرو۔ (ابوداؤد الصلوٰۃ باب مایقول الرجل فی رکوعہٖ وسجودہٖ)

☆ سورۃ الملک کی آخری آیت فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَاءٍ مَّعِیْنٍ کے جواب میں اَللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ (یعنی اللہ تمام جہانوں کا رب ہے) کہنا مستحب ہے۔
(تفسیر جلالین سورۃ الملک)

☆ حضرت موسیٰ بن ابی عائشہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص گھر کی چھت پر نماز پڑھ رہا تھا جب اُس نے سورۃ قیامۃ کی آخری آیت پڑھی اَلَیْسَ ذَالِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُحْیِیَ الْمَوتٰی تو اُس نے کہا سُبْحَانَکَ۔ اے اللہ تو پاک ہے اور پھر رو پڑا۔ استفسار پر اُس نے وضاحت کی کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ کو اِس طرح کہتے سنا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء فی الصلاۃ)

☆ جو شخص سورۃ قیامۃ پڑھے اور آخری آیت اَلَیْسَ ذَالِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُحْیِیَ الْمَوْتٰی تک پہنچے تو کہے بَلٰی کیوں نہیں (اللہ قادر ہے)

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مقدار الرکوع)

☆ اور جو شخص سورۃ مرسلات پڑھے اور آخری آیت فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ تک پہنچے تو کہے آمَنَّا بِاللّٰہِ۔ ہم اللہ پر ایمان لائے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مقدار الرکوع والسجود)

☆ حضرت عبد اللہؓ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب (سورۃ اعلیٰ کی تلاوت کرتے ہوئے) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے تو جواب میں یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنی پاک ہے میرا ربّ جو بلند شان والا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول الرجل فی الرکوع والسجود)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص سورۃ والتّین آخر تک پڑھے تو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ پر بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذَالِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ کہے یعنی کیوں نہیں (اللہ ہی سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے) اور مَیں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب دعاء فی الصلاۃ)

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ سورۃ نصر کے نازل ہونے کے بعد نبی کریمؐ نے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر اِس میں فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ (یعنی اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرو اور اس سے بخشش طلب کرو) کے ارشاد قرآنی کی تعمیل میں

یہ دعا پڑھتے تھے:۔

سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ النصر)

یعنی پاک ہے تو اے ہمارے ربّ! اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ مجھے بخش دے

نوٹ:-سورۃ نصر کی آخری آیت کے جواب میں یہ دعا پڑھنا تعامل نبوی وامّت ہے۔

سجدۂ تلاوت کی دُعائیں

☆ قرآن شریف کی جن آیات میں سجدہ آتا ہے اُن کی تلاوت کے وقت یہ سجدہ کرنا چاہیئے اس کے لئے وضو کرنا یا قبلہ رُو ہونا ضروری نہیں۔سجدہ میں تسبیحات مسنونہ کے علاوہ اِن دُعاؤں کا تکرار سے پڑھنا احادیث سے ثابت ہے۔

(i) سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَ قُوَّتِهٖ ۔
(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول فی سجود القرآن)

ترجمہ:-میرا چہرہ سجدہ ریز ہے اُس ذات کی خاطر جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی خاص قدرت وطاقت سے اسے سننے اور دیکھنے کی قوت عطا کی۔

(ii) اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَ ضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَاتَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ۔
(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول فی سجود القرآن)

ترجمہ:-اے اللہ! میرے لئے (اس سجدہ کے ذریعہ) اپنے پاس اجر لکھ لے اور مجھ سے اِس کی وجہ سے بوجھ اُتار دے اور میرے لئے اپنے پاس (ثواب کا) ذخیرہ کر اور مجھ سے یہ سجدہ قبول کر جس طرح تو نے اپنے بندے داوٴدؑ سے قبول کیا۔

دُعائے ختمِ قرآن

☆ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قرآن ختم ہونے پر یہ دُعا کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْآنِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَ عَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ آنَاءَ اللَّیْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

(احیاء علوم الدین للغزالی جز اوّل صفحہ ۲۷۸)

ترجمہ:- اے اللہ مجھ پر قرآن کی وجہ اور واسطہ سے رحم فرما۔ اور اس کو میرے لئے پیشوا اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے۔ اے اللہ! اس میں سے جو مَیں بھول جاؤں وہ مجھے یاد کروا دے اور جس کی مجھے سمجھ نہیں وہ مجھے سکھا دے۔ اور مجھے رات اور دِن کے اوقات میں اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما اور اے ربّ العالمین! قرآن کو میرے لئے حجت بنا دے۔ آمین

نئے چاند کی دُعا

☆ حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ اور حضرت قتادہؓ کی روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی نئے چاند کی دُعا یہ ہوتی تھی:۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ، هِلَالُ خَیْرٍ وَّ رُشْدٍ، هِلَالُ خَیْرٍ وَّ رُشْدٍ، هِلَالُ خَیْرٍ وَّ رُشْدٍ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكَ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول عند رؤیۃ الھلال)

ترجمہ:- اے اللہ! اس (چاند) کو ہم پر امن وسلامتی اور ایمان واسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔ یہ چاند خیر و بھلائی کا چاند ہو، خیر و بھلائی کا چاند، خیر و بھلائی کا چاند، مَیں اُس اللہ پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔

نئے چاند پر رسول کریمؐ یہ دعا بھی کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

اے اللہ! ہمارے رجب اور شعبان میں بھی برکت ڈال اور ہمیں رمضان (کے مہینہ) تک پہنچا۔ (کنز العمال جلد 7 ص 79)

روزہ افطار کرنے کی دعائیں

☆ حضرت معاذؓ بن زہرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ روزہ افطار کرتے وقت یہ دُعا کیا کرتے تھے:۔اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

(ابوداؤد کتاب الصوم باب قول عند الافطار)

ترجمہ:۔اے اللہ تیرے لئے مَیں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر مَیں نے افطار کیا۔

☆ حضرت عمروؓ بن العاص نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ روزہ دار کی افطاری کے وقت قبولیّت دُعا کا خاص موقع ہوتا ہے (پھر آپؐ نے یہ دُعا پڑھی):۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ (مستدرک حاکم جلد 1 ص 583)

ترجمہ:-اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے۔

دُعائے لیلۃ القدر

☆ حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اگر مَیں لیلۃ القدر پاؤں تو کیا دُعا کروں؟ آپؐ نے فرمایا یہ دُعا کرنا :۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 85)

ترجمہ:-اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا کریم ہے۔تو عفو کو پسند کرتا ہے، پس مجھ سے درگزر فرما۔

احرام کی دعا تلبیہ

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو احرام

باندھ کر اِن الفاظ میں تلبیہ کرتے ہوئے سُنا:۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ (بخاری کتاب الحج باب التلبیۃ)

ترجمہ:۔حاضر ہوں ۔اے اللہ میں حاضر ہوں، حاضر ہوں ۔تیرا کوئی شریک نہیں ،مَیں حاضر ہوں ۔تمام تعریف اور سب فضل اور انعام تیرے ہی ہیں ۔اور بادشاہت بھی تیری ہے۔تیرا کوئی شریک نہیں۔

رؤیت بیت اللہ کی دعا

☆ حضرت حذیفہ بن اسیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ جب بیت اللہ پر نظر فرماتے تو یہ دعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيْفًا وَّ تَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّ بِرًّا وَّ مَهَابَةً وَّ زِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَ عَظَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ وَ اعْتَمَرَهٗ تَعْظِيْمًا وَّ تَشْرِيْفًا وَّ بِرًّا وَّ مَهَابَةً۔

(معجم الاوسط لطبرانی جلد ۶ صفحہ ۱۸۳)

ترجمہ: اے اللہ! اپنے اس گھر (بیت اللہ) کو بزرگی عظمت وعزت نیکی اور رعب میں زیادہ کر۔اور حج وعمرہ کرنے والوں میں سے جو اس کی تقدیس و تعظیم کرے اُسے بھی عظمت وشرف اور نیکی اور رعب میں بڑھا۔

طواف بَیت اللہ کی دُعا

☆ حضرت عبد اللہ بن سائبؓ نے رسول اللہ ﷺ کو طوافِ بیت اللہ کے دوران یہ دُعا پڑھتے ہوئے سنا:۔رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (ابوداؤد کتاب المناسک باب الدعاء فی الطّواف)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا میں بھی کامیابی دے اور آخرت میں بھی اور

ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (مزدلفہ میں بھی یہی دُعا پڑھنے کا ذکر ملتا ہے)

سعی صفا و مروہ کی دعائیں

☆ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے اکیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۷)

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے حج کے دوران کوہ صفا پر چڑھے جب آپؐ کو بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپؐ نے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے :۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی ﷺ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اُسی کی ہے اور تعریف بھی اُس کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

دیگر روایات میں میدان عرفات میں بھی یہی کلمات پڑھنے کا ذکر ہے۔

کوہ صفا پر دُعا

☆ حضرت عمرؓ نے حج کرتے ہوئے کوہِ صفا پر یہ دُعا کی :۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ (اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ) وَ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ،وَ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ ،حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔ (مؤطا کتاب الحج باب البلاء بالصفا فی المشی)

ترجمہ:- اے اللہ! تو نے خود (قرآن میں) یہ فرمایا ہے کہ مجھ سے دُعا کرو، مَیں تمہاری دُعا قبول کروں گا اور تو تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا پس مَیں تجھ سے (اس وعدے کا واسطہ دے کر) دُعا کرتا ہوں کہ یہ جو اسلام کی طرف مجھے ہدایت فرمائی ہے اس نعمت کو مجھ سے واپس نہ لے لینا۔ یہاں تک کہ مجھے موت بھی اِس حال میں دینا کہ مَیں مسلمان ہوں۔

میدانِ عرفات میں تضرّع اور ابتہال سے بھری دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حجّۃ الوداع کے موقع پر نبی کریمؐ نے عرفات کی شام یہ دُعا کی تھی:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَ تَرٰی مَکَانِیْ وَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ لَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِہٖ اَسْاَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمِسْکِیْنِ ،وَاَبْتَھِلُ اِلَیْکَ اِبْتِھَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَاَدْعُوْکَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَکَ رَقْبَتُہٗ وَ فَاضَتْ لَکَ عَبْرَتُہٗ وَذَلَّ لَکَ جِسْمُہٗ وَرَغِمَ لَکَ اَنْفُہٗ، اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ شَقِیًّا وَّ کُنْ بِیْ رَؤُوْفًا رَحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ ۔ (مجمع الزوائد ہیثمی جلد۳ صفحہ ۵۶۰۔المعجم الکبیر لطبرانی جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۴)

ترجمہ:- اے اللہ تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرے معاملہ میں سے کچھ بھی تو تجھ پر مخفی نہیں ہے۔ مَیں ایک بدحال فقیر اور محتاج (ہی تو) ہوں، (تیری) مدد اور پناہ کا طالب، انتہائی سہما اور ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور اعتراف کرنے والا۔ مَیں تجھ سے ایک بے سہارا کی طرح سوال کرتا ہوں (ہاں!) تیرے حضور میں ایک ذلیل گناہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینے کی طرح (ٹھوکروں سے) خوف زدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ اور جسم نے تیرے لیے ذلت اختیار کی ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دے اور مجھ پر مہربانی کرنے والا اور رحم کرنے والا ہو جا۔ اے سوال کئے جانے والوں میں سب سے بہتر اور اے عطا فرمانے والوں میں سب سے بڑھ کر!

یوم النحر کی دعا

☆ حضرت جابرؓ بن عبداللہ نے یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ قربانی کے دن) میں رسول اللہؐ کو قرن الثعالب مقام پر کھڑے دیکھا آپؐ یہ دعا پڑھ رہے تھے:۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ فَاكْفِنِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طُرْفَةَ عَيْنٍ۔

(کتاب الدعاء للطبرانی جلد۲ صفحہ۱۲۰۹)

ترجمہ:۔ اے زندہ اے قائم رہنے والے! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں مَیں تیری رحمت کے ساتھ تیری مدد مانگتا ہوں میرے سب حال کے لئے تو خود ہی کافی ہو جا اور مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے نفس کے حوالے نہ کرنا۔

رمی جمار کے وقت دعا

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ رمی جمار کے وقت ہر کنکر مارنے کے ساتھ اللہ اکبر کہتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔

(کتاب الدعاء للطبرانی جلد۲ صفحہ۱۲۰۹)

ترجمہ:۔ اے اللہ! اِس (حج) کو مقبول حج بنانا اور گناہوں کو بخش دینا۔

تکبیرات عیدین

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایام العُشر (ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں) میں کثرت سے تکبیر یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) تحمید یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (تمام تعریف اللہ کیلئے ہے) اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد۲ صفحہ۷۵)

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود مسنون تکبیرات اس طرح پڑھا کرتے تھے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۴۹۰)

ترجمہ:۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔

☆ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن عباسؓ ۹ ذوالحجہ کی صبح سے ایام تشریق کے آخری دن یعنی ۱۳ ذوالحجہ کی عصر تک یہ تکبیرات پڑھتے تھے۔

(مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ ۲۹۹)

☆ حضرت ابن عمرؓ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ عید الفطر میں بھی گھر سے نکلنے سے لے کر عید گاہ تک یہ تکبیرات دہراتے تھے۔ (مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ ۲۹۸)

عید کی دعائیں

حضرت واثلہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریمؐ سے عید کے روز ملا۔ میں نے کہا تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکَ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے (یعنی عبادتیں قربانیاں اور دعائیں)

رسول کریمؐ نے دعائیہ الفاظ پسند کرتے ہوئے ان کو دہرایا اور فرمایا ہاں اللہ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے۔ آمین۔ (مجمع الزوائد جلد 2 ص 206)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ عیدین کے موقع پر رسول کریمؐ کی یہ دعا ہوتی تھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ عِیْشَۃً تَقِیَّۃً، وَمِیْتَۃً سَوِیَّۃً، وَمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ، اَللّٰھُمَّ لَا تُھْلِکْنَا فَجْأَۃً، وَلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَۃً، وَلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَلَا وَصِیَّۃٍ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰی وَالتُّقٰی وَالْھُدٰی وَحُسْنَ عَاقِبَۃِ الْاٰخِرَۃِ وَالدُّنْیَا، وَنُعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ

فِیْ دِیْنِکَ، یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَابَعْدَ اِذْھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ، اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

(مجمع الزوائد جلد 6 ص 201)

''اے اللہ ہم تجھ سے تقویٰ شعار زندگی اور بے عیب موت چاہتے ہیں۔ اور لوٹنے کی ایسی جگہ جہاں رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔ اے اللہ! ہمیں کسی یکدم حادثہ سے ہلاک نہ کرنا نہ ہی اچانک گرفت کرنا۔ ہمیں اپنے حق اور وصیت کی ادائیگی سے پہلے جلدی میں واپس نہ بلا لینا۔ اے اللہ! ہم تجھ سے پاک دامنی، غنا، تقویٰ، ہدایت اور دنیا و آخرت کے بہترین انجام کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہم تجھ سے شک، اختلاف، ریاء اور تیرے دین میں اظہار شہرت سے پناہ مانگتے ہیں۔ اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

مسنون خطبہ جمعہ وعیدین

☆ حضرت جابرؓ بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ (جمعہ یا عید کے روز) رسول کریمؐ کے دو خطبے ہوتے تھے جن کے درمیان آپ (خاموش) بیٹھتے تھے۔ خطبہ میں آپ قرآن شریف کی تلاوت کر کے لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔ (مسند احمد جلد ۵ ص ۹۲)

☆ حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن نبی کریمؐ کا خطبہ اِس طرح ہوتا تھا کہ پہلے آپ اللہ کی حمد اور ثناء کرتے تھے پھر اس کے بعد بآوازِ بلند باقی خطبہ پڑھتے تھے۔ (مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف من الصلاۃ والخطبۃ) عید میں بھی یہی طریق تھا۔

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود اور عبداللہ بن عبّاسؓ کی روایت کے مطابق اِس مسنون خطبہ کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَاوَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ

وَاَشْهَـدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْـدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَـهٗ وَاَشْهَـدُ اَنَّ مُـحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُـوْلُـهٗ ۔ (مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلاۃ۔ترمذی کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح۔ ابوداؤد کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح)

ترجمہ:۔تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اُس سے ہی ہم مدد طلب کرتے ہیں اور اُسی سے ہم بخشش مانگتے ہیں۔اور ہم اپنے نفسوں کے شرّ سے اور اپنے اعمال کے بدنتائج سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والانہیں۔اور جسے وہ گمراہ کردے اُسے کوئی ہدایت دینے والانہیں۔

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

خطبہ جمعہ نماز سے قبل اور خطبہ عیدین نماز کے بعد ہوتا ہے۔(مسلم کتاب العیدین باب ۱)

خطبہ مسنونہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ ۰۰۰۰الخ کے بعد یہ الفاظ بھی بعض خطباتِ نبویؐ میں پڑھنے ثابت ہیں:۔

اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاِنَّ اَفْضَلَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّ شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔

(نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین باب کیف الخطبۃ)

ترجمہ:-بے شک سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے۔اور سب سے افضل سنّت محمد مصطفیٰ ﷺ کا طریق ہے اور سب سے بُری بات نئی چیزیں ایجاد کرنا ہے۔ ہرنئی بات بدعت ہے اور ہر گمراہی آگ میں (لے جاتی) ہے۔

خطبہ نکاح

(1) نکاح کے لئے خطبہ ضروری نہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی پھوپھی امامہ بنت عبدالمطلب کا نکاح بغیر کسی خطبہ کے بنی سُلیم کے ایک شخص سے فرمایا تھا۔

(ابوداؤد کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح)

(2) احادیث میں نکاح کے لئے الگ کوئی خاص خطبہ مذکور نہیں البتہ ''خطبۃ الحاجۃ'' (یعنی کسی خاص حاجت یا ضرورت کے لئے خطبہ) کا ذکر آیا ہے۔ نکاح کے موقع پر بھی یہی خطبہ پڑھا جاتا ہے۔

(3) حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ''جوامع الخیر'' (یعنی خیر و بھلائی پر مشتمل جامع اور فصیح و بلیغ کلمات) عطا فرمائے گئے تھے آپ نے ہمیں خاص حاجت و ضرورت کے لئے خطبہ سکھایا یہ مسنون خطبہ حمد و ثناء و تشہّد اور چند آیات پر مشتمل ہے۔ جس کے بعد سفیان ثوریؒ نے یہ آیات پڑھنے کا ذکر کیا ہے:۔

(i) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُو اتَّقُوااللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ (آل عمران ۱۰۳)

ترجمہ:۔ اے مومنو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اس کے تقویٰ کا حق ہے اور تم پر موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم کامل فرمانبردار ہو۔

(ii) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْارَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوااللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا (النساء ۲)

ترجمہ:۔ اے لوگو اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔ اور اُسی سے اُس کا جوڑا بنایا۔ اور پھر اُن دونوں میں سے مَردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

(iii) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوااتَّقُوااللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا لا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (الاحزاب ۷۱،۷۲)

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور صاف سیدھی بات

کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پا لیا۔ (ترمذی کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح)

(IV) ایک اور مستند روایت کے مطابق مستحقین کیلئے تحریک صدقہ کے ایک موقع پر اپنے خطبہ میں نبی کریمؐ نے سورہ نساء کی مذکورہ بالا دوسری آیت کے ساتھ سورہ حشر کی آیت ۱۹ تلاوت کی جو یہ ہے۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقہ)

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (الحشر:۱۹)

ترجمہ:- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور ہر جان مدِّنظر رکھے۔ کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو۔ ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

خطبہ ثانیہ

اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ (متوفی ۱۰۱ھ) نے درجِ ذیل خطبہ ثانیہ کا اضافہ کیا جو اَب تک اسی طرح خطبات جمعہ میں جاری ہے۔

عِبَادَ اللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ ''اِنَّ اللہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ'' (نحل:۹۱)

اُذْکُرُوْا اللہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۲۴۴ مطبع سرکاری لاہور)

اے اللہ کے بندو! اللہ تم پر رحم کرے۔ یقیناً اللہ عدل احسان اور رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے

روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم سمجھ جاؤ۔
اللہ کو یادرکھو تا وہ تمہیں یادرکھے۔اور اُس کو پکارو تا وہ تمہاری دعا قبول کرے۔اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

حج بیت اللہ کرنے والوں کے حق میں دُعا

☆حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول کریم ﷺ کی یہ دُعا حجّاج کے حق میں بیان کی
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ ،وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ۔
(مستدرک حاکم جلد ا ص ۴۴۱)
ترجمہ:-اے اللہ! حاجیوں کو بھی بخش دے اور اُن کو بھی جن کے لئے حاجیوں نے بخشش مانگی ہے۔

بیت اللہ سے واپسی پر دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ (قناعت اور رزق میں برکت کی) یہ دعا نبی کریم ﷺ کیا کرتے تھے: حضرت سعیدؓ بن جبیر کے نزدیک بیت اللہ کو الوداع کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:۔
اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ۔ (مستدرک حاکم کتاب التفسیر جلد۲ صفحہ ۳۵۶)
ترجمہ:-اے اللہ! جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اُس پر مجھے قانع کر دے اور اس میں میرے لئے برکت ڈال دے اور وہ چیز بھی جو مجھے حاصل نہیں اُن میں میرے لئے بہتر قائمقامی فرما۔

کھانا کھانے کی دُعائیں

☆ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر آئے تو کھانا پیش ہونے پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا

(یہ کہتے ہوئے) کھاؤ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ وَ بَرَکَۃِ اللّٰہِ ۔ (مستدرک حاکم جلد 4 ص 120)

ترجمہ:- اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی برکت کے ساتھ۔

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام لیا کرے اگر وہ شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو بعد میں یہ کہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّ لَہٗ وَ آخِرَہٗ ۔ (ابوداؤد کتاب الاطعمۃ باب تسمیۃ علی الطعام)

ترجمہ:- اللہ کے نام کے ساتھ (کھانے کے) شروع میں بھی اور بعد اس کے آخر میں بھی۔

☆ حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کھانا کھاتے اور پانی پیتے تو یہ دُعا پڑھتے:۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسۡلِمِیۡنَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا فرغ من الطعام)

ترجمہ:- تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور ہمیں پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

☆ حضرت ابوایوبؓ انصاری کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب کھانا کھاتے یا پانی پیتے تو یہ دُعا پڑھتے:۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَ وَ سَقٰی وَ سَوَّغَہٗ وَ جَعَلَ لَہٗ مَخۡرَجًا

(ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب مایقول الرجل اذا طعم)

ترجمہ:- تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور اُسے گلے میں اتارا اور پھر اُس کے نکلنے کا راستہ بھی بنایا۔

☆ حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ کے سامنے

سے کھانے کا دستر خوان اٹھایا جاتا تو یہ دُعا پڑھتے :۔

اَلۡحَـمۡـدُ لِـلّٰهِ كَثِيۡرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيۡهِ،اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ كَفَانَا وَ آوَانَا ،لَكَ الۡحَمۡدُ رَبَّنَا غَيۡرَ مَكۡفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مَكۡفُوۡرٍ وَّلَامُسۡتَغۡنًى عَنۡهُ رَبَّنَا ۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب مایقول اذافرغ من طعامہ۔ترمذی کتاب الاطعمہ باب مایقول اذافرغ من طعامہ)

ترجمہ:- تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ، بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی تعریفیں- سب حمد کا اللہ ہی مستحق ہے جو ہمیں کافی ہوگیا اور جس نے ہمیں اپنی پناہ عطا کی ۔اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہے یہ کھانا ہمیں کبھی ناکافی نہ ہو۔نہ کبھی تجھ سے مانگنا اور مطالبہ کرنا ہم ترک کریں ، نہ تیرے کھانے کی ناشکری کریں اور اے ہمارے ربّ! نہ ہم کبھی تجھ سے بے نیاز ہوں۔

حضرت معاذؓ بن انس کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھا کر یہ دُعا پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

اَلۡحَـمۡـدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ اَطۡعَمَنِىۡ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِيۡهِ مِنۡ غَيۡرِ حَوۡلٍ مِنِّىۡ وَلَا قُوَّةٍ ۔ (ابوداؤد کتاب اللباس باب مایقول اذا لبس ثوباً جدیداً)

ترجمہ:- تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے بغیر میری قوت وطاقت کے یہ رزق دیا۔

کسی کے ہاں کھانا کھانے کی دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اور خالد بن ولیدؓ کو رسول کریمؐ نے گھر لے جا کر دودھ پلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کھانا عطا کرے تو یہ دُعا کیا کرو:۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ لَنَا فِيۡهِ وَ اَطۡعِمۡنَا خَيۡرًا مِّنۡهُ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا اکل الطعام)

اے اللہ! ہمارے لئے اِس کھانے میں برکت ڈال دے اور ہمیں اِس سے بہتر عطا فرما۔

دودھ پینے کی دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں دودھ پلا کرفرمایا جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ یہ دُعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْ نَا مِنْهُ ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا اکل الطعام)

ترجمہ:۔اے اللہ! ہمارے لئے اِس میں برکت ڈال دے اور اِس میں ہمیں بڑھا۔

نیا کپڑا پہننے کی دُعائیں

☆ حضرت ابوسعیدؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اُس کپڑے یعنی قمیص، چادر یا پگڑی وغیرہ کا نام لے کر یہ دُعا کرتے:۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ أَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِہٖ وَ خَیْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔(ابوداؤد کتاب اللباس باب مایقول اذالبس ثوباًجدیداً)

ترجمہ:۔اے اللہ! سب تعریف تیرے لئے ہے تو نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا۔مَیں اِس (کپڑے) کی خیر و برکت تجھ سے طلب کرتا ہوں اور وہ خیر و بھلائی بھی جو اِس (کپڑے) کا مقصد ہے۔اور اے اللہ !مَیں اِس (کپڑے) کے شرّ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اُس شرّ سے بھی جو اِس کی وجہ سے پیدا ہوسکتا ہے۔

☆ حضرت عمرؓ نیا کپڑا پہنتے وقت ایک دُعا پڑھتے اور رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ جو شخص نیا لباس پہنتے وقت پرانا کپڑا صدقہ کردے اور یہ دُعا پڑھے تو زندگی و موت دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان اور پردہ پوشی میں آجاتا ہے اور اُس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ،وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 108 ۔ابوداؤد کتاب اللباس باب مایقول اذالبس ثوباًجدیداً)

ترجمہ:۔تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا جس کے ساتھ مَیں اپنا ننگ ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اُس کے ذریعہ زینت اور خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔اُس خدا نے مجھے یہ لباس میری کسی قوت وطاقت (یا خوبی) کے بغیر عطا فرمایا ہے۔

آئینہ دیکھنے کی دُعا

☆ حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کی ہے۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحۡسَنۡتَ خَلۡقِیۡ فَاَحۡسِنۡ خُلُقِی۔

(مسند احمد جلد۶ صفحہ۱۵۰)

ترجمہ:۔اے اللہ! جیسا کہ تُو نے مجھے خوبصورت شکل وشباہت عطا کی ہے۔اب تو ہی میرے اخلاق بھی حسین اور خوبصورت بنا دے۔

گھر سے باہر جانے کی دُعا

☆ حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تو شیطان اُس سے دور ہو جاتا ہے اور اُسے کہا جاتا ہے تیرے لئے یہ (دعا) کافی ہے۔تجھے ہدایت دی گئی اور تو بچایا گیا۔(تفسیر ثعلبی جلد 2 ص 382)

☆ حضرت امّ سلمہؓ کی روایت میں اِس دُعا کے کچھ الفاظ زائد ہیں۔دونوں روایات جمع کر کے دُعا اِس طرح ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوۡذُبِکَ مِنۡ اَنۡ نَزِلَّ اَوۡ نَضِلَّ، اَوۡ نَظۡلِمَ اَوۡ نُظۡلَمَ، اَوۡ نَجۡھَلَ اَوۡ یُجۡھَلَ عَلَیۡنَا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا خرج من بیتہٖ۔ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا خرج من بیتہٖ)

ترجمہ:۔اللہ کے نام کے ساتھ (مَیں گھر سے باہر نکلتا ہوں) مَیں نے اللہ پر توکل کیا

اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت یا طاقت حاصل نہیں ۔اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔اس بات سے کہ ہم کوئی لغزش کھائیں یا گمراہ ہوں یا (کسی پر) ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت یا نافرمانی کی کوئی بات کریں یا ہمارے خلاف جہالت کی جائے۔

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

☆ حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آدمی گھر میں داخل ہوتو یہ دُعا پڑھے پھر گھر والوں کوسلام کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ ،وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَ لَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا ،وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ۔(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذادخل بیتہٖ)

ترجمہ:-اے اللہ! مَیں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی اور خیر طلب کرتا ہوں ۔اللہ کے نام کے ساتھ ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم (گھر سے) نکلے اور اللہ پر جو ہمارا ربّ ہے ہم نے توکل کیا۔

بازار جانے کی دُعا

☆ حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دُعا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً ۔ (کتاب الدعاء للطبرانی جلد۲ صفحہ۱۱۶۸)

اے اللہ! مَیں تجھ سے اس بازار اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں۔ اور مَیں اس (بازار) اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! مَیں اِس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ (بازار میں) کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا گھاٹے والا سودا کروں۔

سفر کی دُعائیں

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو (سفر میں) ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور (اُترتے ہوئے) یہ کلمات دُہراتے:۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ،لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ ،وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ آئِبُوْنَ،تَائِبُوْنَ،عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا اسفراو رجع)

تُرجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے، اس کے سوا کوئی شریک نہیں بادشاہت اُسی کی ہے۔ سب تعریف بھی اسی کو حاصل ہے۔ اور وہ ہر ایک امر پر قادر ہے۔ ہم لوٹ رہے ہیں توبہ کرتے ہوئے، مطیع ہو کر (اور) اپنے ربّ کی تعریف کرتے ہوئے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے (یہ دُعا عبداللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرۃؓ کی روایات جمع کر کے دی جا رہی ہے):۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی ،وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ،وَاقْلِبْنَا بِذِمَّۃٍ ،اَللّٰھُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ ،اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا ،وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ ،اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ ،وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ ،اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ،وَ کَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا خرج مسافراً۔ ابوداؤد کتاب الجہاد باب مایقول الرجل اذا اسفر)

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کے طلبگار ہیں اور ایسے عمل کی توفیق چاہتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! تو اپنی خیر خواہی کے ساتھ ہمارا رفیق سفر ہو جا، اور ہمیں اپنے عہد و پیمان کے ساتھ واپس لوٹانا۔ اے اللہ!

زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے۔اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان کردے اور زمین کی دوری کو ہم سے لپیٹ دے۔اے اللہ! سفر میں بھی تو ہی ساتھی ہے اور گھر میں بھی تو ہی جانشین ہے۔اے اللہ! مَیں سفر کی مشقت،کسی اندوہناک منظر،اور گھر بار کے لحاظ سے بری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سواری کی دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین مرتبہ کہتے اور پھر یہ دُعا پڑھتے۔
(مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج)

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔
(الزخرف ۱۴،۱۵)

ترجمہ:- پاک ہے وہ ذات جس نے اِس (سواری) کو ہمارے لئے کام میں لگایا اور ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے اور ہم یقیناً اپنے ربّ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سفر میں شرّ سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت خولہؓ بنت حکیم سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں پڑاؤ کے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیئے:۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوء)

ترجمہ:-مَیں اللہ کے کامل اور مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اُس چیز کے شرّ سے جو اُس نے پیدا کی۔

سفر کی خوفناک رات میں دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سفر میں رات

درپیش ہوتی تو یہ دُعا کرتے:۔

یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَ رَبُّكِ اللّٰهُ ،اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ ،وَ شَرِّ مَا فِيْكِ وَ شَرِّ مَا خَلَقَ فِيْكِ ،وَ مِنْ شَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدَ ،وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ،وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ،وَمِنْ وَّالِدٍ وَ مَا وَلَدَ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب مایقول الرجل اذا انزل منزل)

ترجمہ:- اے زمین! میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔مَیں تیرے شرّ سے اور تیرے اندر موجود شرّ اور جو بھی اُس نے تجھ میں پیدا کیا اُس کے شرّ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور جو جاندار تجھ پر رینگتے ہیں اُن کے شر سے۔مَیں شیر اور خوفناک اژدہے نیز ہر قسم کے سانپ اور بچھو سے اور اِس شہر کے رہنے والوں اور ہر والد اور اُس کی اولاد سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

بلندی پر چڑھنے کی دُعا

☆ حضرت انسؓ نے بلندی پر چڑھنے کی نبی کریمؐ کی یہ دُعا بیان کی ہے:۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرْفُ عَلٰى كُلِّ شَرْفٍ وَّلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

(مسند احمد جلد۳ صفحہ ۲۳۹)

ترجمہ:-اے اللہ تعالیٰ! تیرے ہی لئے عزت ہے ہر ایک بلندی پر اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے ہر ایک حال میں۔

جہاد پر جانے کی دُعا

☆ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب جہاد پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَ نَصِيْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب مایدعی عند اللقاء)

ترجمہ:۔اے اللہ! تو میرا سہارا اور مددگار ہے۔تیری مدد سے ہی مَیں تدبیر کرتا ہوں اور تیری تائید سے ہی مَیں حملہ آور ہوتا ہوں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہی لڑتا ہوں۔

الوداع کرنے کی دُعائیں

☆رسول کریم ﷺ نے عبداللہ بن عمرؓ کو الوداع کہتے ہوئے یہ دعا پڑھی:۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَ خَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب الدعاء عند الوداع)

ترجمہ:۔مَیں تجھے تیرے دین، تیری امانت اور تیرے اعمال کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

☆حضرت انسؓ نے بوقت الوداع رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا بیان کی ہے:۔

زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَ غَفَرَ اللّٰہُ ذَنْبَکَ وَ یَسَّرَکَ الْخَیْرَ حَیْثُمَا کُنْتَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا ودع الانساناً)

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کی زادِ راہ عطا کرے۔اللہ تیرے گناہ تجھے بخشے اور جہاں بھی تو ہو تیرے لئے خیر آسان کردے۔

نئی بستی میں داخل ہونے کی دُعا

☆ حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کسی شہر میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا ضرور پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَ رَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَ مَاذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَ خَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَمِنْ شَرِّ اَھْلِھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا۔اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا۔اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا۔اَللّٰھُمَّ

اُرْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَ حَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیْنَا۔

(مستدرک حاکم جلد 1 ص 614۔معجم الاوسط طبرانی جلد ۵ صفحہ ۳۷۹)

ترجمہ:-اے اللہ! سات آسمانوں اور جس پر ان کا سایہ ہے اُن کے ربّ! سات زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھا رکھا ہے اُن کے ربّ! اے شیطانوں اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہے اُن سب کے ربّ! اے ہواؤں اور جو کچھ وہ اڑاتی ہیں اُن کے رب! ہم تجھ سے اِس بستی اور اس کے رہنے والوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر اور بھلائی کی دُعا کرتے ہیں اور ہم اس بستی اور اس کے باشندوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شرّ سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔اے اللہ! ہمارے لئے اس بستی میں برکت رکھ دے۔اے اللہ! ہمیں اس بستی میں برکت بخش۔اے اللہ! ہمارے لئے اس بستی میں برکت کے سامان مہیا کر دے۔اے اللہ! ہمیں اس کے پھلوں سے رزق دے اور اس کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال اور اس بستی کے نیک بندوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے۔

صبح وشام کی دُعائیں

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ ،وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ،وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ،لَهُ الْمُلْكُ،وَلَهُ الْحَمْدُ،وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، رَبِّ اَسْاَلُكَ خَیْرَ مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهٗ،وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ،رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ۔ (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

ترجمہ:-ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے بھی اللہ کی خاطر صبح کی۔اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔وہ ایک ہے اس کا کوئی

شریک نہیں۔سب بادشاہت اُسی کی ہے اور سب حمد بھی اسی کو زیبا ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔اے میرے ربّ !مَیں تجھ سے اِس دن کی خیر چاہتا ہوں اور اس کے بعد کی بھلائی بھی اور مَیں تجھ سے اس دن کے شرّ کی پناہ مانگتا ہوں اور اِس کے بعد کی برائی سے بھی۔

اے میرے ربّ !مَیں سُستی اور تکبّر کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں ۔میرے پروردگار !مَیں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

☆ شام کو لفظِ صبح کی بجائے شام کے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ بایں الفاظ یہی دعا رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے:۔

اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ،لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ،رَبِّ اَسْاَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَھَا ،وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَشَرِّ مَابَعْدَھَا،رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْکِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ۔(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

ترجمہ: ہم نے شام کی اور تمام ملک نے بھی خدا کی خاطر شام کی اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔اُس کا کوئی شریک نہیں۔حکومت اُسی کی ہے اور سب حمد بھی اُسی کو زیبا ہے۔اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔اے میرے ربّ !مَیں تجھ سے اِس رات کی خیر و بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کے بعد کی خیر بھی اور مَیں تجھ سے اس رات کے شرّ سے پناہ مانگتا ہوں۔اور اس کے بعد کی برائی سے بھی۔اے میرے ربّ !مَیں تجھ سے سُستی اور بڑھاپے کی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔اے میرے پروردگار !مَیں تجھ سے آگ اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کو صبح کے وقت پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھلاتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا ،وَبِکَ نَمُوْتُ،وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔

(ابن ماجہ کتاب الدعاء باب ما یدعوا بہ الرجل اذا اصبح)

ترجمہ:-اے اللہ! تیرے ساتھ ہم نے صبح کی، تیرے ساتھ ہی ہم جیتے ہیں اور تیرے لئے ہی مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

☆ خادمِ رسولؐ حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ صبح کے وقت یہ دُعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اُس دن کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور اگر رات کو یہ دُعا پڑھی جائے تو اُس رات کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے اور اُسے آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْھِدُكَ وَنُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب 79)

ترجمہ:-اے اللہ! ہم نے صبح کی، ہم تجھے اور تیرے عرش کو اٹھانے والوں اور تیرے فرشتوں اور تیری مخلوق کو گواہ ٹھہراتے ہیں کہ تو ہی وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے، تیرے ساتھ کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔

نوٹ:-شام کے وقت یہی دُعا پہلے فقرے میں اَللّٰھُمَّ اَصْبَحْنَا کے بجائے اَللّٰھُمَّ اَمْسَيْنَا (یعنی اے اللہ! ہم نے شام کی) کی تبدیلی کے ساتھ پڑھی جائے گی۔

☆ حضرت ابانؓ اپنے والد حضرت عثمان غنیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جو شخص یہ دُعا روزانہ صبح یا شام تین مرتبہ پڑھ لے اللہ تعالیٰ اسے اُس روز یا اُس رات کو کسی بھی ناگہانی بلا سے محفوظ رکھتا ہے حضرت ابانؓ کو بعد میں فالج ہو گیا تھا اس کے بعد انہوں نے یہ حدیث سنائی تو ایک شخص نے تعجب سے آپ کی بیماری پر نظر کی تو آپ فرمانے لگے خدا کی قسم! یہ روایت سُنا کر نہ مَیں نے حضرت عثمانؓ پر جھوٹ باندھا ہے اور نہ حضرت عثمانؓ نے رسول کریم ﷺ پر جھوٹ باندھا البتہ ایک روز میں غصّے میں تھا اور یہ دُعا پڑھنی بھول گیا۔ اتفاق سے اُسی روز مجھ پر فالج کا حملہ ہو گیا اور یوں میرے یہ دُعا نہ پڑھنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ تقدیر پوری کر دی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

ترجمہ:- اللہ کے نام کے ساتھ (دُعا کرتا ہوں) جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور وہ بہت سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو راشد الحرانیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! مجھے کچھ ایسے دُعائیہ کلمات سکھا دیں جو مَیں صبح و شام دہرایا کروں تو رسول کریم ﷺ نے یہ دُعا سکھائی اور فرمایا کہ صبح و شام یا بستر پر جاتے ہوئے یہ دُعا پڑھا کرو:۔

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ، وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءً، اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 95)

ترجمہ:- اے اللہ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! ہر ایک چیز کے ربّ اور مالک! مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ مَیں اپنے نفس اور شیطان کے شرّ اور اُس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی کہ میں خود کسی برائی کا مرتکب ہو کر اپنا نقصان کرلوں یا کسی مسلمان کو کوئی گزند پہنچاؤں۔

☆ حضرت عبد اللہؓ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ روزانہ صبح اور شام کچھ دُعائیہ کلمات ضرور پڑھتے تھے۔ اُن میں سے ایک دُعا یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ، وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ، وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ، وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

ترجمہ:-اے اللہ! مَیں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔اے اللہ! مَیں تجھ سے دین و دنیا، مال وگھر بار میں عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں۔اے اللہ! میری کمزوریاں ڈھانپ دے اور مجھے میرے خوفوں سے امن دے۔اے اللہ! میرے آگے پیچھے اور میرے دائیں بائیں اور میرے اوپر سے خود میری حفاظت فرما اور مَیں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ مَیں اپنے ماتحتوں سے کسی مخفی مصیبت کا شکار رہوں۔

☆ حضرت ابوسلام حبشؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے خادمِ رسولؐ حضرت انسؓ سے کہا کہ کوئی ایسی حدیث سناؤ جو تم نے رسول خدا سے سُنی ہو۔وہ کہنے لگے کہ مَیں نے رسول کریمؐ کو یہ فرماتے سُنا کہ جو شخص صبح وشام یہ دُعا پڑھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو خوش کرنے کا حق اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔

رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا،وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ،وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

ترجمہ:-ہم اللہ کو اپنا ربّ (ماننے)،اسلام کو اپنا دین (تسلیم کرنے) اور محمد ﷺ کو اپنا رسول (ماننے) پر راضی اور خوش ہیں۔

☆ حضرت عبداللہؓ بن غنّام راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح و شام یہ کلمات پڑھتا ہے اُس نے اپنے دن یا رات کا شکر ادا کر دیا۔

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ فَمِنْکَ وَحْدَکَ ،لَا شَرِیْکَ لَکَ ،فَلَکَ الْحَمْدُ وَ لَکَ الشُّکْرُ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

ترجمہ:-اے اللہ! مجھ پر جو نعمت اور احسان ہے وہ تیری طرف سے،تنہا تیری طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔سب تعریف تیرے لئے ہے اور شکر کا تو ہی مستحق ہے۔

☆ حضرت ابوعیّاشؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ صبح یا شام یہ کلمات پڑھے اُسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے برابر

غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔دس نیکیاں اُس کے حق میں لکھی جاتی ہیں۔دس بدیاں معاف ہوتی ہیں۔اوردس درجے بلند ہوتے ہیں۔اوروہ شیطان سے پناہ میں آ جاتا ہے۔اِس حدیث کے ایک راوی حماد کہا کرتے تھے کہ ایک شخص نے خواب میں رسول کریم ﷺ کو دیکھا اور عرض کیا کہ ابوعیّاش ہمیں یہ حدیث سُناتا ہے۔آپؐ نے فرمایا ابوعیّاش سچ کہتا ہے۔وہ کلمات یہ ہیں:۔

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ لَـہُ الْـمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذااصبح)

ترجمہ:-اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔سب بادشاہت اُسی کو حاصل ہے اوراسی کی سب تعریفیں ہیں۔وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

☆ امّ المومنین حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے شام کے وقت پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھائی تھی:۔

اَللّٰھُمَّ عِنْدَ اِسْتِقْبَالِ لَیْلِكَ ،وَ اِدْبَارِ نَھَارِكَ،وَ اَصْوَاتِ دُعَاتِكَ وَ حُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب دعاءام سلمہ)

ترجمہ:-اے اللہ! تیری رات کی آمد اور تیرے دن کی واپسی اور تیرے بلانیوالوں کی آوازوں کے وقت اور تیری نمازوں کے اوقات میں مَیں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے۔

☆ حضرت ابوبکرؓ روزانہ صبح وشام تین مرتبہ یہ دُعائیں پڑھتے اور کہا کرتے تھے کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کو یہ دُعائیں پڑھتے سُنا۔اس لئے مجھے پسند ہے کہ یہ دُعائیں پڑھ کر آپ کی سنّت قائم کروں۔(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذااصبح)

(i)اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ ،اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ:-اے اللہ! میرے جسم کو عافیت دے۔اے اللہ! میری سماعت کی حفاظت فرما۔مولیٰ! میری آنکھ کی بھی خود حفاظت فرما، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(ii) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ،اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ،لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ:۔اے اللہ! مَیں کفر اور افلاس سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔اے اللہ! مَیں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔تیرے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔

سیّدالاستغفار

☆ حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح یا شام یہ دُعا پڑھے اور پھر اُس دن یا رات فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ،خَلَقْتَنِیْ ،وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ،اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ ،وَ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ ،فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (بخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا اصبح)

ترجمہ:۔اے اللہ! تو میرا ربّ ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور مَیں تیرا بندہ ہوں،اور مَیں حسبِ توفیق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں،مَیں اپنے عمل کے شرّ سے تیری پناہ میں آتا ہوں،مَیں اپنے اوپر تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں۔اور تیرے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

بُرے وقت اور ہمسایہ کے شرّ سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت عقبہؓ بن عامر نے دن رات کی برائی اور بُرے ہمسائے کے شرّ سے بچنے کی یہ دُعا رسول اللہؐ سے روایت کی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ،وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ،وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ،فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ ۔

(معجم الکبیر طبرانی جلد ۷ صفحہ ۲۹۴)

ترجمہ:- اے اللہ! مَیں تجھ سے برے دن اور بری رات اور برے وقت سے پناہ مانگتا ہوں اور برے ساتھی اور اپنی رہائش کی جگہ میں برے ہمسائے سے بھی۔

بارش کی دُعائیں

☆ رسول کریم ﷺ نے قحط سالی میں بارش کے لئے دُعا کی تحریک پر یہ دُعائیں کیں جس پر آناً فاناً موسلا دھار بارش کا ایسا سلسلہ شروع ہوا جو اگلے جمعہ تک جاری رہا یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے بارش رُکنے کی دُعا کی۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا ،اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا ،اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا ،اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا ،اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔

(بخاری کتاب الاستسقاء باب الاستسقاء فی خطبۃ الجمعۃ)

ترجمہ:- (۱) اے اللہ! تو ہمیں سیراب کر۔ اے اللہ! تو ہمیں سیراب کر۔ اے اللہ! تو ہمیں سیراب کر۔

(۲) اے اللہ! ہم پر باران رحمت کا نزول فرما۔ اے اللہ! ہم پر باران رحمت کا نزول فرما۔ اے اللہ! ہم پر باران رحمت کا نزول فرما۔

نماز استسقاء

☆ حضرت عبادؓ بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ قحط سالی میں نمازِ استسقاء کے لئے باہر کھلی جگہ تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھائی جس میں بلند آواز میں فاتحہ کے بعد تلاوتِ قرآن کی۔ نماز کے بعد اپنی چادر اُلٹائی اور ہاتھ اُٹھا کر قبلہ رُو ہو کر بارش کی دعا کی۔ اِس موقع پر آپؐ سے درج ذیل دُعائیں مروی ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیًّا مُّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ

اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَ بَہَائِمَکَ وَ انْشُرْ رَحْمَتَکَ وَ اَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا (ابوداؤد کتاب الاستسقاء باب رفع یدین)

ترجمہ:- اے اللہ! ہمیں برسنے والا پانی پلا۔ گھبراہٹ دور کرنے والا نیک انجام، فائدہ بخش نقصان سے پاک۔ جو جلد آنے والا ہو دیر سے آنے والا نہ ہو۔ اے اللہ! اپنے بندوں کو پانی پلا اور اپنے جانوروں کو بھی! اور اپنی رحمت پھیلا اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر۔ اے اللہ ہمیں پانی پلا۔ اے اللہ ہمیں سیراب کر۔ اے اللہ ہمیں سیراب کر۔

بجلی کی کڑک پر غضب الٰہی سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ دُعا کرتے:۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَ لَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ ،وَ عَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا سمع الرعد)

ترجمہ:- اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا، اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اِس سے پہلے ہمیں بچا لینا۔

آندھی کے شر سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب کبھی آندھی چلتی تو رسول کریم ﷺ یہ دُعا کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا ،وَ خَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَاوَ شَرِّ مَا فِيْهَا ،وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

(مسلم کتاب الاستسقاء باب تعوّذ عند رؤیۃ الریح)

ترجمہ:- اے اللہ! مَیں تجھ سے اِس آندھی کی ظاہری و باطنی خیر و بھلائی چاہتا ہوں اور وہ خیر بھی چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور مَیں اِس کے ظاہری و باطنی شرّ سے اور اس شرّ سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

تیز بارش سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی دُعا سے مسلسل ایک ہفتہ کی طویل بارش کے بعد اگلے جمعہ ایک سائل نے بارش رکنے کی درخواست کی تو رسول اللہؐ کی دوبارہ دُعا سے بارش فوراً رک گئی۔ وہ دُعا یہ تھی:۔

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلاَ عَلَیْنَا ،اَللّٰھُمَّ عَلَی الْآکَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ۔ (بخاری کتاب الاستسقاء باب ما استسقی فی المسجد الجامع)

ترجمہ:۔اے اللہ! ہمارے اردگرد (بارش برسا) اور ہم پر نہیں۔اے اللہ! ٹیلوں چٹانوں، وادیوں اور درختوں کے جنگلوں پر (بارش برسا)۔

سوتے وقت کی دُعائیں

☆ حضرت حذیفہؓ بن الیمان بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سوتے یا بستر پر جاتے تو یہ دُعا کرتے:۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا۔(بخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذانام)

ترجمہ:۔اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ مَیں مرتا ہوں۔اور تیرے نام سے ہی زندہ ہوتا ہوں۔

☆ حضرت براءؓ بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو سوتے وقت پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھائی اور فرمایا کہ اگر اِس رات تمہاری وفات ہوگئی تو فطرتِ صحیحہ پر وفات ہوگی۔اور اگر تم نے صبح کی تو (اِس دُعا کی برکت سے) تمہیں خیر و بھلائی حاصل ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ ،وَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ ،وَ اَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ ،رَغْبَۃً وَ رَھْبَۃً اِلَیْكَ ،لَا مَلْجَاَ وَ لَا مَنْجَاَ

مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ

(بخاری کتاب الدعوات باب وضع الید الیمنیٰ تحت خدا لیمنیٰ)

ترجمہ:- اے اللہ! مَیں نے اپنی جان تجھے سونپی اور اپنی توجہ تیری جانب کی۔ اور اپنا سب معاملہ تیرے سپرد کیا اور تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تیرے خوف سے تجھے ہی اپنا سہارا بنایا۔ تجھ سے پناہ اور نجات کی کوئی جگہ نہیں مگر تیری طرف۔ مَیں تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ایمان لایا ہوں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بستر پر جاؤ تو اسے جھاڑو پھر یہ دُعا پڑھ کر سویا کرو:۔

بِا سْمِكَ رَبِّىْ وَضَعْتُ جَنْبِىْ ،وَ بِكَ اَرْفَعُهٗ ،اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِىْ فَارْحَمْهَا ،وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب تعوذ والقراءۃ عند النوم)

ترجمہ:- اے میرے ربّ! تیرے نام کے ساتھ مَیں بستر پر پہلو رکھتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح قبض کر لی تو اس سے رحمت کا سلوک کرنا اور اگر تو نے اسے واپس کیا تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو کہا کہ سوتے وقت یہ دُعا پڑھا کرو اور بتایا کہ یہ دُعا انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سیکھی تھی:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِىْ ،وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا،لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا ،اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا ،وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ۔

(مسلم کتاب الذکر باب مایقول عند النوم)

ترجمہ:- اے اللہ! تو نے ہی میرے وجود کو پیدا کیا اور تو ہی اسے وفات دے گا۔ اس کی زندگی و موت تیرے اختیار میں ہے۔ (مولیٰ!) اگر تو اسے زندہ رکھے تو خود اس کی

حفاظت فرمانا اور اگر اسے موت دے تو اس کے ساتھ بخشش کا سلوک کرنا ۔اے اللہ!مَیں تجھ سے عافیت کا طلبگار رہوں۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَ آوَانِیْ وَ اَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ ،وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ وَ اِلٰہَ کُلِّ شَیءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّار۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول عندالنوم)

ترجمہ:۔تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جو میرے لئے کافی ہوا اور مجھے پناہ دی اور اس نے مجھے کھلایا اور پلایا۔اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ پر احسان کیا اور خوب فضل فرمایا۔اور جس نے مجھے عطا کیا اور خوب دیا اور ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہی ہیں۔اے اللہ! جو ہر چیز کا ربّ اور مالک ہے۔ ہر چیز کے معبود! مَیں آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

☆ حضرت حفصہؓ (امّ المومنین) بیان کرتی ہیں کہ رات کو رسول کریمؐ اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول عندالنوم)

ترجمہ:۔اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے

☆ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سوتے وقت یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِكَ الْکَرِیْمِ وَ کَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ،اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَ الْمَاْثَمَ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ ،وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ ،وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول عندالنوم)

ترجمہ:-اے اللہ! میں تیرے عزت والے چہرے اور تیرے کامل اور مکمل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اے اللہ! تو ہی چٹّی اور گناہ (کے بوجھ) دور کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرا لشکر پسپا نہیں کیا جاتا نہ تیرے وعدے کے خلاف کیا جاتا ہے اور کسی بزرگی والے کو تیرے مقابل پر کوئی بزرگی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ تو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے۔

☆ حضرت ابوالازہرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رات کو بستر پر جاتے ہوئے یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ، وَضَعْتُ جَنْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، وَاخْسِئْ شَيْطَانِيْ، وَفُكَّ رِهَانِيْ، وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول عندالنوم)

ترجمہ:-اللہ کے نام کے ساتھ مَیں اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اے اللہ! میرے گناہ بخش دے۔ میرے شیطان کو نامراد کر مجھے اپنے حقوق اور واجبات ادا کرنے کی توفیق دے اور مجھے اپنے فرشتوں کی مجلس میں جگہ عطا فرما۔

نیند سے بیدار ہونے کی دُعائیں

☆ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نیند سے بیدار ہو کر یہ دُعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذانام)

ترجمہ: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخشی اور اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہوگا۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نیند سے بیدار ہوتو یہ دُعا کیا کرو:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوحِیْ،وَ اَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ۔
(ترمذی کتاب الدعوات باب الدعاء اذا اوی الیٰ فراشہٖ)

ترجمہ:۔تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے جسم کو صحت و عافیت بخشی اور میری روح مجھے واپس لوٹادی اور مجھے اپنا ذکر کرنے کی توفیق دی۔

☆ حضرت عبادہؓ بن الصامت بیان کرتے ہیں کہ جو شخص رات کو اچانک ہڑبڑا کر اٹھے تو یہ کلمات پڑھ کر کوئی دُعا کرے تو خدا تعالیٰ اُسے قبول فرماتا ہے۔اس کے بعد اگر وہ وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہو تو اُسے بھی خاص قبولیت حاصل ہوگی۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ،لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ،سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ،اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ۔(بخاری کتاب التہجد باب فضل من تعری من اللیل)

ترجمہ:۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں سب بادشاہت اور تعریف اُسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اور سب تعریف اُسی کی ہے وہ پاک ہے۔اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔سب قوت و طاقت اُسی کو حاصل ہے۔اے اللہ! مجھے بخش دے۔

ازالہ بے خوابی کی دُعا

☆ حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خالدؓ بن ولید نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بے خوابی کی شکایت کی۔آنحضورؐ نے اُنہیں رات کو پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھائی:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ مَا اَظَلَّتْ، وَ رَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ،وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَ مَا اَضَلَّتْ، کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا،اَنْ یَفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ ،اَوْ اَنْ یَبْغِیَ عَلَیَّ ، عَزَّ جَارُکَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب 91)

ترجمہ:- اے اللہ! سات آسمانوں اور ان کے زیر سایہ ہر چیز کے رب !اور سات زمینوں اور اُن کے اوپر جو کچھ(آباد) ہے اُس کے ربّ! شیاطین اور اُن کے گمراہ کردہ وجودوں کے ربّ! تو اپنی تمام مخلوق کے شرّ سے میری پناہ گاہ بن جا کہ کوئی مجھ پر زیادتی یا سرکشی نہ کرے۔تیری پناہ عزت والی ہے اور تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ہاں کوئی معبود نہیں مگر تو۔

خواب میں ڈر جانے پر دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی نیند میں ڈر جائے تو یہ دُعا پڑھے اُسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔حضرت عبداللہؓ اپنے بچوں کو یہ دُعا یاد کرایا کرتے تھے۔نیز مالکؒ بن انس کی روایت میں ہے کہ خالدؓ بن ولید نیند میں ڈر جاتے تھے اُن کو رسولؐ خدا نے یہ دُعا سکھائی:۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ ، وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیْطَانِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔ (مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب مایعمر من التہجد)

ترجمہ:-مَیں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں،اُس کے غضب سے،اُس کے بندوں کے شرّ سے،شیطانی وساوس سے اور اس بات سے کہ مجھے ان کا سامنا کرنا پڑے۔

نو بیاہتا جوڑے کی دُعا

☆ حضرت عمروؓ بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم شادی کرو یا خادم وغیرہ رکھو تو یہ دُعا کر لیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ ۔ (ابوداؤد کتاب النکاح باب فی جامع النکاح)

نوٹ:-اگر بی بی دُعا کرے تو چاروں خط کشیدہ جگہ میں ضمیر مؤنث (ھا) کی بجائے ضمیر مذکر (ہ) استعمال کرے۔

ترجمہ:-اے اللہ! مَیں تجھ سے اِس (ساتھی) کی خیر و بھلائی کا طالب ہوں۔ ہر اُس خیر کا بھی جو تو نے اُس کی فطرت میں رکھی ہے۔ اور مَیں اُس کے شرّ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ہر اُس شرّ سے بھی جو اُس کی فطرت میں مخفی ہے۔

بیوی کے پاس بوقت مباشرت جانے کی دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ بن عبّاسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس جائے اور یہ دُعا کرے تو اُس کو خدا تعالیٰ ایسی اولاد عطا کرتا ہے جو شیطان کے شرّ سے محفوظ رہنے والی ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

(بخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا اتیٰ اھلہٗ)

ترجمہ:-اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور جو اولاد تو ہمیں عطا کرے اُسے بھی شیطان کے شرّ سے بچانا۔

موت کی غشی میں مدد کے لئے دُعا

☆ حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتی تھیں:۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ سَکَرَاتِ الْمَوتِ۔

(ترمذی کتاب الجنائز باب التشدید عند الموت)

ترجمہ:-اے اللہ! موت کی بے ہوشیوں اور موت کی مدہوشیوں میں میری مدد فرما۔

بوقت وفات دُعا

☆ حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ابوسلمہؓ کی وفات کے موقع پر

تشریف لائے تو ابھی اُن کی آنکھیں کھلی تھیں آپؐ نے ان کی آنکھیں بند کیں اور جو لوگ اس موقع پر واویلا کر رہے تھے اُن کو فرمایا یہ وقت دُعائے خیر کا ہے کیونکہ فرشتے بھی اس وقت دُعا پر آمین کہہ رہے ہیں۔ پھر آپ نے یہ دُعا کی:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَ نَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ ۔ (مسلم کتاب الجنائز باب فی اغماد المیت)

ترجمہ:۔ اے اللہ! ابوسلمہؓ کو بخش دے اور اس کے درجے ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند کر اور اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں اچھے جانشین بنا اور اے ربّ العالمین اسے اور ہمیں بخش دے۔ اس کی قبر کشادہ کر دے۔ اس میں اس کیلئے نور پیدا فرما۔ (''ابوسلمہ'' کی جگہ وفات یافتہ کا نام لیا جائے گا)

مصیبت میں اچھے بدلہ کی دُعا

☆ حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ ابوسلمہؓ کی وفات کے موقع پر رسول کریمؐ نے انہیں فرمایا کہ مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (یعنی ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) پڑھ کر یہ دُعا کرنی چاہیئے:۔

اَللّٰھُمَّ اُجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا ۔

(مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند المصیبۃ)

ترجمہ:۔ اے اللہ! مجھے میری اِس مصیبت کا اجر دے اور اِس کا اچھا بدلہ مجھے عطا کر۔

نمازِ جنازہ کی دُعا

☆ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریمؐ جنازہ پر یہ دُعا کیا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا ،وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا ،وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا ،

وَذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ - اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ -

(ترمذی وابوداؤد کتاب الجنائز باب مایقول فی الصلاۃ علی المیت۔ کتاب الدعا للطبرانی جلد۳ ص ۱۳۵۱)

ترجمہ:- اے اللہ! بخش دے ہمارے زندوں اور مردوں کو، ہمارے حاضر کو اور غائب کو، ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو، ہمارے مردوں اور عورتوں کو (سب کو بخش دے) اے اللہ! جسے تو ہم میں سے زندہ رکھے اُسے اسلام کی حالت میں زندہ رکھنا اور جسے تو وفات دے اُسے ایمان کی حالت میں وفات دینا۔ اے اللہ! ہمیں اِس (مرحوم) کے اجر سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں کسی فتنہ میں نہ ڈالنا۔

نوٹ: اگر جنازہ عورت کا ہو تو خط کشیدہ الفاظ میں ضمیر مذکر "ہ" کی بجائے مؤنث "ھا" تَوَفَّيْتَها اور فَتَوَفَّها، اَجْرَهَا اور بَعْدَهَا پڑھی جائے۔

نابالغ بچے کی دُعائے جنازہ

☆ حضرت امام حسن بن علیؓ کی روایت ہے کہ نابالغ بچے کی نماز جنازہ میں فاتحہ کے بعد یہ دُعا پڑھی جائے:-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَ فَرَطًا وَ ذُخْرًا وَ اَجْرًا وَ شَافِعًا وَ مُشَفَّعًا -

(بخاری کتاب الجنائز باب یقرأ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ۔ عون المعبود شرح ابوداؤد کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت)

ترجمہ:- اے اللہ! اس بچے کو ہمارا پہلے جانے والا پیشرو اور اجر وثواب کے ذخیرے کا موجب بنا دے۔ یہ ہمارا سفارشی ہو اور اس کی سفارش (ہمارے حق میں) قبول فرما۔

نوٹ:- لڑکی کے لئے خط کشیدہ الفاظ کو اِجْعَلْهَا اور شَافِعَةً وَ مُشَفَّعَةً پڑھا جائے۔

میّت کو قبر میں رکھنے کی دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو قبر میں رکھتے تو یہ دُعائیں پڑھتے:-

(i) بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

(ii) بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَ عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (ترمذی کتاب الجنائز باب مایقول اذا ادخل المیت)

ترجمہ:-(i) اللہ کے نام اور اللہ کی تائید کے ساتھ، اللہ کے رسول کی ملت پر۔

(ii) اللہ کے نام اور اللہ کی تائید کے ساتھ اور اللہ کے رسول کی سنّت پر۔

دُعائے زیارتِ قبور

☆ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ قبرستان جاتے تو یہ کلمات پڑھتے تھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَ نَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ أَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ لَنَا وَلَکُمُ ۔

(نسائی کتاب الجنائز باب الامر بالاستغفار للمؤمنین)

ترجمہ:-اے مومنوں اور مسلمانوں میں سے دوسرے جہان کے باسیو! تم پر سلامتی ہو یقیناً ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں مَیں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا طلبگار رہوں۔

حصہ دوم

متفرق جامع دُعائیں

راہ سداد کی دُعا

☆ حضرت علیؓ کو رسول کریم ﷺ نے یہ دُعا سکھائی اور فرمایا کہ یہ دُعا پڑھتے ہوئے ہدایت سے مراد راہ راست اور ''راہ سدید'' سے تیر کی طرح سیدھی راہ اپنے ذہن میں مراد لیا کرو۔اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَ سَدِّدْنِیْ (مسلم کتاب الذکر باب التعوّذ من الشر)
ترجمہ:-اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور پھر مجھے سیدھی راہ پر قائم کر دے۔

ثبات قلب کی دُعا

☆ حضرت شہرؒ بن حوشب نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے رسول کریم ﷺ کی کثرت سے پڑھی جانے والی دُعا کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے یہ دُعا بتائی۔حضرت اُمّ سلمہؓ نے پوچھا کہ حضور آپ کثرت سے یہ دُعا کیوں کرتے ہیں تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کا دل خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہے وہ جب چاہے اُسے بدل دے۔
یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ۔(ترمذی کتاب الدعوات باب 90)
ترجمہ: اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر قائم کر دے۔

خدا تعالیٰ پر کامل توکّل کی دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بیان کے مطابق رسول اللہ ﷺ یہ دُعا بالعموم پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ ،وَبِكَ آمَنْتُ،وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ،وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ،وَبِكَ خَاصَمْتُ،اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ ،لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ ،اَنْ تُضِلَّنِیْ،اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ،وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُونَ۔
(مسلم کتاب الذکر باب التعوّذ من الشر)

ترجمہ:-اے اللہ! میں نے (اپنا سب کچھ) تیرے سپرد کیا،اور تجھ پر ایمان لایا،اور تجھ پر توکّل کیا،اور میں تیری طرف جھکا،تیرے ساتھ ہی میں دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں،اے اللہ میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں،تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کہ تو مجھے گمراہ نہ کرنا۔تو ہی وہ زندہ ہستی ہے جس پر کبھی فنا نہیں جبکہ تمام انسان اور جِنّ (بالآخر) فنا ہو جائیں گے۔

دُعائے اصلاح دین ودنیا

☆ حضرت ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ ،وَاَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ ،وَاجْعَلِ الْحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ ،وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔

(مسلم کتاب الذکر باب التعوّذ من الشر)

ترجمہ:-اے اللہ! میرے لئے میرے اس دین کی درستی فرما جو میرے معاملہ کی پختگی اور مضبوطی کا ذریعہ ہے۔اور میری اس دنیا کی بھی درستی فرما جو میری معاش کا ذریعہ ہے اور میری اُس آخرت کی بھی درستی فرما جس کی طرف میرا لوٹنا ہے اور میری زندگی کو میرے لیے ہر خیر کے پہلو کے لحاظ سے بڑھا دے اور میری موت کو میرے لیے ہر شرّ سے راحت کا ذریعہ بنا دے۔

دنیا وآخرت میں عافیت کی ایک افضل دُعا

☆ حضرت انسؓ بن مالک نے رسول اللہ ﷺ سے افضل دُعا کے بارہ میں پوچھا۔ مسلسل تین روز تک حضور اِس سوال کے جواب میں ایک ہی دُعا سکھاتے رہے۔اور فرمایا کہ دنیا و آخرت میں اگر عافیت مل جائے تو یہ ایک بڑی فلاح ہے۔یہی دُعا رسول کریم ﷺ نے حضرت عباسؓ کو بھی سکھائی اور حضرت ابو بکرؓ کو یہ دُعا سکھاتے

ہوئے فرمایا کہ ایمان لانے کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی بھلائی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(ابن ماجہ کتاب الدعاء باب الدعاء بالعفو والعافیۃ)

ترجمہ:- اے اللہ! مَیں تجھ سے دنیا و آخرت میں عفو اور عافیت کا طلبگار رہوں۔

حفاظت الٰہی کے حصول کی دُعا

☆ بنو ہاشم کے ایک آزاد کردہ غلام عبدالحمید اپنی والدہ (جو نبی کریم ﷺ کی ایک بیٹی کی خادمہ تھیں) سے روایت کیا کرتے تھے کہ آنحضورؐ نے اپنی بیٹی کو صبح و شام اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان کے لئے یہ دُعا سکھائی تھی:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْلَمْ یَکُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

ترجمہ:- اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ۔ کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں ہوتی مگر اللہ ہی کے ذریعہ سے اور (وہی ہوتا ہے) جو خدا چاہتا ہے اور جو خدا نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ مَیں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر پر قادر ہے اور علم کے لحاظ سے اس نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

☆ دوسری روایتحضرت طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابودرداءؓ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا گھر نہیں جلا۔ پھر دوسرا شخص آیا۔ اُس نے بھی کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ گھر نہیں جلا۔ پھر تیسرا شخص آیا اور کہا کہ اے ابودرداءؓ! آگ لگی ضرور تھی اور جب آپ کے گھر کے قریب پہنچی تو بجھ گئی۔ آپؓ نے فرمایا کہ مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا۔

حاضرین مجلس نے حضرت ابودرداءؓ سے کہا کہ آپؓ کی دونوں باتیں عجیب ہیں۔ پہلے (یہ کہنا) کہ میرا گھر نہیں جلا اور پھر یہ کہنا کہ مجھے علم تھا کہ اللہ ایسا نہیں کرے گا۔ آپؓ نے فرمایا

کہ مَیں نے ان کلمات کی وجہ سے کہا تھا جو مَیں نے آنحضورﷺ سے سنے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے یہ کلمات صبح کے وقت کہے اسے شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اسے صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور وہ کلمات یہ ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِیّ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَلَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْاَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَا صِیَتِھَا اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ۔

یعنی اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے تجھ پر ہی توکل کیا اور تو ہی عظیم عرش کا رب ہے۔ جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو اس نے نہ چاہا وہ نہ ہوا۔ بلند اور عظمت والے اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت اور طاقت حاصل نہیں۔ مَیں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اے اللہ مَیں اپنے نفس کے شر اور ہر اس جاندار کے شر سے جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ یقیناً میرا رب سیدھے راستہ پر موجود ہے۔

(العلل المتناھیة ۔ کتاب الذکر۔باب حدیث فی ثواب الاستغفار۔جزء:۲۔صفحہ ۸۳۷)

حصولِ تقویٰ اور تزکیہ نفس کی دُعا

☆ حضرت زیدؓ بن ارقم نبی کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا ،وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاھَا،اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا۔ (نسائی کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذہ من العجز)

ترجمہ:۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما دے اور اُس کو پاک کر دے کہ تو پاک کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ تو ہی اس کا دوست اور مالک ہے۔

حصول تقویٰ وغنا کی دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دُعا بالعموم پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من الشر)

اے اللہ! مَیں تجھ سے ہدایت وتقویٰ کا طلبگار ہوں اور عفّت اور غناء چاہتا ہوں۔

خداترس انسان بننے کی دُعا

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دُعا کیا کرتے تھے:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اِسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاؤُا اِسْتَغْفَرُوْا ۔

(مسند احمد جلد۶ صفحہ۱۲۹)

ترجمہ:- اے اللہ! مجھے اُن لوگوں میں سے بنا جو نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب برائی کریں تو استغفار کریں۔

حصولِ صالحیّت کی دُعا

☆ رسول کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو نہایت خوبصورت شکل میں دیکھا۔آپ ؐ فرماتے ہیں مجھے میرے ربّ نے یہ دُعا پڑھنے کا ارشاد فرمایا:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ ،وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ ،وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ ،وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔

(ترمذی کتاب تفسیر القرآن سورۃ ص)

ترجمہ:- اے اللہ! مَیں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور بُرے کاموں کے چھوڑنے کی توفیق چاہتا ہوں۔اور مساکین کی محبت (مجھے عطا کر) اور جب تو بعض لوگوں کو فتنہ پہنچانا چاہے تو بغیر فتنہ میں ڈالے مجھے اپنی طرف اٹھالے۔

صحت وسلامتی کی دُعا

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ عموماً یہ دُعا کیا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ ،وَعَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ،سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ،وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب 67)

ترجمہ:۔اے اللہ! میرے جسم کو بھی عافیت سے رکھ میری سماعت اور بصارت کی بھی خود حفاظت فرما اوران دونوں کے مجھ سے وارث بنا۔اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بردبار اورعزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا ربّ ہے۔سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جوربّ العالمین ہے۔

بدشگونی کے بداثر سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے کاموں میں بدشگونی روک بن جائے اُس نے بھی شرک کیا۔صحابہؓ نے عرض کیا اس کا ازالہ کیسے ہو؟ فرمایا یہ دُعا پڑھا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ۔

(مسند احمد جلد۲صفحہ۲۲۰)

ترجمہ:اے اللہ! کوئی بدشگونی (مؤثر) نہیں سوائے تیری تقدیر شرّ کے اورکوئی بھلائی نہیں ملتی سوائے تیری بھلائی کے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

بُرا منظر دیکھ کر دعا

حضرت احمد قرشیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ کی خدمت میں بدشگونی کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ فال لینا اچھا ہے اوراگر تم میں سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو یہ دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّآتِ اِلَّا اَنْتَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔ (ابوداؤد کتاب الطب باب فی الطیرۃ)

اے اللہ اچھی چیزوں کو تو ہی لے کر آتا ہے اور بری چیزوں کو تو ہی دور کرتا ہے اور سوائے تیرے کسی کو کوئی طاقت یا قوت حاصل نہیں۔

عطائے باری کے حصول کی دُعا

☆ حضرت عمرؓ آنحضور ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَ ارْضَ عَنَّا ۔ (ترمذی کتاب تفسیر القرآن سورۃ المؤمنون)

ترجمہ:۔اے اللہ! ہمیں زیادہ کر اور ہمیں کم نہ کر، اور ہمیں عزت دے اور رسوائی سے بچا۔ اور ہمیں عطا کر اور ہمیں محروم نہ رکھ اور ہم (مومنوں) کو ترجیح دے ہم پر کسی کو ترجیح نہ دینا اور ہمیں خوش رکھ اور تو خود بھی ہم سے راضی ہو جا۔

خشیّت اور ایمانِ کامل کی دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کسی مجلس سے اٹھتے تو اپنے لئے اور اپنے صحابہؓ کے لئے یہ دُعا ضرور کرتے:۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ،وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ،وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا ، وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا ،وَ اَبْصَارِنَا ،وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا ،وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا ،وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا ،وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا ،وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا ،وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا ،وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب 80)

ترجمہ:-اے اللہ! اپنی وہ خشیت ہمیں نصیب کر جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی ایسی اطاعت کی توفیق بخش جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دے اور ایسا یقین نصیب کر جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے۔ اور ہمیں اپنے کانوں، اور اپنی آنکھوں اور قوتوں سے فائدہ پہنچا جب تک کہ تو ہمیں زندہ رکھے اور ان قویٰ سے ہمارے وارث پیدا کر۔ جو شخص ہم پر ظلم کرے اُس سے خود ہمارا بدلہ لے اور جو ہم سے دشمنی کرے اُس کے خلاف ہماری مدد کر ہمیں اپنے دین کے بارہ میں مصیبت میں نہ ڈالنا اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم نہ بنا دینا نہ ہی علمی گھمنڈ کو ہمارا روگ بنانا۔ اور ہم پر ایسے لوگ مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کریں۔

کشائش رزق کی دُعا

☆ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضورﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! مَیں نے آج رات آپؐ کی دُعا سنی اور جو الفاظ مَیں سُن پایا ہوں وہ یہ تھے حضورؐ نے فرمایا خوب دیکھ لو اِس دُعا میں کوئی کمی نظر آتی ہے۔ اِس دُعا کے الفاظ یہ ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ۔

(مسند احمد جلد 4 ص 63)

ترجمہ:-اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے اور میرا گھر میرے لئے وسیع کر دے اور جو کچھ رزق تو مجھے عطا کرے اُس میں میرے لئے برکت ڈال دے۔

بڑھاپے میں فراخی رزق کے لئے دُعا

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دُعا کیا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِکَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ ،وَ انْقِطَاعِ عُمُرِیْ ۔

(مستدرک حاکم جلد ا صفحہ ۵۴۲)

ترجمہ:- اے اللہ! میرے بڑھاپے اور آخری عمر میں اپنا رزق مجھ پر فراخ رکھنا۔

پھلوں اور اناج میں برکت کی دُعا

☆ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریمؐ نیا پھل دیکھ کر یہ دُعا کرتے تھے:-

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔ (مسلم کتاب الحج باب فضل مدینۃ)

ترجمہ:- اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمارے شہر میں ہمارے لئے برکت عطا کر اور ہمارے غلوں سب کے پیمانوں میں بھی ہمارے لئے برکت ڈال دے۔

توفیق عمل اور شکر کی دُعائیں

☆ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دُعا مَیں نے رسول کریم ﷺ سے ایسی سیکھی جسے مَیں کبھی بھی پڑھنا بھولتا نہیں جو یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَكَ ،وَ اُکْثِرُ ذِکْرَكَ وَ اَتَّبِعُ نُصْحَكَ ،وَاَحْفِظُ وَصِیَّتَكَ۔ (مسند احمد جلد۲ صفحہ۳۱۱)

ترجمہ:- اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ تیرا بہت زیادہ شکر کرسکوں۔ اور بہت زیادہ تجھے یاد کروں اور تیری خیر خواہی کی باتوں کی پیروی کروں اور تیرے تاکیدی حکموں کی حفاظت (اپنے عمل سے) کرسکوں۔

ایک جامع دُعا

☆ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے رسول کریم ﷺ کی عام طور پر کی جانے والی ایک دُعا یہ بیان کی ہے:-

رَبِّ اَعِنِّیْ ،وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ ،وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ،وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ،وَاھْدِنِیْ وَ یَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ ،وَانْصُرْعَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ،رَبِّ

اجْعَلْنِیْ لَكَ شَاكِرًا ،لَكَ ذَاكِرًا ،لَكَ رَاهِبًا،لَكَ مِطْوَاعًا،لَكَ مُخْبِتًا ، اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُنِیْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ ،وَاغْسِلْ حُوْبَتِیْ ،وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ ، وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْلِسَانِیْ ،وَاهْدِ قَلْبِیْ ،وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبیؐ)

ترجمہ:اے میرے ربّ ! میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر میری نصرت فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) نصرت نہ کرنا۔ میرے لئے تدبیر و حیلہ کر اور میرے خلاف کوئی تدبیر نہ کرنا۔ مجھے ہدایت پر قائم رکھ اور راہ ہدایت میرے لئے آسان بنا دے۔ جو شخص مجھ پر زیادتی کرے اُس کے مقابل پر میری مدد فرما۔ میرے ربّ مجھے اپنا شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا، اپنا کامل اطاعت گزار، اپنے حضور عاجزی کرنے والا بنا۔ اپنی طرف جھکنے والا بردبار اور نرم دل بنا۔ میرے ربّ ! میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو دے اور میری دُعا قبول کر لے اور میری دلیل قائم کر دے اور میری زبان کو قولِ سدید پر قائم رکھ اور میرے دل کو ہدایت نصیب کر اور میرے سینے کے کینے نکال باہر کر۔

نافع علم کی دُعا

☆ حضرت ابوہریرہؓ رسول کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ ،وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ،وَزِدْنِیْ عِلْمًا ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی العفو والعافیۃ)

ترجمہ:۔اے اللہ! جو علم تو نے مجھے سکھایا اُس کے ذریعے مجھے نفع پہنچا۔ اور مجھے ایسا علم سکھا جو مجھے نفع پہنچائے اور مجھے علم میں بڑھا۔ تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور آگ والوں کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

حفظ قرآن کا طریق اور دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی ایک مجلس میں قرآن بھول جانے کے متعلق حضرت علیؓ نے شکایت کی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوالحسن! کیا مَیں تمہیں ایسے مفید کلمات نہ سناؤں جن سے تیرا حفظ قرآن پختہ ہو جائے؟ پھر آپ نے یہ طریق بتایا کہ جمعہ کی رات کو آخری حصے میں نوافل ادا کرو (کہ یہ قبولیت دُعا کی خاص گھڑی ہوتی ہے) اور حضرت یعقوبؑ نے بھی اسی جمعہ کی رات کے انتظار میں کہا تھا کہ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّیْ کہ مَیں اپنے ربّ سے عنقریب استغفار کروں گا۔ (یوسف:۹۹)

اگر ایسا ممکن نہ ہو تو رات کے درمیانی یا پھر پہلے حصے میں چار رکعت نماز ادا کرو۔ پہلی رکعت میں فاتحہ اور سورۃ یٰسین، دوسری رکعت میں فاتحہ کے ساتھ حٰم الدخان، تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور الٓم تنزیل سجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورۃ مُلک پڑھو۔ آخری رکعت کے بعد جب تشہد پڑھ لو تو اللہ کی حمد وثناء اور مجھ پر اور انبیاء پر درود اور مومنوں کے لئے استغفار کے بعد یہ دُعا پڑھو۔ کم از کم تین جمعے اور زیادہ سے زیادہ پانچ یا سات جمعے ایسا کرو، تمہاری دُعا قبول ہوگی۔ اور اُس ذات کی قسم جس نے مجھے بھیجا ہے کہ پکّے مومن کی دُعا ردّ نہیں کی جاتی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ پانچ یا سات مرتبہ یہ نسخہ آزمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ایسی ہی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور! کجا میرا یہ حال تھا کہ روزانہ چار آیتیں بھی یاد کرتا تو بھول جاتی تھیں۔ اب یہ حال ہے کہ روزانہ چالیس چالیس آیتیں بھی یاد کر لیتا ہوں اور جب خود دہراتا ہوں تو ایسے لگتا ہے جیسے قرآن شریف آنکھوں کے سامنے پڑا ہے۔ پہلے یہی حال حضورؐ کی احادیث کو یاد رکھنے کا بھی تھا کہ حضورؐ سے سننے کے بعد دہراتا تو بھول

چکی ہوتیں اوراب ایک مرتبہ احادیث سن کرکسی لفظ کی کمی بیشی کے بغیر سنا سکتا ہوں۔
حضورؐ نے فرمایا۔ ربّ کعبہ کی قسم! ابوالحسن علی پکا مومن ہے۔ وہ دُعا یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ، وَارْحَمْنِیْ، اَنْ اَتَکَلَّفَ مَالَا یَعْنِیْنِیْ، وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ، اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، ذَاالْجَلَالِ وَالِاکْرَامِ، وَ الْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ، اَسْاَلُكَ یَا اَللّٰہُ، یَارَحْمٰنُ، بِجَلَالِكَ وَ نُوْرِ وَجْھِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِكَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَہٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْكَ عَنِّیْ، اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالِاکْرَامِ، وَالْعِزَّۃِ الَّتِی لَا تُرَامُ، اَسْاَلُكَ یَا اَللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، بِجَلَالِكَ وَ نُوْرِ وَجْھِكَ، اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِكَ بَصَرِیْ، وَاَنْ تُطْلِقَ بِہٖ لِسَانِیْ، وَاَنْ تُفَرِّجَ بِہٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِہٖ صَدْرِیْ، وَاَنْ تَغْسِلَ بِہٖ بَدَنِیْ، فَاِنَّہٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُكَ، وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء الحفظ)

ترجمہ:۔ اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہ چھوڑنے کے لئے مجھ پر خاص رحمت فرما۔ لایعنی باتوں کے مجھ سے بالارادہ سرزد ہونیکے بارہ میں مجھ پر رحم فرما اور مجھے ایسا حُسن نظر عطا فرما جس سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اے اللہ! جوارض وسماء کو پہلی بار خوبصورتی سے پیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال و اکرام والے! اور ایسی بلند عزت والے جس کا قصد نہیں کیا جا سکتا۔ اے اللہ! اے رحمٰن خدا! مَیں تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ تو میرے دل میں اپنی پاک کتاب (قرآن) کو جس طرح تو نے مجھے سکھایا ہے، اب اُس کا حفظ رکھنا میرے دل کو لازم کر دے اور مجھے توفیق دے کہ مَیں اس کو اس طریق پر پڑھوں کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو بلا نمونہ پیدا کرنے والے صاحبِ جلال

واکرام! اور ایسی عزت والے جس کا قصد نہیں کیا جا سکتا مَیں تجھ سے اے اللہ! اے رحمٰن! تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری آنکھوں کو اپنی کتاب کے نور سے منوّر کر اور اسے میری زبان پر رواں کر دے۔ اور میرے دل کو اس کے لئے وسعت دے۔ اور سینے کو اس کے ساتھ کھول دے اور اس پاک کلام کے ساتھ میرے بدن کو (گناہوں سے) دھو دے۔ تیرے سوا کون ہے جو حق بات میں میری مدد کرے۔ اور اس کی توفیق تیرے سوا کوئی بھی تو عطا نہیں کر سکتا۔ اللہ کے سوا کسی کو کوئی طاقت حاصل نہیں اور نہ ہی کوئی قوت۔ وہ اللہ جو بلند شان والا اور عظیم ہے۔

طلبِ خیر اور دفع شرّ کی جامع دُعا

☆ حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ نے ڈھیر ساری دُعائیں کی ہیں جو ہمیں یاد ہی نہیں رہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک جامع دُعا سکھاتا ہوں تم یہ یاد کرلو:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَ لَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَااسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ،وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 89)

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ چاہی۔ تو ہی ہے جس سے مدد چاہی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دُعا کا پہنچانا لازم ہے اور کوئی طاقت یا قوت حاصل نہیں مگر اللہ کو۔

اعلیٰ روحانی مدارج کے حصول کی دُعا

☆ اُمُّ المومنین حضرت ام سلمہؓ نے آنحضرت ﷺ کی یہ جامع دُعا بیان کی ہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَالنَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوةِ وَخَیْرَ الْمَمَاةِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ (اٰمِیْنَ) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَ بَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ (اٰمِیْن) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ (اٰمِیْنَ) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی فِیْ الْجَنَّةِ (اٰمین)۔ (مستدرک حاکم جلد۱ صفحہ۵۲۰)

ترجمہ:- اے اللہ! میں تجھ سے بہترین دُعا کی توفیق چاہتا ہوں اور بہترین کامیابی، بہترین عمل اور بہترین ثواب بہترین زندگی اور بہترین موت کی دُعا کرتا ہوں۔ مجھے ثابت قدم کر دے اور میرے اعمال (صالحہ) کے پلڑے کو بھاری بنا دے۔ میرے ایمان کو حق ثابت کر اور میرے درجے بلند کر، میری نماز قبول کر اور میرے گناہ بخش دے اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ (میری دُعا قبول کر)

اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر کے آغاز و انجام اور جامع کلمات اور اس کے اول وآخر اور ظاہر و باطن اور جنت کے بلند درجات کا طلبگار رہوں۔ (آمین)

اے اللہ! میں تجھ سے یہ دُعا مانگتا ہوں کہ میرے ذکر کو بلند کر دے اور میرے بوجھ کو ہلکا

کر دے میرے معاملہ کو درست کر دے اور میرے دل کو پاک بنا دے میرے اعضائے نہانی کی حفاظت فرما اور میرے دل کو روشن کر دے اور میرے گناہ بخش دے مَیں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا طالب ہوں۔آمین

اے اللہ! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری شنوائی اور بینائی میں برکت دے اور میری روح، جسم اور اخلاق میں بھی۔ میرے اہل وعیال میں اور زندگی وموت میں اور عمل میں برکت رکھ دے۔ میری نیکیوں کو قبول کر۔مَیں تجھ سے جنت کے بلند درجات کا طلبگار رہوں۔آمین

نیک ظاہر وباطن کی دُعا

☆ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یہ دُعا سکھائی:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ ،وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِیْ النَّاسَ مِنَ الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرَ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ (ترمذی کتاب الدعوات باب 124)

ترجمہ:-اے اللہ! میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے،اور میرا ظاہر نیک اور اچھا بنا دے۔اے اللہ! مَیں تجھ سے دنیا میں تیری عطاؤں میں سے ایسے نیک اہل وعیال اور پاک مال اور صالح اولاد مانگتا ہوں جو نہ خود برگشتہ ہونیوالے ہوں اور نہ گمراہ کرنیوالے۔

قرض ودیگر کمزوریوں کے دور ہونے کی دُعائیں

☆ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے قرض سے بچنے کے لئے یہ دُعا سکھائی:۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 111)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے اپنا حلال (رزق) کافی کر دے بجائے حرام کے اور ہمیں اپنے فضل سے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔

☆ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابو امامہ ؓ کو نماز کے وقت میں پریشان حالت میں مسجد میں دیکھا تو وجہ پوچھی انہوں نے قرض اور بعض دوسری پریشانیوں کا ذکر کیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مَیں تمہیں ایسی دُعا نہ سکھاؤں جس سے تیرے قرض اور پریشانیاں دور ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا صبح وشام یہ دُعا پڑھا کرو۔ ابوامامہؓ کہتے ہیں مَیں نے یہ دُعا آزما کر دیکھی اللہ نے میری ساری پریشانیاں اور قرض دور کر دیئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ،وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ

(ابوداؤد کتاب الوتر باب الاستعاذہ)

ترجمہ:- اے اللہ! مَیں ہم وغم سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور عاجز رہ جانے اور سستی سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں۔ مَیں بزدلی اور بخل سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں نیز قرض کے بوجھ اور لوگوں کے نیچے دب جانے سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

قرض سے نجات کی ایک اور دُعا

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کیا تم نے وہ دُعا سنی جو مجھے رسول کریم ﷺ نے سکھائی ہے؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا وہ کونسی دُعا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ دُعا جو حضرت عیسیٰؑ اپنے ساتھیوں کو سکھاتے تھے ایسی دُعا کہ اگر تم میں سے کسی کے ذمہ پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرے تو وہ ضرور اس قرض کو دور کر دے گا۔ دُعا یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ ، کَاشِفَ الْغَمِّ ،مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ

رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۔ (مستدرک حاکم جلداصفحہ۵۱۵)

ترجمہ:-اے اللہ! مشکل کشا اور غم دور کرنے والے! لاچاروں کی دُعا سننے والے! دنیا اور آخرت میں بن مانگے عطا کرنے والے! اور محنتوں کا صلہ دینے والے! تو ہی ہے جو مجھ پر رحم کرے پس اپنی ایسی رحمت خاص سے مجھ کو حصہ دے جو تیرے سوا مجھے ہر قسم کی رحمت سے مستغنی کر دے۔

قرض سے نجات اور غناء کی دعا

☆ حضرت عائشہؓ کے نبی کریمؐ سے خادم کے تقاضا پر آپؐ نے یہ دعا سکھائی:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَىْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَىْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَىْءٌ وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَىْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَىْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَىْءٌ اِقْضِ عَنِّى الدَّيْنَ وَ اَغْنِنِىْ مِنَ الْفَقْرِ۔

(مسلم کتاب الذکر باب مایقول عندالنوم)

ترجمہ: اے اللہ! سات آسمانوں کے ربّ اور عرش عظیم کے ربّ اے ہمارے ربّ اور ہر چیز کے ربّ! تورات وانجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے! دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والے! مَیں ہر اس چیز کے شر سے جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے تیری پناہ میں آتا ہوں۔تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے اور تیرے بعد بھی کوئی چیز نہیں۔اور تو ہی ظاہر ہے اور تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو ہی مخفی بھی ہے اور تیرے سے ورے کوئی چیز نہیں۔تو ہی میرا قرض پورا کر دے اور مجھے افلاس وغربت سے غنا بخش دے۔

مریض کی عیادت پر دُعائیں

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہوتا تھا تو آپؐ اُس پر یہ دعا پڑھتے تھے:۔

اَذْهِبِ الْبَأْسَ ،رَبَّ النَّاسِ،وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ (بخاری کتاب الطب باب مسح الراقی)

ترجمہ:- بیماری کو دور کردے اے لوگوں کے رب! شفا عطا کر کہ تو ہی شافی ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا (عطا کر) جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

بیماری میں دَم

☆ حضرت ابو سعیدؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے محمد (ﷺ) آپ بیمار ہیں حضور نے فرمایا ''ہاں'' تب جبریل علیہ السلام نے ان الفاظ میں حضورؐ کو دم کیا:-

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَّعَیْنٍ حَاسِدَةٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ۔

(مسلم کتاب السلام باب الطب والمرض)

ترجمہ:- اللہ کے نام کے ساتھ مَیں آپ کو دم کرتا ہوں اور اللہ آپ کو ہر موذی بیماری سے شفا دے گا۔ اور ہر نفس اور حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے آپ کو بچائے گا اللہ آپ کو شفا دے گا۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ۔

بخار سے نجات کی دُعا

☆ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اُن کو مختلف دردوں

اور بخار وغیرہ میں یہ دُعا سکھاتے تھے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (ابن ماجہ کتاب الطب باب مایعوذ بہ الحمی)

ترجمہ:-اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت بڑا ہے ہم ہر جوش مارنے والی رگ کے شرّ سے اُس اللہ کی پناہ میں آتے ہیں جو بہت عظیم ہے اور آگ کی تپش کے شرّ سے بھی اُس کی پناہ مانگتے ہیں۔

درد کی دُعا

☆ حضرت عثمانؓ بن ابی العاص نے رسول کریم ﷺ سے جسم میں دردوں کی شکایت کی تو حضور نے یہ دَم سکھلایا کہ تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھو کہ اللہ کے نام سے دُعا کرتا ہوں پھر سات مرتبہ یہ دُعا کرو:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ بِعِزَّتِہٖ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔

(ابن ماجہ کتاب الطب باب ماعوّذ بہ النبیؐ)

ترجمہ:-مَیں اللہ تعالیٰ، اُس کی عزت اور اُس کی قدرت کی پناہ کا طالب ہوں ہر اُس شرّ سے جو مَیں پاتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔

حبس بول سے صحت یابی کی دُعا

☆ حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا۔اُس نے بتایا کہ اُس کے والد کے مثانہ میں پتھری وغیرہ کے باعث پیشاب بند ہے نبی کریم ﷺ نے اُسے یہ دَم اور دُعا سکھائی:۔

رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا

وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ۔ (ابوداؤد کتاب الطب باب کیف الرقی)

ترجمہ:- ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے۔ تیرا نام بہت پاک ہے، زمین و آسمان میں تیرا حکم چلتا ہے جس طرح آسمان میں تیری رحمت۔ پس زمین میں بھی اپنی رحمت عطا کر ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر۔ تو پاکبازوں کا رب ہے۔ پس اپنی شفائے خاص میں سے شفا نازل کر اور اِس بیماری (اور تکلیف) پر اپنی رحمت خاص میں سے رحمت نصیب کر۔

بصارت کے لوٹ آنے کی دُعا

☆ حضرت عثمانؓ بن حُنیف کہتے ہیں کہ ایک نابینا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ میرے لئے دُعا کریں کہ بصارت لوٹ آئے۔ آپ نے فرمایا اگر کہو تو مَیں دُعا کر دیتا ہوں اور اگر چاہو تو صبر کرو اور میرے خیال میں یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ جب نابینے نے دُعا پر ہی زور دیا تو آپؐ نے اسے اچھی طرح وضو کر کے یہ دُعا کرنے کی ہدایت کی:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، اِنِّىْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّىْ فِىْ حَاجَتِىْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِىْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِىَّ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 119)

ترجمہ:- اے اللہ! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی پاک رسول رحمت ﷺ کا واسطہ دے کر تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ (اور اے محمدؐ) مَیں آپؐ کا واسطہ دے کر اپنے ربّ سے التجا کرتا ہوں کہ میری یہ حاجت پوری کر دے۔ اے اللہ میرے حق میں اپنے حبیبؐ کا یہ واسطہ اور شفاعت قبول فرما۔

ظاہری و باطنی بیماریوں سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ یہ دُعا کیا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ ،وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْھَرَمِ، وَالْقَسْوَۃِ وَالْغَفْلَۃِ ،وَالْعَیْلَۃِ، وَالذِّلَّۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ ،وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ، وَالشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ، وَالسُّمْعَۃِ وَالرِّیَاءِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبُکْمِ،وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ۔

(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 712)

ترجمہ:۔اے اللہ!مَیں عاجز رہ جانے اور سستی سے تیری پناہ میں آتا ہوں بزدلی اور بخل سے بڑھاپے اور سخت دلی سے غفلت، غربت اور ذلت و مسکنت سے پناہ مانگتا ہوں۔اور مَیں غربت، کفر اور نافرمانی، دشمنی، نفاق، شہرت اور ریا سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔مَیں بہرے اور گونگے پن، پاگل پن، جذام، برص اور تمام بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

نظر بد سے بچنے کی دُعائیں

☆ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسنؓ و حسینؓ کو اس دُعا سے دم کرتے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کے لئے انہی الفاظ میں الٰہی پناہ مانگا کرتے تھے:۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب النسلان فی المشی)

ترجمہ:۔ میں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں موذی شیطان اور جانور

سے اور ہر نظر بد سے۔

☆ حضرت عامرؓ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ایک ساتھی پر نظر کا اثر ہوا تو رسول کریم ﷺ کی اس دُعا سے وہ اچھے ہو گئے:۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَاوَبَرْدَھَا وَ وَصَبَھَا۔ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۴۴۷)

اے اللہ! اس سے ہر قسم کا بداثر گرم وسرد زائل کردے اور اسے اس مصیبت سے چھٹکارا دے۔

مصیبت زدہ کی دُعا

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت زدہ کو یہ دُعا کرنی چاہیے:۔

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ ، فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طُرْفَۃَ عَیْنٍ ، وَاَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّہٗ ،لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

ترجمہ:- اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔ پس تو ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا۔ اور میرے سارے کام بنا دینا۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر کی جانے والی دُعا

☆ حضرت عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور یہ دُعا کرے تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائیگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ ،وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا رأی مبتلی)

ترجمہ:- تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا۔ جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی پیدا کردہ بہت سی مخلوق پر فضیلت بخشی۔

ابتلا کے وقت کی دُعاء

☆　حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو جب کوئی کٹھن امر پیش ہوتا تو یہ دُعا کرتے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ ،وَدَرْكِ الشَّقَاءِ ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ ، وَشَمَاتَةِالْاَعْدَاءِ۔　(بخاری کتاب الدعوات باب التعوّذ من جھد البلاء)

ترجمہ:-اے اللہ میں ابتلا کی مشکل سے، بدبختی کی پکڑ سے، تقدیر شرّ سے اور (اپنے اوپر) دشمنوں کی ہنسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

مصیبت اور حالت کرب کی دُعائیں

☆　حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ مصیبت کے عالم میں یہ کلمات دہراتے تھے:۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا للّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ،لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ،لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب دعاء عند الکرب)

ترجمہ:-اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ عظیم اور بڑے حلم والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظیم عرش کا رب ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمان اور زمین کا ربّ ہے۔اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ عرش کریم کا ربّ ہے۔

☆　حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو جب کوئی مصیبت اور بے چینی ہوتی تو یہ دُعا پڑھتے:۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ　(ترمذی کتاب الدعوات باب 92)

ترجمہ:-اے زندہ وقائم خدا! تیری رحمت کا واسطہ، میں مدد کا طالب ہوں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ مجھے کوئی پریشانی ہوئی تو جبریلؑ نے آکر مجھ سے یہ دُعا کہلوائی:۔

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا۔

(مستدرک حاکم جلد۱صفحہ۵۰۹)

ترجمہ:- میں نے اس ذات پر توکل کیا جو زندہ ہے اور اس پر کبھی موت نہیں آئیگی۔تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے کوئی بیٹا اختیار نہیں کیا اور نہ ہی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے۔اور نہ اس کو عاجز پا کر کوئی اس کا دوست بنتا ہے۔پس (خوب اچھی طرح) اس کی بڑائی کو بیان کیا کرو۔

ازالہ ہمّ وغم اور حُبّ قرآن کی دعا

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کثرت کے ساتھ ہموم و مغموم کا سامنا ہو وہ یہ دُعا کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ہمّ وغم دور کر دیتا ہے اور کشائش کے سامان فرماتا ہے نیز جو شخص یہ دعا سُنے اسے ضرور سیکھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ،ابْنُ عَبْدِکَ، ابْنُ اَمَتِکَ،نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ،مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ ،سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْاَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ، اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ بَصَرِیْ، وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ۔ (المعجم الکبیر جلد10 ص169)

ترجمہ:- اے اللہ! میں تیرا غلام اور تیرے غلام اور لونڈی کی اولاد ہوں۔میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔تیرا حکم مجھ میں جاری ہے،اور تیرا فیصلہ ہی میرے لیے انصاف ہے۔

میں تجھے تیرے ہر نام کا واسطہ دیتا ہوں۔ جو تیرا ہے جو تو نے خود اپنا نام رکھا یا اپنی کتاب میں اُسے نازل کیا یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا اپنے علم غیب میں جن صفات کو تو نے ترجیح دی ہے (ان کا واسطہ) کہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور میری آنکھوں کا نور بنا دے اور میرے غم وحُزن کو دُور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔

آڑے وقت کی دُعا

☆ حضرت رفاعہؓ زرقی بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد میں مشرکین کے واپس پلٹ جانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا صفیں درست کرلو اور میرے رب کی تعریف کرو صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے صفیں باندھ لیں آپؐ نے یہ دُعا پڑھی:-

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ اَللّٰھُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَّ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا ھَادِیَ لِمَا اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ ھَدَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَامَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَ لَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰھُمَّ ابْسُطْ عَلَیْنَا بَرَکَاتِکَ وَ رَحْمَتَکَ وَفَضْلَکَ وَرِزْقَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَ لَا یَزُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ النَّعِیْمَ یَوْمَ الْعَیْلَۃِ وَالْاَ مْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَائِذٌ بِکَ مِنْ شَرِّ مَااَعْطَیْتَنَا وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَاالْکُفْرَوَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَامِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَحْیِنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَاوَلَا مَفْتُوْنِیْنَ اَللّٰھُمَّ قَاتِلِ الْکَفَرَۃَالَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ عَلَیْھِمْ رِجْزَکَ وَعَذَابَکَ اَللّٰھُمَّ قَاتِلِ الْکَفَرَۃَ الَّذِینَ اُوتُوْاالْکِتَابَ اَنَّہُ الْحَقُّ۔ (مسند احمد جلد۳ صفحہ ۴۲۴)

ترجمہ:- اے اللہ! سب حمد اور تعریف تجھے حاصل ہے۔ جسے تو فراخی عطا کرے اسے کوئی تنگی نہیں دے سکتا اور جسے تو تنگی دے اسے کوئی کشائش عطا نہیں کرسکتا۔ جسے تو

گمراہ قرار دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا ۔ جسے تو نہ دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور جسے تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا ۔ جسے تو دور کرے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جسے تو قریب کرے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں ۔ اے اللہ ہم پر اپنی برکات اور اپنی رحمتوں فضلوں اور اپنے رزق کے دروازے کھول دے ۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسی دائمی نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی زائل ہوں نہ ختم ہوں ۔ اے اللہ میں تجھ سے غربت و افلاس کے زمانہ کے لئے نعمتوں کا تقاضا کرتا ہوں اور خوف کے وقت امن کا طالب ہوں ۔ اے اللہ جو کچھ تو نے ہمیں عطا کیا اس کے شرّ سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ اور جو تو نے نہیں دیا اس کے شرّ سے بھی ۔ اے اللہ ! ایمان ہمیں محبوب کر دے ، اور اِسے ہمارے دلوں میں خوبصورت بنا دے ، کفر ، بدعملی اور نافرمانی کی کراہت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا ۔ اے اللہ ! ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے ، مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ رکھ اور صالحین میں شامل کر دے ۔ ہمیں رسوا نہ کرنا ، نہ ہی کسی فتنہ میں ڈالنا ۔ اے اللہ ! ان کافروں کو خود ہلاک کر جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیری راہ سے روکتے ہیں ان پر (سختی اور) عذاب نازل کر ۔ اے اللہ ! ان کافروں کو بھی ہلاک کر جن کو کتاب دی گئی کہ یہ رسول حق ہے ۔

حفاظت اسلام اور طلبِ خیر کی دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتے تھے :۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا،وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا،وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا حَاسِدًا،اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍخَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ

(مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ ۵۲۵)

ترجمہ :- اے اللہ ! میری اسلام کے ساتھ کھڑے ہوئے حفاظت فرما ، اور اسلام کے

ساتھ میری حفاظت فرما بیٹھے ہوئے اور اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما لیٹے ہوئے بھی ،اور کسی حاسد دشمن کو میرے پر خوش نہ کرنا۔اے اللہ مَیں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔اور مَیں تجھ سے ہر اُس شرّ سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔

ایمان،صحت اور حسنِ خلق کی دُعا

☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمانؓ فارسی کو فرمایا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ تمہیں ایسی دُعا سکھاؤں جو تو رحمان خدا سے خاص رغبت اور توجہ سے دن رات کیا کرے۔اور وہ یہ دُعا ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَان، وَ اِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلْقٍ وَ نَجَاحًا یَّتْبَعُہٗ فَلَاحٌ، وَ رَحْمَۃً مِنْکَ وَ عَافِیَۃً ،وَ مَغْفِرَۃً مِنْکَ وَ رِضْوَانًا۔

(مستدرک حاکم جلد۱صفحہ۵۲۳)

ترجمہ:-اے اللہ!مَیں تجھ سے حالت ایمان میں صحت طلب کرتا ہوں اور ایمان کے ساتھ حُسن خُلق کی دُعا کرتا ہوں اور کامیابی کے بعد کامیابی چاہتا ہوں اور تجھ سے رحمت وعافیت کا طلبگار رہوں۔نیز تیری بخشش اور رضامندی چاہتا ہوں۔

بخشش اور مغفرت کی دُعائیں

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ رسول کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتے تھے:۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَھْلِیْ ،وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ کُلِّہٖ،وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ ،اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَعَمْدِیْ وَجَھْلِیْ وَھَزْلِیْ وَ کُلُّ ذَالِکَ عِنْدِیْ،اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ،وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ،اَنْتَ الْمُقَدِّمُ،وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ،وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب قول النبیؐ اللّٰھم اغفرلی)

ترجمہ:-اے میرے ربّ !میری خطااور نادانی اور میرے تمام معاملات میں میری زیادتیاں اور وہ تمام معاملات جو مجھ سے زیادہ تیرے علم میں ہیں وہ سب مجھے معاف کر دے۔اے اللہ! میرے گناہ میری دانستہ یا نادانستہ خطائیں اور غیر سنجیدہ مذاق یہ سب میری کوتاہیاں معاف کردے۔اے اللہ! میرے پہلے اور پچھلے،اور میرے مخفی وظاہری گناہ سب بخش دے تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

بخشش کی ایک پُر اثر دُعا

☆ حضرت ہلالؓ بن یسار اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص یہ استغفار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دیتا ہے۔خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

اَسْتَغْفِرُا للّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔

(ابوداؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار)

ترجمہ:مَیں اس اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔وہ زندہ اور قائم ہے اور دوسروں کو زندہ اور قائم رکھتا ہے اور مَیں اسی کی طرف جھکتا اور توبہ کرتا ہوں۔

گناہوں کی بخشش کی ایک خوبصورت دُعا

☆ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے گناہ بے حدوحساب ہیں،آپؐ نے تین مرتبہ اُسے یہ دُعا کہلوائی اور فرمایا اب اٹھو اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ رَحْمَتُكَ اَرْجٰی مِنْ عَمَلِیْ۔

(مستدرک حاکم جلد ا صفحہ ۷۲۸)

ترجمہ:-اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے کہیں زیادہ وسیع تر ہے اور مجھے امید اپنے عمل کی نسبت تیری رحمت پر زیادہ ہے۔

رحمت و مغفرت کی دُعا

☆ حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتی تھیں:-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ،وَارْحَمْنِیْ،وَاَلْحِقنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبیؐ)

ترجمہ:-اے اللہ! مجھے بخش دے ،مجھ پر رحم کر اور مجھے اعلیٰ دوست (یعنی اپنی ذات) سے ملا دے۔

نوٹ: بعض روایات کے مطابق آخری وقت میں رسول اللہؐ دُعا کا یہ آخری حصہ دہراتے تھے-اِلَی الرَّفِیقِ الْاَعْلٰی۔(اپنے اعلیٰ دوست کی طرف جاتا ہوں۔)

مغفرت کی دُعا

☆ حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ یہ دُعا آسمان سے لے کر نازل ہوئے اور وہ بہت خوش تھے۔اُنہوں نے آکر عرض کیا کہ اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف ایک تحفہ دے کر بھیجا ہے یعنی عرش کے یہ خزانے جو اِن دُعائیہ کلمات کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا فرمائے ہیں:-

یَا مَنْ اَظْھَرَ الْجَمِیْلَ وَ سَتَرَ الْقَبِیْحَ ،یَا مَنْ لَّا یُؤَاخِذُ بِالْجَرِیْرَۃِ وَلَا یَھْتِكُ السِّتْرَ ،یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ ،یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ ، یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَۃِ، یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی ، یَا مُنْتَھٰی کُلِّ شَکْوٰی ، یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَاعَظِیْمَ الْمَنِّ ،یَا مُبْتَدِیَ النِّعَمِ،قَبْلَ اِسْتِحْقَاقِھَا، یَا رَبَّنَا وَ یَا سَیِّدَنَا وَ یَا مَوْلَانَا ،وَیَا غَایَۃَ رَغْبَتِنَا ،اَسْاَلُكَ یَا اَللّٰہُ اَنْ لَا تَشْوِیَ خَلْقِی بِالنَّارِ۔

(مستدرک حاکم کتاب الدعاء جلد ا صفحہ ۵۴۵)

ترجمہ:-اے وہ ہستی جو خوبصورت کو ظاہر کرنے والی اور بدصورت کی ستر پوشی کرتی

ہے،اے وہ (مقدس) وجود جو گناہ کا مؤاخذہ نہیں کرتا اور پردہ دری نہیں کرتا اے خوبصورت درگزر کرنے والے !اے وسیع مغفرت والے !اے رحمت کے کھلے ہاتھ رکھنے والے !اے ہر سرگوشی اور خفیہ مشورہ کے ساتھی !اے وہ کہ جس کے پاس آخری شکایت پہنچتی ہے ۔اے درگزر کرنے میں کریم !اے عظیم محسن !اے نعمتوں کے مستحق بننے سے قبل اُن کا آغاز کرنے والے !اے ہمارے ربّ،اے ہمارے آقا،اے ہمارے مولیٰ اور اے ہماری رغبتوں کی انتہا !اے اللہ !مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے وجود کو آگ سے نہ جھلسانا۔

شرّ سے بچنے کی دُعائیں

☆ حضرت عمرانؓ بن حصین بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے میرے والد کو جب وہ مشرک تھا یہ وعدہ فرمایا تھا کہ مسلمان ہوجاؤ تو دو نہایت نفع بخش دُعائیں تمہیں سکھاؤں گا۔میرے والد نے مسلمان ہوکر یہ وعدہ حضور کو یاد کرایا تو حضور نے یہ دُعا سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّنَفْسِیْ۔(ترمذی کتاب الدعوات باب70)

ترجمہ:-اے اللہ !میری رشد و ہدایت کی باتیں میرے دل میں ڈال اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔

☆ حضرت شکلؓ بن حمید کہتے ہیں مَیں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے برائیوں سے بچنے کی کوئی دُعا سکھلا دیں۔آپ نے میری ہتھیلی پکڑ کر یہ دُعا پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ ،وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ ،وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ ،وَمِنْ شَرِّ ھَنِیِّیْ (ابوداؤد کتاب الوتر باب فی الاستعاذہ)

ترجمہ:-اے اللہ !مَیں اپنی سماعت و بصارت کے شر سے اور قلب و زبان کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

شیطانی اثرات سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کے واقعہ اسراء کے بیان میں ایک خوفناک شیطان کا ذکر کرتے ہیں جو ایک شعلہ آگ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا تعاقب کر رہا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے حضورؐ کو ایک دُعا سکھائی اور فرمایا کہ اس کے نتیجہ میں شیطانی شعلہ ختم ہو جائے گا اور یہ خود گر پڑے گا وہ دُعا یہ تھی۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ ،وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ ،مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ،وَ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ،وَ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ،وَ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ،وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ،وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ۔ (مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب ما یؤمر بہ من التعوّذ)

ترجمہ:-مَیں اللہ کے عزّت والے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں اور اللہ کے اُن کامل و مکمل کلمات کی پناہ میں بھی کہ کوئی نیک و بدجن سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔مَیں اپنے ربّ کی پناہ اُس شرّ سے بھی مانگتا ہوں جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور اُس سے بھی جو آسمان پر چڑھتا ہے اور اُس شرّ سے بھی جو اُس نے زمین میں پیدا کیا اور اُس شرّ سے بھی جو اُس سے نکلتا ہے،اور اے رحمٰن خدا! دن رات کے فتنوں اور رات کے حادثات سے بھی پناہ مانگتا ہوں،سوائے رات کو پیش آنے والے اس اچانک واقعہ کے جو خیر و برکت کا موجب ہو۔

دشمن کے شرّ سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کسی قوم سے خوف یا خطرہ ہوتا تو یہ دُعا کرتے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ابوداؤد کتاب الوتر باب مایقول اذا خاف قوماً)

ترجمہ:-اے اللہ! جو کچھ اِن (دشمنوں) کے سینوں میں ہے اُس کے مقابل پر ہم تجھے ہی ڈھال بناتے ہیں۔اور ہم اُن کے تمام شرّ اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

اخلاق سیّئہ سے بچنے کی دُعائیں

☆ حضرت زیادؓ بن علاقہ آنحضرت ﷺ کی یہ دُعا روایت کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَ خْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعاء ام سلمہ)

ترجمہ:-اے اللہ! مَیں ناپسندیدہ اخلاق، بُرے کاموں اور خواہشات سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے نبی کریم ﷺ کی یہ دُعا مروی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَ خْلَاقِ۔

(ابوداؤد کتاب الوتر باب فی الاستعاذہ)

ترجمہ:-اے اللہ! مَیں اختلاف، نفاق اور بداخلاق سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

ایک ''دعائے خاص''

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ ایک دفعہ فجر کی نماز میں اتنی تاخیر سے تشریف لائے کہ سورج نکلنے کے قریب ہوگیا۔آپؐ نے مختصر نماز پڑھا کر فرمایا کہ ''سب لوگ اپنی جگہ بیٹھے رہو۔'' پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں آج فجر کی نماز پر دیر سے آنے کی وجہ بتادوں۔ میں رات کو تہجد کے لئے اُٹھا اور جتنی توفیق تھی نماز پڑھی۔نماز میں ہی مجھے اونگھ آ گئی۔آنکھ کھلی تو اپنے رب کو نہایت خوبصورت شکل میں دیکھا۔اللہ نے فرمایا اے محمد معلوم ہے فرشتے کس بارہ میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔دوبارہ اللہ تعالیٰ نے یہی پوچھا تو میں نے یہی جواب دیا۔پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی میرے کندھے پر رکھی یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی

اور ہر چیز میرے پر روشن ہوگئی۔ پھر اللہ نے پوچھا اے محمد فرشتے کس بارہ میں بحث کرر ہے ہیں؟ میں نے کہا ''کفّارات'' کے بارہ میں۔ اللہ نے فرمایا کفّارات کیا ہیں؟ (یعنی وہ چیزیں جن سے گناہ دور ہوتے ہیں)۔ میں نے کہا نماز باجماعت کے لئے چل کر مسجد جانا اور نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنا اور ناپسندیدگی کے باوجود مکمل وضو کرنا۔ پھر اللہ نے پوچھا اور ''درجات'' کیا ہیں؟ میں نے کہا کھانا کھلانا، نرم کلام کرنا اور نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوئے ہوں۔ تب اللہ نے فرمایا اب مانگو جو مانگتے ہو۔ تب میں نے یہ دعا کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا <u>یہ دعا برحق ہے اسے خود بھی یاد کرو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ</u>۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمّ اِنّیِ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ، وَأن تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَمَفْتُونٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ ، وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبّكَ (مسند احمد جلد 5 ص 243)

اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے اور بری باتیں چھوڑنے کی توفیق چاہتا ہوں۔ مجھے مساکین کی محبت عطا کر۔ اور مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر۔ اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے بغیر فتنہ میں ڈالے موت دے دینا۔ میں تجھ سے تیری محبت چاہتا ہوں اور اس کی محبت جس سے تو محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کردے۔ آمین۔

حصولِ خیر اور پناہ شر کی دُعا

☆ حضرت انس بن مالکؓ نے رسول کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ ،مَاعَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ مَاعَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ۔

(کتاب الدعاء للطبرانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۶۸)

ترجمہ:-اے اللہ!مَیں تجھ سے سب بھلائیوں کا طالب ہوں جو مجھے معلوم ہیں یا مجھے معلوم نہیں۔اور تمام قسم کے شر سے پناہ مانگتا ہوں خواہ میں انہیں جانتا ہوں یا میں انہیں نہیں جانتا۔

شرک سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شرک سے بچو یہ چیونٹی کے نقش پا سے بھی باریک تر ہے۔صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیسے بچیں؟ فرمایا یہ دُعا پڑھا کرو:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَیْأً نَّعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ۔ (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۴۰۳)

ترجمہ:۔اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس بات سے کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں جانتے بوجھتے ہوئے۔اور لاعلمی میں ایسا کرنے سے ہم تجھ سے بخشش کے طلبگار رہیں۔

غضب الٰہی سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے رسول کریم ﷺ کی یہ دُعا مروی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ،وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجْأَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سُخْطِكَ۔ (مسلم کتاب الرقاق باب اکثر اہل الجنۃ الفقراء)

ترجمہ:-اے اللہ!مَیں تیری نعمت کے زائل ہوجانے، تیری عافیت کے ہٹ جانے تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

اللہ کی پناہ میں آنے کی ایک جامع دُعا

☆ حضرت کعبؓ الاحبار سے رسول اللہ ﷺ کی یہ دُعا مروی ہے:-

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ شَیْءٌ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ ،وَبَرَأَ ۔

(مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب مایأ مر بہ من التعوّذ)

ترجمہ:-مَیں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس سے عظیم تر کوئی شے نہیں اور اُن کامل اور مکمل کلمات کی پناہ میں بھی کہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کی تمام نیک صفات جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں معلوم اُن سب کی پناہ طلب کرتا ہوں اُس مخلوق کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا اور پھیلایا اور تراشا (یعنی شکل دی)۔

ناپسندیدہ خصائل سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمرو کہتے ہیں کہ آنحضورﷺ یہ دُعا کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ ،وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ،وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ ،اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 69)

ترجمہ:-اے اللہ!مَیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو۔ ایسی دُعا سے جو سُنی نہ جائے ۔ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔(مولیٰ!)مَیں ان چاروں (باتوں) سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

عادات قبیحہ سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت اُمِّ معبدؓ بیان کرتی ہیں مَیں نے رسول اللہﷺ کو یہ دُعا کرتے سُنا:۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ ،وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ ، وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ ،فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۔

(کنزالعمال جلد2 ص184)

ترجمہ:- اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریاء سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر۔ بے شک تو ہی ہے جو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے چھپے بھید جانتا ہے۔

حادثاتی موت سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت ابوالیسرؓ رسول کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدَمِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ،وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔

(مسند احمد جلد۳ صفحہ ۴۲۷)

ترجمہ:- اے اللہ! مَیں کسی دیوار وغیرہ کے اُوپر گرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں (کہ کسی بلند جگہ) سے گر کر ہلاک ہو جاؤں یا ڈوب کر یا جل کر مر جاؤں یا مجھے بڑھاپے کی موت آئے۔ مَیں تجھ سے اِس بات کی بھی پناہ چاہتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھ پر مسلط ہو۔ اور اِس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر مروں اور اِس بات سے بھی کہ مُوذی جانور کے ڈسنے سے ہلاک ہوں۔

فاقہ اور خیانت سے بچنے کی دُعا

☆ حضرت ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتے تھے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ ،فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ ،فَاِنَّھَا بِئْسَ الْبِطَانَۃُ۔ (ابوداؤد کتاب الوتر باب فی الاستعاذہ)

ترجمہ:- اے اللہ! مَیں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ بہت ہی برا ساتھی ہے اور مَیں تجھ سے خیانت سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ اس سے برا انسان کا قریبی دوست کوئی نہیں ہو

سکتا۔

اُمّت کے صبح کے سفر کے لئے دُعا

☆ حضرت صخر الغامدیؓ نے رسول اللہ ﷺ کی یہ دُعا روایت کی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا۔(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الا بتکار فی السفر)

ترجمہ:-اے اللہ! میری امت کے صبح کے سفروں میں برکت دے۔

انصار و مہاجرین کی مغفرت کی دُعا

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے یہ دُعائے رسول ﷺ مروی ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْآخِرَۃِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ۔

(بخاری کتاب فضل الصحابہ باب دعاء النبیؐ للانصار)

ترجمہ:-اے اللہ! اصل زندگی تو اخروی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

غزوہ احزاب پر دشمن کی پسپائی کے لئے دُعا

☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ نے رسول کریم ﷺ کی غزوہ احزاب میں پڑھی جانے والی دُعا یہ بیان کی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ ،سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُم وَزَلْزِلْھُمْ۔ (بخاری کتاب الدعوات باب دعاء علی المشرکین)

ترجمہ:-اے اللہ! اپنی پاک کتاب (قرآن) کو نازل کرنے والے! جلد حساب لینے والے! اِن لشکروں کو پسپا کر دے۔اے اللہ! ان کو پسپا کردے اے اللہ! ان کو پسپا کر اور ہلا کر رکھ دے۔

اہلِ بیت اور امت کی روزی کے لئے دُعا

☆ حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ فِی الدُّنیَا قُوْتًا(مسلم کتاب الزکوۃ باب فی الکفف)

ترجمہ:-اے اللہ! آلِ محمدؐ کو دنیا میں قُوت لا یموت (زندہ رہنے کے لئے کم از کم روزی) سے محروم نہ کرنا۔

امت کے خلفاء اور حکام کے حق میں دُعائیں

☆ حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ کے بعد میں آنے والے خلفاء کے حق میں آپؐ کی یہ دُعا بیان کرتے ہیں:-

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیَ الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیَ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَسُنَّتِیْ وَیُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ۔ (جامع الکبیر لسیوطی جز اول صفحہ 5125)

ترجمہ:۔اے اللہ! میرے ان خلفاء (جانشینوں) پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے۔ میری احادیث اور سنت بیان کریں گے اور لوگوں کو اُس کی تعلیم دیں گے۔

☆ حضرت عائشہؓ سے اُمّت کے نیک حکام کے حق میں رسول کریمؐ کی یہ دُعا روایت ہے:۔

اَللّٰھُمَّ مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْأً فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ ،وَمَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِاُمَّتِیْ شَیْأً فَرَفِقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ۔

(مسلم کتاب الامارہ باب فضیلۃ الامام العادل)

ترجمہ:-اے اللہ! جو شخص میری امت کے معاملات کا والی و حاکم ہو اور اُن پر سختی کرے تو تُو بھی اُس پر سختی کرنا اور جو شخص میری اُمت کا حاکم بنے اور اُن سے نرمی کا سلوک کرے تو تُو بھی اُس سے نرمی کا سلوک فرمانا۔

سفر طائف میں دربارالٰہ میں آہ وزاری

☆ حضرت عبداللہؓ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ ابوطالب کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ اہل طائف کے پاس دعوتِ اسلام کے لئے تشریف لے گئے جسے انہوں نے قبول نہ کیا آپ نے ایک درخت کے سائے کے نیچے آکر دو رکعت نماز ادا کی اور اُس کے بعد اپنے مولیٰ کے حضور یوں آہ وزاری کی:۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ اَشْکُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ ،وَ قِلَّةَ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ ،یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ ؟اِلٰی عَدُوٍّ یَتَجَھَّمُنِیْ اَمْ اِلٰی قَرِیْبٍ مَّلَکْتَهٗ اَمْرِیْ ؟اِنْ لَمْ تَکُنْ سَاخِطًا عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ ،غَیْرَاَنَّ عَافِیَتَكَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِكَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ اَضَاءَ تْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ، وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ،وَصَلُحَ عَلَیْهِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ ،اَنْ تَحِلَّ عَلَیَّ غَضَبُكَ اَوْ تَنْزِلَ عَلَیَّ سُخْطُكَ ،وَلَكَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ۔ (کتاب الدعاء للطبرانی جلد۲صفحہ۱۲۸۰)

ترجمہ:-اے اللہ!مَیں اپنے ضعف و ناتوانی اور کوتاہی تدبیر کی شکایت تجھ سے ہی کرتا ہوں اور لوگوں میں رسوا ہونے کی (شکایت) بھی۔اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے !تو مجھے کس کے سپرد کردے گا ؟ کیا ایسے دشمن کے (حوالے کرے گا) جو مجھے تباہ کردے یا کسی ایسے قریبی کے(سپرد) جسے تو میرے معاملہ میں کلّی اختیار دے دے؟ (خیر!) اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو پھر مجھے بھی کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔مگر ہاں تیری وسیع تر عافیت کا مَیں (ضرور) طلبگار رہوں۔مَیں تیرے عزت والے چہرے کے نور کی پناہ مانگتا ہوں کہ جس سے زمین وآسمان روشن ہیں اور جس نے اندھیروں کو منوّر کر دیا ہے اور دنیا وآخرت کے معاملے جس کے ساتھ درست ہوتے ہیں (اِس بات سے پناہ) کہ تیرا غضب مجھ پر نازل ہو یا مَیں تیری ناراضگی کا

مورد ٹھہروں۔مولیٰ! تیری مرضی ہے تو جو چاہے کر کہ سب قوت و طاقت تجھے ہی حاصل ہے۔

مسکنت طبع کی ایک عجیب دُعا

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَتَوَفَّنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ وَاِنَّ اَشْقَی الْاَشْقِیَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَیْہِ فَقْرُ الدُّنْیَا وَعَذَابُ الآخِرَۃِ۔

(ترمذی کتاب الزھد باب ان الفقراء المھاجرین)

ترجمہ:۔اے اللہ! مجھے مسکین ہونے کی حالت میں زندہ رکھ، مسکین ہونے کی حالت میں مجھے وفات دے اور مساکین کے زمرہ میں میرا حشر فرمانا۔یقیناً سب سے بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بننے کی دُعا

☆ وفد عبد القیس والے (جو یمن کے علاقہ سے مدینہ حاضر خدمت ہوئے تھے) بیان کرتے تھے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ دُعا پڑھتے ہوئے سُنا:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِیْنَ۔

(مسند احمد جلد۳ صفحہ۴۳۱)

ترجمہ:۔اے اللہ! ہمیں اپنے چنیدہ بندوں میں شامل کرلے، جن کی پیشانیاں روشن اور چمکدار ہوں، ہم ایسے وفد میں شامل ہوں جس کی مقبولیت ہو۔

اہل وفد کہتے تھے ہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ منتخب بندوں سے کیا مراد ہے؟ تو حضورؐ نے فرمایا خدا کے نیک اور صالح بندے اور غُرَّ الْمُحَجَّلِیْنَ سے مراد وہ لوگ جن کے اعضاء وضو کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوں گے اور وَفْدُ الْمُتَقَبَّلِیْنَ سے مراد اِس

اُمّت کے وہ لوگ جو اپنے نبی کے ساتھ خدا کے دربار میں حاضر ہوں گے۔

خداتعالیٰ کے پاک نام کے واسطہ سے دُعا

☆ حضرت عائشہؓ نے رسولِ کریم ﷺ کو یہ دُعا کرتے ہوئے سُنا:۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ الطَّاھِرِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَیْكَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِہٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِہٖ اَعْطَیْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِہٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِہٖ فَرَّجْتَ۔ (ابن ماجہ کتاب الدعاء باب اسماء الاعظم)

ترجمہ:۔اے اللہ! تجھے اس پاک وطیب برکت والے اور سب سے پیارے نام کا واسطہ کہ جس کا نام لے کر تجھے پکارا جائے تو تُو دُعا قبول کرتا ہے اور جب اُس نام کے ساتھ تجھ سے مانگا جاتا ہے تو تُو عطا کرتا ہے۔اور جب اُس نام کے ساتھ تجھ سے رحمت طلب کی جاتی ہے تو تُو رحم فرماتا ہے اور اس نام کے واسطہ سے تجھ سے مشکل کشائی کا تقاضا کیا جاتا ہے تو تُو مشکل دور فرماتا ہے۔

ایک جامع دُعا

☆ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری مجلس میں تشریف لائے ہم احتراماً کھڑے ہوئے اور دُعا کی درخواست کی۔آپؐ نے دُعا کی۔ہم نے مزید دعا چاہی تو فرمایا اِسی دُعا میں تمہارے لئے ساری دعائیں جمع ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَانَنَا کُلَّہٗ۔ (ابن ماجہ کتاب الدعاء باب دعاء الرسولؐ)

ترجمہ:۔اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر،ہم سے راضی ہو اور ہم سے (دُعائیں وعبادتیں) قبول کر اور ہمیں جنت میں داخل کر اور ہمیں آگ سے بچا اور ہمارے سب کام تو خود بنادے۔

دُعا قبول ہونے پر پڑھی جانے والی دُعا

☆ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کونسی چیز تمہیں اِس بات سے روکتی ہے کہ جب اپنی دُعا کے قبول ہونے کا پتہ چلے مثلاً بیماری سے شفا پاؤ یا سفر سے کامیاب مراجعت ہو تو یہ دُعا پڑھو:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔

(مستدرک حاکم جلد۱صفحہ۷۳۰)

ترجمہ: تمام تعریفیں اُس ذات کے لئے ہیں جس کی عزت وجلال کے ساتھ تمام نیک کام پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

انجام بخیر کی دُعا

☆ حضرت بُسرؓ بن ارطاۃ نے نبی کریم ﷺ کو یہ دُعا پڑھتے ہوئے سُنا:۔

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنیَا وَ عَذَابِ الْآخِرَۃِ۔ (مستدرک حاکم جلد۳صفحہ۵۹۱)

ترجمہ:-اے اللہ! سب کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

اسماء الحسنٰی اور قبولیت دُعا

☆ ایک دفعہ حضرت رسول کریم ﷺ حضرت عائشہ ؓ کو فرمانے لگے مجھے اللہ کی ایک ایسی صفت کا علم ہے جس کا نام لے کر دُعا کی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے حضرت عائشہؓ نے وفور شوق سے عرض کیا کہ حضور! پھر مجھے بھی وہ صفت بتایئے نا! حضور نے فرمایا میرے خیال میں اس کا بتانا مناسب نہیں۔ حضرت عائشہؓ روٹھ کر ایک طرف

جا بیٹھیں کہ اب خود ہی بتائیں گے۔ مگر جب آنحضورؐ نے کچھ دیر تک نہ بتایا تو عجب شوق کے عالَم میں خود اٹھیں، رسول اللہؐ کے پاس آکر کھڑی ہوگئیں۔ آپؐ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور منت کرتے ہوئے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! مجھے وہ صفت ضرور بتا دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا عائشہؓ! بات دراصل یہ ہے کہ اس صفت کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے دنیا کی کوئی چیز مانگنا درست نہیں اِس لئے مَیں بتانا نہیں چاہتا۔ تب حضرت عائشہؓ ناراض ہوکر وہاں سے اٹھیں، وضو کیا مصلّی بچھایا اور آنحضورؐ کو سُنا سُنا کر بآوازِ بلند یہ دُعا مانگنے لگیں:

میرے مولیٰ! تجھے اپنے سارے پاک ناموں اور اچھی صفتوں کا واسطہ، وہ صفتیں جو مجھے معلوم ہیں اور وہ بھی جو مَیں نہیں جانتی کہ تو اپنی اِس بندی سے عفو کا سلوک کرنا۔

آنحضرت ﷺ پاس بیٹھے مسکراتے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے اے عائشہؓ! بے شک وہ صفت انہی صفات میں سے ایک ہے جو تم نے شمار کر ڈالی ہیں۔

(ابن ماجہ کتاب الدعاء باب اسماء الاعظم)

پس قبولیت دعا کے ساتھ صفات الٰہیہ کا گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا (الاعراف۱۸۱) کہ اللہ کے پاک نام اور خوبصورت صفات ہیں۔ اُن کو یاد کر کے خدا کو پکارو اور اُس سے دعا مانگا کرو۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ننانوے صفات ہیں جو شخص اِن صفات کو خوب اچھی طرح یاد اور مستحضر رکھتا ہے وہ جنتی ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 83۔ ابن ماجہ کتاب الدعاء باب اسماء الاعظم)

وہ صفات الٰہیہ یہ ہیں:۔

اَللّٰہُ	اَلرَّبُّ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِکُ
ہر قسم کے نقص سے پاک	پالنے والا	بہت مہربان	نہایت رحم کرنے والا	بادشاہ
اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُھَیْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ
پاک ذات	سلامتی والا	امن دینے والا	پناہ دینے والا	غالب
اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَکَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ
زبردست	کبریائی والا	پیدا کرنیوالا	نیست سے ہست کرنیوالا	صورت بنانے والا
اَلْغَفَّارُ	اَلْقَھَّارُ	اَلْوَھَّابُ	اَلْرَزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ
بخشنے والا	مکمل غلبہ رکھنے والا	بہت دینے والا	روزی دینے والا	کھولنے والا
اَلْعَلِیْمُ	اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	الرَّافِعُ
سب جاننے والا	تنگ کرنے والا	کشادہ کرنیوالا	پست کرنیوالا	بلند کرنیوالا
الْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ	الْحَکَمُ
عزت دینے والا	ذلیل کرنیوالا	سننے والا	دیکھنے والا	فیصلہ کرنیوالا
الْعَدَلُ	اللَّطِیْفُ	الْخَبِیْرُ	الْحَلِیْمُ	الْعَظِیْمُ
انصاف کرنیوالا	باریک بین	باخبر	نہایت بردبار	عظمت والا
الْغُفُوْرُ	الشَّکُوْرُ	الْعَلِیُّ	الْکَبِیْرُ	الْحَفِیْظُ
بخشنے والا	قدردان	بلندی والا	بڑائی والا	حفاظت کرنیوالا
الْمُقِیْتُ	الْحَسِیْبُ	الْجَلِیْلُ	الْکَرِیْمُ	الرَّقِیْبُ
روزی پہنچانے والا	حساب لینے والا	جلالت شان والا	عزت والا	نگہبان
اَلْمُجِیْبُ	الْوَاسِعُ	اَلْحَکِیْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِیْدُ
قبول کرنے والا	کشائش والا	حکمت والا	محبت والا	بزرگی والا
اَلْبَاعِثُ	اَلشَّھِیْدُ	اَلْحَقُّ	اَلْوَکِیْلُ	اَلْقَوِیُ

اٹھانے والا	حاضر	سچا مالک	کام سنبھالنے والا	زور آور
اَلْمَتِیْنُ	اَلْوَلِیُّ	اَلْحَمِیْدُ	اَلْمُحْصِیُ	اَلْمُبْدِیُٔ
قوت والا	حمایت کرنیوالا	خوبیوں والا	گنتی والا	پہلی بار پیدا کرنیوالا
اَلْمُعِیْدُ	اَلْمُحْیِیُ	اَلْمُمِیْتُ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّومُ
دوسری بار پیدا کرنیوالا	زندہ کرنیوالا	مارنے والا	زندۂ جاوید	سب کا تھامنے والا
اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ	اَلصَّمَدُ	اَلْقَادِرُ
سب کچھ رکھنے والا	صاحب بزرگ	یکتا	بے احتیاج	قدرت والا
اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ	اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ
سب پر مقدور	آگے کرنیوالا	پیچھے کرنیوالا	سب سے پہلا	آخری
اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِیُ	اَلْمُتَعَالِیُ	اَلْبَرُّ
ظاہر	چھپا	کارساز	بلند صفتوں والا	احسان کرنیوالا
اَلتَّوَّابُ	اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّؤُوْفُ	مَالِکُ الْمُلْکِ
رجوع کرنیوالا	بدلہ لینے والا	معاف کرنیوالا	نرمی کرنیوالا	بادشاہوں کا مالک
ذُوالْجَلَالِ	وَالْاِکْرَامِ	اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِیُّ
جلال والا	اور اکرام والا	انصاف کرنیوالا	اکٹھا کرنیوالا	بے پرواہ
اَلْمُغْنِیُ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّآرُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّورُ
بے پرواہ کرنیوالا	روکنے والا	نقصان پہنچانے والا	نفع پہنچانے والا	روشن کرنے والا
اَلْهَادِیُ	اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِیُ	اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ
ہدایت دینے والا	نئی طرح پیدا کرنیوالا	باقی رہنے والا	سب کا وارث	نیک راہ دکھانیوالا
		اَلصَّبُوْرُ		
		صبر کرنیوالا		

دعائے ختم قرآن

☆ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قرآن ختم ہونے پر یہ دعا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡنِیۡ بِالۡقُرۡآنِ وَاجۡعَلۡہُ لِیۡ اِمَامًا وَّنُوۡرًاوَ ھُدًی وَرَحۡمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرۡنِیۡ مِنۡہُ مَانَسِیۡتُ وَعَلِّمۡنِیۡ مِنۡہُ مَا جَھِلۡتُ وَارۡزُقۡنِیۡ تِلَاوَتَہٗ آنَاءَ اللَّیۡلِ وَأَطۡرَافَ النَّھَارِ وَاجۡعَلۡہُ لِیۡ حُجَّۃً یَّا رَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ۔

(احیاءعلوم الدین للغزالی جز اول صفحہ ۲۷۸ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:۔اے اللہ مجھ پر قرآن کی وجہ اور واسطہ سے رحم فرما۔اور قرآن کو میرے لئے پیشوا اور ہدایت اور رحمت بنادے۔اے اللہ جو میں بھول جاؤں وہ مجھے یاد کروادے اور جس کی مجھے سمجھ نہیں وہ مجھے سکھادے۔اور مجھے رات دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرمااور اے رب العالمین! قرآن کو میرے لئے حجت بنادے۔آمین

اَدْعِیَۃُ الْمَھْدِیؑ

حافظ مظفر احمد

انڈکس

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	دعا کی حقیقت، اہمیت اور برکات	1
2	آدابِ دعا	1
3	دعاؤں میں حضرت مسیح موعودؑ کا نمونہ	6
4	الہامات حضرت مسیح موعودؑ بابت قبولیت دعا	12
5	الہامات حضرت مسیح موعودؑ کے قبولیتِ دعا کے ایمان افروز واقعات	16
6	قرآنی دعاؤں کے بارہ میں چند ارشادات	17
7	الہامی دعائیں (بزبان عربی)	35
8	چند اور عربی دعائیں	36
9	بعض خاص الہامی دعائیں	60
10	منظوم دعائیں بزبان اردو	64
11	فارسی منظوم دعائیہ کلام	74
12	عربی دعائیہ اشعار	80

تِری رحمت عجب ہے اَے میرے یار — ترے فضلوں سے میرا گھر ہے گُلزار
غریقوں کو کرے اِک دم میں تُو پار — جو ہو نومید تجھ سے، ہے وُہ مُردار
وُہ ہو آوارۂ ہردَشت و وادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہوئے ہم تیرے اَے قادر توانا — ترے دَر کے ہوئے اور تجھ کو جانا
ہمیں بس ہے تری درگہ ہ آنا — مُصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا
کہ تیرا نام ہے غفّار وہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تجھے دُنیا میں ہے کس نے پُکارا — کہ پھر خالی گیا قِسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا — کہ جِس کا تُو ہی ہے سب سے پیارا
ہُوا مَیں تیرے فضلوں کا مُنادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مَیں کیونکر گِن سکوں تیری عنایات — ترے فضلوں سے پُر ہیں میرے دن رات
مِری خاطر دِکھائیں تُو نے آیات — ترحّم سے مری سُن لی ہر ایک بات
کرم سے تیرے دُشمن ہوگئے مات — عطا کیں تُو نے سب میری مُرادات

﴿از دُرِّثمین صفحہ نمبر 52﴾

پیش لفظ

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے مسیح موعود و مہدی معہود کو آخری زمانے کے پرفتن دور کا نجات دہندہ قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"اس زمانے کی زبردست مادی طاقتوں کے مقابلہ کی کسی کو طاقت نہ ہو گی۔ تب مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ وحی کرے گا کہ میرے بندوں کو طور (پہاڑ) کی پناہ میں لے جا"۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کیلئے دامن طور میں دعاؤں کے نشان دیکھے آج پھر ویسی دعاؤں کی برکت سے مسیح موعودؑ اور ان کی جماعت کو کامیابی عطا ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مسیح موعودؑ کے متعلق .... یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے تمام کام کریگا....دعا میں خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا"(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۶)

امام مہدی کو مہدی کہنے کا سبب بزرگان سلف نے یہ لکھا ہے کہ کسی عظیم الشان پوشیدہ امر کی طرف اسکی رہنمائی کی جائیگی اور وہ "راز" دعا ہی تھا۔ جو مادہ پرستی کے اِس دور میں مسیح موعودؑ کو سکھایا گیا، جب دنیا معجزات اور نشانات سے منکر ہو چکی تھی۔ ایک طرف آپ کو "اِحرامُ الدعا" کے الہام میں دعاؤں کی تحریک کی گئی تو دوسری طرف قبولیت دعا کے وعدے دیئے گئے۔ چنانچہ آپ نے ببانگ دہل دنیا میں یہ اعلان فرمایا:۔

"استجابت دعا کا مجھے نشان دیا گیا ہے جو چاہے میرے مقابلہ پر آئے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف منکرین دعا کو عملی طور پر لاجواب کر کے دکھایا تو دوسری طرف اپنی جماعت میں دعا پر پہاڑوں کی طرح غیر متزلزل یقین اور ایمان

پیدا فرما دیا۔ انہیں دعا کا وہ شوق وذوق بخشا کہ دعا ان مخلصین کا اوڑھنا بچھونا بن گئی۔

الغرض اس دور کے مہدی نے دعاؤں کے ڈھنگ اور سلیقے اپنے مولیٰ سے سیکھے۔ اپنی جماعت پر دعا کی حقیقت آشکار فرمائی اور محض زبانی اور رسمی دعاؤں کا رنگ ایسا بدلا کہ گھر گھر میں مقبول دعاؤں کے حیرت انگیز نظارے برپا ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جماعت کو ہر مشکل گھڑی میں دعاؤں کے دامن طور میں پناہ عطا فرمائی۔ جس کا اندازہ حضرت اماں جان کے ان الفاظ سے خوب لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اپنی اولاد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائے تھے کہ

''بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے۔''

فی الحقیقت دعاؤں کا یہ خزانہ صرف آپ کے گھر والوں کیلئے ہی نہیں تھا بلکہ ہر سعید الفطرت ان دعاؤں کا وارث ہے جو مسیح موعودؑ کے روحانی گھر میں داخل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف اپنی جماعت اور سلسلہ کیلئے دن رات دعائیں کی ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اس دور کے تقاضوں کو پورا کرنیوالی ان الہامی دعاؤں کا ایک بہت بڑا خزانہ بھی ہمارے فائدہ کیلئے اپنے پیچھے چھوڑا ہے، جن کا ذکر آپ کی تصانیف، ملفوظات، مکتوبات وغیرہ میں موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس قیمتی خزانہ سے فائدہ اٹھانے والے بنیں' اسی مقصد کے پیش نظر یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔

قبل ازیں اس عاجز کی مرتب کردہ ''قرآنی دعائیں'' اور ''رسولؐ اللہ کی دعائیں'' جن احباب جماعت کے مطالعہ میں آئیں۔ ان کی طرف سے اسی طرز پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اپنے تعارفی پس منظر کے ساتھ جمع کرنیکی باصرار تحریک ہوئی۔ یوں یہ رسالہ مرتب کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ دعائیں حتی الوسع اپنے سیاق وسباق کے ساتھ پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ رسالہ کے آغاز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں دعا کی اہمیت و برکات دُعا کے آداب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معمولات دعا کے اہم مضامین بیان کئے گئے

ہیں۔دعاؤں کی ترتیب میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ پہلے اردو زبان کی دعائیں رکھی جائیں۔ بعض قرآنی دعاؤں کے بارہ میں حضور علیہ السلام کے رہنما ارشادات کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے اور جو قرآنی دعائیں حضور کو منّ وعن یا کسی قدر لفظی فرق کے ساتھ الہام ہوئیں ان کی فہرست بھی الگ الگ شامل کی گئی ہے۔حضور کی الہامی دعاؤں کو الگ رکھا گیا ہے اور جن دعاؤں کے الہامی ہونیکی صراحت نہیں مل سکی وہ الگ بیان کی گئی ہیں۔اسی طرح حضورؑ کی ایسی الہامی دعائیں جن کا تعلق آپ کی ذات یا مقام ماموریت سے ہے ان کی الگ فہرست دی گئی ہے۔آخر میں اردو اور فارسی کی چند منظوم دعاؤں کا تذکرہ ہے۔ ہر دعا کے ساتھ اس کے ماخذ کا حوالہ دینے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے' اس سلسلہ میں تذکرہ طبع چہارم اور ملفوظات جدید ایڈیشن کے حوالے شامل کتاب ہیں۔اس رسالہ کی تیاری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ورسائل کے علاوہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی کتاب ''سیرت حضرت مسیح موعودؑ'' سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ نیز اس موضوع پر شائع شدہ رسائل اور غیر مطبوعہ مواد بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔اس نقش ثانی میں بعض اضافے بھی شامل ہیں۔

آخر میں خاکسار اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہے بالآخر یہ تحفہ دعا احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرنیکی سعادت مل رہی ہے۔اس کے ساتھ ہی خاکسار اپنے فرزند اکبر عزیزم حافظ مظہر احمد طیب واقف زندگی (حال مربی سلسلہ) کیلئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہے جنہوں نے میٹرک کے امتحان کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے انتظار کے ایام میں اس رسالہ کے ابتدائی مسودہ کی تیاری اور دعاؤں کی تلاش کے سلسلہ میں میری معاونت کی توفیق پائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا

خدا کرے کہ یہ کتاب احباب جماعت کیلئے ازدیاد علم ومعرفت اور روحانیت کا موجب ہو اور اس عاجز کیلئے بھی دعاؤں رحمتوں اور برکتوں کا ذریعہ بن جائے۔ آمین

والسلام

خاکسار حافظ مظفر احمد

14/جولائی 2005ء

نقش ثانی

’’ادعیۃ المہدی‘‘ کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ جس میں ایڈیشن اوّل کی بعض تصحیحات کے علاوہ چند دعاؤں کے اضافے بھی ہیں جیسے صفحہ 34 پر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا، صفحہ 50 پر انصار دین کے لئے دعا اور صفحہ 56 پر ایک غیر مطبوعہ خاص دعا اور صفحہ نمبر 56 پر حصولِ نصرتِ الٰہی اور مصائب ومشکلات، گناہوں اور غم سے نجات کی دعا وغیرہ

اللہ تعالیٰ یہ سعی قبول فرمائے اور مہدیٔ دوراں کے تعلیم فرمودہ آدابِ دعا کے مطابق ہمیں مقبول دعاؤں کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار حافظ مظفر احمد

اکتوبر 2005ء

دُعا کی حقیقت، اہمیت اور برکات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’دعا کی ماہیّت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلقِ جاذبہ ہے۔یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل اُمید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔‘‘

(برکات الدعاء صفحہ 10,9 روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10,9)

’’اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیا ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے۔اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں۔وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور

پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ ھَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَ حُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ اَنْزِلْ عَلَیْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَی الْاَبَدِ۔"

(برکات الدعا صفحہ 13 روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11,10)

قبولیت دعا کے بارہ میں اپنے تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسبابِ طبیعہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔" (برکات الدعا صفحہ 16 روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11)

نیز فرمایا "ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 147)

پھر اپنے ذاتی تجربہ سے دعا کی جو قوت اور طاقت آپ نے محسوس کی اس بارہ میں اپنی زندگی کا نچوڑ یہ پیش فرمایا:۔

"وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تُند سَیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔ اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ 26 تا 28 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222 تا 223)

قبولیت دعا کے بارہ میں یہاں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دعا کا قبول ہونا دو طور سے ہوتا ہے ایک بطور ابتلاء اور ایک بطور اصطفا۔ بطور ابتلاء تو کبھی کبھی گنہگاروں، نافرمانوں بلکہ کافروں کی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے مگر ایسا قبول ہونا حقیقی قبولیت پر دلالت نہیں کرتا لیکن جو دعائیں اصطفاء کی وجہ سے قبول ہوتی ہیں ان میں یہ نشان ہوتے ہیں۔

اوّل یہ کہ دعا کرنے والا متقی اور راستباز اور کامل فرد ہوتا ہے۔

دوسرے یہ کہ بذریعہ مکالمات الٰہیہ اس دعا کی قبولیت سے اس کو اطلاع دی جاتی ہے۔

تیسرے یہ کہ اکثر وہ دعائیں جو قبول کی جاتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کی اور پیچیدہ کاموں کے متعلق ہوتی ہیں جن کی قبولیت سے کھل جاتا ہے کہ یہ انسان کا کام اور تدبیر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص نمونۂ قدرت ہے جو خاص بندوں پر ظاہر ہوتا ہے۔

چوتھے یہ کہ ابتلائی دعائیں تو کبھی کبھی شاذ و نادر کے طور پر قبول ہوتی ہیں لیکن اصطفائی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔

پانچویں یہ کہ صاحب اصطفائی دعا کا،موردعنایاتِ الٰہی کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے تمام کاموں میں اس کا متولی ہوجاتا ہے۔اور عشق الٰہی کا نور اور مقبولانہ کبریائی کی ہستی اور روحانی لذت یابی اور تنعّم کے آثار اس کے چہرہ میں نمایاں ہوتے ہیں۔

یہ پانچ نمایاں خصوصیات ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت دعا کے نشانوں میں اپنی پوری عظمت کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔

دعا کی اہمیت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

- ''وہ (یعنی بعض لوگ) حقیقتِ دعا سے محض ناواقف ہوتے ہیں اور اس کے اثر سے بے خبر۔اور اپنی خالی اُمیدوں کو پورا نہ ہوتے دیکھ کر کہہ اُٹھتے ہیں کہ دعا کوئی چیز نہیں اور اس سے برگشتہ ہوجاتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 150)
- ''سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے۔اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 591)
- ''اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 232)
- ''میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہیں ان کی اُمّ (یعنی اصل یا جڑ۔مرتب) کیا ہے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ ان کی اُمّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن:61) ہے۔کوئی انسان بدی سے بچ نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 333)
- ''نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔یہ اسمِ اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔دعا مومن کا ہتھیار ہے اور ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 202)

❁ ’’جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 100)

❁ ’’دعا عمدہ شے ہے اگر توفیق ہو تو ذریعہ مغفرت کا ہو جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ مہربان ہو جاتا ہے۔ دعا کے نہ کرنے سے اول زنگ دل پر چڑھتا ہے پھر قساوت پیدا ہوتی ہے پھر خدا سے اجنبیت پھر عداوت پھر نتیجہ سلبِ ایمان ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 628)

❁ ’’لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات، دعا ور خیرات سے رَدِ بلا ہوتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مر جاتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 201)

❁ ’’اگر کوئی تقدیر مُعلّق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 ص 24)

❁ ’’اللہ جلّشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاؤ زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی وطہارت کی چادر پہنا دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 315)

❁ ’’حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ جو دعا۔۔۔عاجزی اضطراب اور شکستہ دل سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔۔۔اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 ص 397)

آدابِ دُعا

ازارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

❁ ''دُعا بڑی عجیب چیز ہے۔مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 693,692)

❁ ''ایسے لوگ جنہوں نے دعا کے لئے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آدابِ دعا کو ملحوظ نہیں رکھا۔جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دعا اور اس کے اثر سے منکر ہو گئے اور پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دعا کو کیوں نہ سنتا۔ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تو ہے مگر تمہاری دعائیں بھی دعائیں ہوتیں۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 617)

❁ ''سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، متصرف، قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد3 صفحہ 522)

۞ ''بہت سی دعاؤں کے ردّ ہونے کا یہ بھی سرّ ہے کہ دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مسترد کرالیتا ہے۔''(ملفوظات جلد2 صفحہ 702)

۞ ''قبولیت دعا کے واسطے چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔شرط اول یہ ہے کہ اتّقاء ہو......دوسری شرط......دل میں درد ہو......تیسری شرط یہ ہے......کہ وقتِ اَصفٰی میسرّ آوے...... چوتھی شرط یہ ہے کہ پوری مدّت دعا کی حاصل ہو۔''

(ملفوظات جلداوّل صفحہ 536,535)

۞ ''بعض لوگ......دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے......جب تک دعا کرانے والا اپنے اندر ایک صلاحیت اور اتباع کی عادت نہ ڈالے دعا کارگر نہیں ہوسکتی۔''　(ملفوظات جلد3 صفحہ 39)

۞ ''انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت،فسق وفجور کو چھوڑ دے۔جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔''　(ملفوظات جلداوّل صفحہ 436)

۞ ''دعا کی قبولیت میں تاخیر ڈالنے والے یا دعا کے ثمرات سے محروم کرنے والے بعض مکروہات ہوتے ہیں جن سے انسان کو بچنا لازم ہے۔''(ملفوظات جلد4 صفحہ 287)

۞ ''جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہوسکتی۔''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 170)

۞ ''یادرکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے۔''

(ملفوظات جلد2 صفحہ 195)

۞ ''ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی۔''　(ملفوظات جلد2 ص682)

۞ ''یادرکھو کہ دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو۔''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 130)

❁ ”بعض لوگ تھک جاتے ہیں۔۔۔ایسے لوگوں کو میں مخنّث سمجھتا ہوں۔میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر تیس چالیس برس گزر جاویں تب بھی تھکے نہیں اور باز نہ آوے۔۔۔اللہ تعالیٰ دعا کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔“

(ملفوظات جلد 5 ص 106)

❁ ”حضرت یعقوب علیہ السلام......چالیس برس تک......دعائیں کرتے رہے......آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف علیہ السلام کو لے ہی آئیں۔“

(ملفوظات جلد 2 ص 152)

❁ ”دعا صرف زبان سے نہیں ہوتی بلکہ دعا وہ ہے کہ ”جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 107 حاشیہ)

❁ ”دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 455)

❁ ”یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے......پس چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرّع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے۔اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 616)

❁ ”اصل بات یہ ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے......پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشّان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے کہ دعا کرے۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 618)

❁ ”دعا جب قبول ہونے والی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دل میں ایک جوش اور اضطراب پیدا کر دیتا ہے اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ خود ہی ایک دعا سکھاتا ہے......خدا تعالیٰ اپنے راستباز بندوں کو قبول ہونے والی دعائیں خود الہاماً سکھا دیتا ہے۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ 164)

❁ ”دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے......لوگوں کو دعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملُول ہو جاتے ہیں......حالانکہ دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے......اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد3 صفحہ 615)

❁ ”جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرّف میں ہے تو اس کو صاف کر دے......تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی۔“

(ملفوظات جلد3 صفحہ 398,397)

❁ ”دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے۔“ (ملفوظات جلد3 صفحہ 100)

❁ ”دعا سے پہلے اسباب ظاہری کی رعایت اور نگہداشت ضروری طور پر کی جاوے اور پھر دعا کی طرف رجوع ہو۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 89)

❁ ”جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ 707)

۞ ''دعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت اس طرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اس مردِ بزرگ کی دعاؤں کو سنے۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 182)

۞ ''قرآن شریف کی دعاؤں میں تغیّر جائز نہیں...... ہاں حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان کے متعلق اختیار ہے کہ صیغہ واحد کی بجائے صیغہ جمع پڑھ لیا کریں۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 194)

۞ ''دعا کے لئے رقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتّباعِ سنت ضروری ہے مگر تلاشِ رقّت بھی اتباعِ سنّت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو...... مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہئے...... جس کو زبان عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 538)

۞ ''نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہوسکتا۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 29)

۞ ''دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 589)

۞ ''دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقعہ ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کردو۔ رسمی نماز کچھ ثمرات مترتّب نہیں لاتی۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 176)

❁ ’’انسان کو چاہئے کہ اپنے عیبوں کو شمار کرے اور دعا کرے پھر اللہ تعالیٰ بچاوے تو بچ سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں مانوں گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 573)

❁ ’’جس گناہ کے چھوڑنے میں جو اپنے آپ کو کمزور پاوے اس کو نشانہ بنا کر دعا کرے تو اسے فضلِ خدا سے قوت عطا ہوگی۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 622)

❁ ’’وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت، توکل، تبتّل، سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرلے۔ جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہوکر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمالِ صالحہ کی روح ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 389)

دعاؤں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ

دعا میں جوش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
''خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے۔''
''میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔'' (ملفوظات جلد اوّل ص 200)

دعا کے آغاز میں فاتحہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا میں سب سے پہلے فاتحہ پڑھتے تھے اور بعد میں کوئی اور دعا کرتے۔

ہدایتِ دنیا کی دعا

فرمایا ''ہم تو یہ دعا کرتے ہیں ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔''
(ملفوظات جلد 4 ص 261)

گناہوں سے پاک ہونے کی دعا

''سب سے اوّل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جز وہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہّر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ

اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں وہ خود بخوشی قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے۔'' (ملفوظات جلد 3 ص 617)

دوستوں کے لئے دعا

نیز فرمایا:۔ ''مجھے یہ الہام بار ہا ہو چکا ہے اُجِیْبُ کُلَّ دُعَائِكَ۔۔۔ کہ ہر ایک ایسی دعا جو نفس الامر میں نافع اور مفید ہے قبول کی جائے گی...... جب مجھے یہ اول ہی اول الہام ہوا......تو مجھے بہت ہی خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ میری دعائیں جو میرے یا میرے احباب کے متعلق ہوں گی ضرور قبول کرے گا...... پس میں نے اپنے دوستوں کے لئے یہ اصول مقرر کر رکھا ہے کہ خواہ وہ یاد دلائیں یا نہ یاد دلائیں کوئی امر خطیر پیش کریں یا نہ کریں ان کی دینی اور دنیوی بھلائی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔'' (ملفوظات جلد اوّل ص 67)

''جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل ص 311)

''جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کیلئے خدا کے رسول کیلئے، خدا کی کتاب کیلئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل ص 215)

میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا مجموعی ہیبت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 66)

دشمن کے لئے دعا

’’میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل ص353)

دین کے لئے دعا

’’ہماری جماعت کو چاہیئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں...... عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دُعا ہے وہ دنیا کے کیڑے ہیں اس لئے اس سے پرے نہیں جا سکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد5 ص132)

اخبار ’البدر‘ کے مطابق فرمایا: ’’اصل دعا دین کے واسطے ہے اور اصل دین دعا میں ہے۔ دین و دنیا کے لئے نماز میں بہت دعا کرنی چاہیئے۔‘‘

’’نماز دعا ہی کا نام ہے۔ اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد3 ص435)

اولاد اور بیوی کے لئے دعا

’’اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں۔ اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے...... کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلاء کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دیدے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 ص579)

سب سے عمدہ دعا

’’سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ کیونکہ

گناہوں ہی سے دل سخت ہوجاتا اورانسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خداتعالیٰ ہم سے گناہوں کو جودل کوسخت کردیتے ہیں دور کردے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔'' (ملفوظات جلد4 ص30)

رضائے الٰہی کی دعا

''اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود بخود قبول ہوجائیں گی کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جونری دنیا کے ہی واسطے ہو۔'' (ملفوظات جلد3 ص602)

''خدائے تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھادے۔'' (ملفوظات جلد3 ص28)

''ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھ کرفرمایا:۔ ہرمہینہ اپنے اندر خیر اور شر کے لوازم رکھتا ہے اس لئے دعا کرنی چاہئے۔'' (ملفوظات جلد3 ص323)

حضور علیہ السلام کا معمولِ دعا

فرمایا:۔''میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطاء کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قُرَّۃِ عَین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کیلئے نام بنام۔

پنجم: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ (الحکم جلد4 صفحہ 2 تا11 مورخہ 17رجنوری1900ء خط نمبر4 مولانا عبدالکریم سیالکوٹی)

الہامات حضرت مسیح موعودؑ بابت قبولیت دعا

قُلْ مَا یَعْبَؤُ بِکُم رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآءُ کُمْ (تریاق القلوب صفحہ 60)

یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تمہاری دعا نہ ہو۔

اَفَمَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّاِذَا دَعَاہُ (تذکرہ صفحہ 618)

کیا وہ جو مضطر اور لاچار کی دعا سنتا ہے جب وہ اس سے دعا کرے۔

اِنَّہٗ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ (تذکرہ صفحہ 75)

یقیناً (خدا) دعاؤں کو سنتا ہے۔

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

یعنی دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 604 روحانی خزائن جلد 5)

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (تذکرہ صفحہ 64 ایڈیشن چہارم)

میں دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

دُعَاءُ کَ مُسْتَجَابٌ

یعنی تمہاری دعا قبول ہوگئی۔ (تذکرہ صفحہ 378,385)

اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکَ

تیری دعا قبول کی گئی۔ (تذکرہ صفحہ 630)

میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 243 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 254)

حضرت مسیح موعودؑ کے قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں کیونکہ استجابتِ دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔ اگرچہ دعا کا قبول ہو جانا ہر جگہ لازمی امر نہیں۔ کبھی کبھی خدائے عزّ وجلّ اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے لیکن اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ مقبولین حضرت عزت کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی صفحہ 321 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 334)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف نزول المسیح، تریاق القلوب اور حقیقۃ الوحی میں قبولیت دعا کے نشان تفصیل سے تحریر فرمائے ہیں۔ اس جگہ بطور نمونہ چند واقعات حضور ہی کے الفاظ میں بیان کئے جاتے ہیں:۔

☆ ’’ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی۔ جس کا ہمارے اس جگہ کے آریہ لالہ شرم پت و ملاوامل کو بخوبی علم تھا اور ان کو یہ بھی علم تھا کہ بظاہر کوئی ایسی تقریب نہیں جو جائے اُمید ہو سکے۔ بلا اختیار دعا کے لئے جوش پیدا ہوا تا مشکل بھی حل ہو جائے اور ان لوگوں کے لئے نشان بھی ہو۔ چنانچہ دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشے تب الہام ہوا۔

دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں اَلَاۤ اِنَّ نَـصۡـرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ فِیۡ شَآئِلٍ مِقۡيَاس دنِ ول

یوگوٹو امرتسر۔یعنی دس دن کے بعد روپیہ آئے گا۔خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اونٹنی دم اُٹھاتی ہے تب اس کا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہے۔دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔سوعین اس پیشگوئی کے مطابق مذکورہ بالا آریوں کے روبرو وقوع میں آیا۔یعنے دس دن تک کچھ نہ آیا۔گیارہویں روز محمد افضل خان صاحب نے راولپنڈی سے ایک سو دس روپے بھیجے۔بیس روپے ایک اور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری رہا جس کی اُمید نہ تھی۔"

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 57-258)

☆ "خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کسی ابتلا اور فکر اور غم میں مبتلا تھے ان کی طرف سے متواتر دعا کی درخواست ہوئی۔اتفاقاً ایک دن یہ الہام ہوا۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج

اس وقت مجھے یاد آیا کہ آج انہیں کے لئے دعا کی جائے۔چنانچہ دعا کی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہوں نے ابتلاء سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی۔" (نزول المسیح صفحہ 225،روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 603)

☆ "ایک دفعہ نواب علی محمد خاں مرحوم رئیس لودھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امورِ معاش بند ہو گئے ہیں۔آپ دعا کریں کہ تا وہ کھل جائیں۔جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے۔میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی۔پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہِ معاش کھل گئے اور ان کو بشدت اعتقاد ہو گیا۔پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا اور جس گھڑی انہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اسی گھڑی مجھے الہام ہوا کہ اس مضمون کا خط اُن کی طرف سے آنے والا ہے۔تب میں نے بلاتوقف ان کی طرف یہ خط لکھا کہ اس مضمون کا خط آپ روانہ کریں گے۔دوسرے دن وہ خط آ گیا اور جب میرا خط ان کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی کیونکہ

میرے اس راز کی خبر کسی کو نہ تھی۔ اوران کا اعتقاد اس قدر بڑھا کہ وہ محبت اورارادت میں فنا ہو گئے۔'' (حقیقۃ الوحی صفحہ 246، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 57-258)

☆ ''ایک دوست نے بڑی مشکل کے وقت خط لکھا کہ اس کا ایک عزیز کسی سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہے اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہیں آتی۔ اور دعا کے لئے درخواست کی۔ چنانچہ اسی رات صافی وقت میسر آ گیا اور قبولیت کے آثار سے ایک آریہ کو اطلاع دی گئی۔ چند روز بعد خبر ملی کی مدّعی جس نے یہ مقدمہ دائر کیا تھا۔ ناگہانی موت سے مر گیا اور شخص ماخوذ نے خلاصی پائی۔ فالحمدللہ علی ذالک۔''

(تریاق القلوب صفحہ 59، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 260)

☆ ''ایک دفعہ ہمارے ایک مخلص دوست عبدالرحمان صاحب تاجر مدراس کے لئے جب دعا کی گئی تو الہام ہوا۔

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنابنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

☆ یہ ایک بشارت ان کا غم دور کرنے کے بارے میں تھی چنانچہ چند ہفتہ کے بعد ہی خدا تعالیٰ نے ان کو اس پیش آمدہ غم سے رہائی بخشی۔''

(نزول المسیح صفحہ 233، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 611)

☆ ''ایک مرتبہ اتفاقاً مجھے پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی ضرورت کی حالتیں آ جاتی ہیں۔ ایسا ہی یہ حالت مجھے پیش آ گئی کہ اس وقت کچھ موجود نہ تھا۔ سو میں صبح کو سیر کو گیا اور اس ضرورت کے خیال نے مجھے یہ جوش دیا کہ میں اس جنگل میں دعا کروں۔ چنانچہ میں نے ایک پوشیدہ گوشہ میں جا کر اس نہر کے کنارے پر دعا کی جو بٹالہ کی طرف قادیان سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ جب میں دعا کر چکا۔ تب فی الفور دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دیکھو میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں۔ تب میں خوش ہوا اور اس جنگل سے قادیان کی طرف واپس آیا اور سیدھا بازار کی طرف رخ کیا۔ تا قادیان کے سب پوسٹ ماسٹر سے دریافت کروں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں۔

چنانچہ ڈاکخانہ سے بذریعہ ایک خط کے اطلاع ہوئی کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً گمان گزرتا ہے کہ اسی دن یا دوسرے دن وہ روپیہ مجھے مل گیا۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 94-295)

☆ ’’سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خاں ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہوگیا تھا۔ اور کوئی صورت جان بری کی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ گویا مردہ کے حکم میں تھا۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے تب میں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خداتعالیٰ نے فرمایا مَـنْ ذَا الَّـذِیْ یَشْفَعُ عِـنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہوگیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا۔

اِنَّکَ اَنْتَ الْـمَجَازُ یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے اس قدر لاغر ہوگیا تھا کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہوگیا اور زندہ موجود ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی صفحہ 220,19، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 230,29)

’’میرے مخلص دوست مولوی نوردین صاحب کا ایک لڑکا فوت ہوگیا تھا اور وہی ایک لڑکا تھا اس کے فوت ہونے پر بعض نادان دشمنوں نے بہت خوشی ظاہر کی۔ اس خیال سے کہ مولوی صاحب لاولدرہ گئے۔ تب میں نے ان کے لئے بہت دعا کی اور دعا کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ تمہاری دعا سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اور اس بات کا نشان کہ وہ محض دعا کے ذریعے سے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ بتایا گیا کہ اس کے بدن پر بہت سے پھوڑے نکل آئیں گے چنانچہ وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبدالحیٔ رکھا گیا اور اس کے بدن پر غیر معمولی پھوڑے بہت سے نکلے۔ جن کے داغ اب تک موجود ہیں اور یہ پھوڑوں کا نشان لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے بذریعہ

اشتہار شائع کیا گیا تھا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ 220، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 230)

☆ ’’ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا۔ غشی پر غشی پڑتی تھی اور میں اس کے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اس کے پاس بیٹھی تھیں کہ یک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا۔ تب میں اس کے پاس آیا اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہو گیا۔ تب مجھے خیال آیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا احیاء موتی بھی اس قسم کا تھا اور پھر نادانوں نے اس پر حاشیے چڑھا دیئے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ 253، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 265)

☆ ’’پانچواں نشان جو ان دنوں میں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے جو درحقیقت احیائے موتی میں داخل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدر آباد دکھن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب علم ہے۔ قضاء و قدر سے اس کو سگِ دیوانہ کاٹ گیا ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا۔ پھر وہ قادیان میں واپس آیا تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بیقرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہو گئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی۔ اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا۔ کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا۔ اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو

ایک بُرے رنگ میں اس کی موت شماتتِ اعداء کا موجب ہوگی۔تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بیقراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی۔ جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر پیدا ہوجائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مردہ زندہ ہوجائے۔غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کرلیا تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوگئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یک دفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا۔ بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی۔اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ چند روز تک بکلی صحت یاب ہوگیا۔میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہوگئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہو اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہوگئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہوسکے اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لیے ڈاکٹر مقرر ہیں۔انہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اب کوئی علاج نہیں ہوسکتا۔

اس جگہ اس قدر لکھنا رہ گیا کہ جب میں نے اس لڑکے کے لئے دعا کی تو خدا نے میرے دل میں القاء کیا کہ فلاں دوا دینی چاہئے چنانچہ میں نے چند دفعہ وہ دوا بیمار کو دی آخر بیمار اچھا ہوگیا۔یا یوں کہو کہ مردہ زندہ ہوگیا اور جو کسولی کے ڈاکٹروں کی طرف سے ہماری تار کا جواب آیا تھا۔ہم ذیل میں وہ جواب جو انگریزی میں ہے معہ ترجمہ کے لکھ دیتے ہیں اور وہ یہ ہے۔۔۔ Sorry, nothing can be done for

افسوس کہ عبدالکریم کے واسطے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ Abdul Karim.''

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 481,480، تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 46 تا 48)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بے قراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اُٹھتا ہے خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 18-19، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 20-21)

اب حضرت مسیح موعود مہدی موعود علیہ السلام کی دعائیں پیش کی جاتی ہیں۔

گناہوں کی بخشش کی عاجزانہ دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو ان کے صاحبزادے کی وفات پر ایک تعزیتی مکتوب میں (اگست 1885ء میں) اس دعا کی طرف کمال انکساری سے توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا کہ ''یہ دعا معمولات اس عاجز سے ہے اور درحقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے'' نیز تحریر فرمایا کہ ''مناسب ہے کہ بروقت اس دعا

کے فی الحقیقت دل کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولیٰ کے انعام واکرام کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں جوشِ دلی چاہئے اور رقت اور گریہ بھی''۔دعا کا طریق حضور نے یہ بیان فرمایا:''رات کے آخری پہر میں اُٹھو۔اور وضو کرو اور چند دوگانہ اخلاص سے بجالاؤ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو۔''

''اے میرے محسن اور اے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ گر نہیں۔آمین!ثم آمین۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد 5 مکتوب نمبر 2 صفحہ 3)

گناہوں سے نجات کی چند اور دعائیں

''یاالٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری راہنمائی کر۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 227 پرانا ایڈیشن)

''ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہیں تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔'' (اخبار''البدر'' جلد 2 صفحہ 30)

''میں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا تو آپ رحم فرما مجھے پاک کر کیونکہ تیرے فضل وکرم کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے پاک کرے۔''

(البدر جلد 3 صفحہ 41)

دُعائے بیعتِ توبہ

حضرت مسیح موعودؑ نے جن الفاظ میں حضرت نورالدین اعظم خلیفۂ اوّل سے بیعت لی۔ وہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی درخواست پر حضور نے اَپنے قلم سے لکھ کر اِنہیں عنایت فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے اُن تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں۔ جن میں مبتلا تھا۔ اور اپنے سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا۔ اور اشتہار کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور مَیں اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ۔فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: میں اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ میں اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ میں اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور پنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ پس میرے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب الفاظِ بیعت دہراتے

تو تمام آدمی رونے لگ جاتے اور آنسو جاری ہو جاتے کیونکہ حضرت صاحب کی آواز میں اس قدر گداز ہوتا تھا کہ انسان ضرور رونے لگ جاتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص166 روایت نمبر 747)

امر واقعہ یہ ہے کہ نبی کریمؐ کی دعا (جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت توبہ میں شامل فرمایا) ایسی گہری تاثیر رکھتی ہے کہ اب بھی دہرائے جانے کے وقت یہی کیفیت سوز و گداز اکثر دیکھی گئی ہے۔ دعا یہ ہے:۔

''اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔''

اس روایت کی مزید تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ ''بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 174)

رضائے باری کے حصول کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے نام مکتوب میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

''دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زباں سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔

اے رب العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال۔ تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے

عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دین و دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم مکتب نمبر 4 صفحہ 5)

تنہائی میں معیّتِ مولیٰ کی دعا

"اے میرے خدا میری فریاد سن کہ میں اکیلا ہوں۔ اے میری پناہ! اے میری سپر! اے میرے پیارے! مجھے ایسا مت چھوڑ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ پر میری روح سجدے میں ہے۔"

(بحوالہ سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی جلد پنجم صفحہ 573)

حضورِ نماز کے لئے دعا

۱۶رمئی ۱۹۰۲ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی نظیر حسین سخا دہلوی کو ان کے خط کے جواب میں نماز میں حصولِ حضور کا طریق بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"نماز میں اپنے لئے دعا کرتے رہیں اور بے خیال نماز پر خوش نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہو توجہ سے نماز ادا کریں۔ اور اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔

اے خدائے تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے۔"

(فتاویٰ مسیح موعود صفحہ 37)

برکات ماہِ رمضان کی محرومی سے بچنے کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روزہ کی توفیق چاہنے کے لئے دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

’’ہر شے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقُوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے۔۔۔

الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 563)

خانہ کعبہ میں کی جانے والی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک رفیق حضرت صوفی منشی احمد جان صاحب کو حج بیت اللہ پر جاتے ہوئے اپنی طرف سے حسب ذیل دعا کرنے کی تحریک ایک مکتوب میں فرمائی:

’’اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ میسر ہو تو اس مقام محمود مبارک میں اس احقر عباد اللہ کی طرف سے انہیں لفظوں سے مسکنت وغربت کے ہاتھ بحضور دل اُٹھا کر گزارش کریں کہ:۔

اے ارحم الراحمین ایک بندہ عاجز اور ناکارہ پر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔ اس کی یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو عفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ

رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین (محبین) میں مجھے اُٹھا۔ اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظلِ حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضا میں پہنچا۔ اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یارب العلمین۔''

یہ دعا ہے جس کے لئے آپ پر فرض ہے کہ ان ہی الفاظ سے بلا تبدل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے کریں۔ والسلام

خاکسار

غلام احمد 1303ھ

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ 17-18، مکتوبات امام ہمام قلمی جلد اول صفحہ 61، 1892ء)

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

''میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہؐ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین۔''

(رسالہ الوصیت صفحہ 15 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316)

''پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا! اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لیے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں

نہیں۔آمین یارب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور ورحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔آمین یارب العالمین۔'' (الوصیت صفحہ 16-17)

اپنی جماعت کے حق میں دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ''کشتی نوح'' میں ''ہماری تعلیم'' بیان فرما کر اسے اس دعا پر ختم کرتے ہیں:۔

''اب میں دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔'' (کشتی نوح صفحہ 74 روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 85)

سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے دعا

''الٰہی میرے سلسلہ کی ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو۔''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب جلد پنجم صفحہ 628)

''میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں اور میں

اُمید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔ میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہیں۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کرلیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھروں میں جاکر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو اس تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اسی میں رہتا اور اسی میں مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیوں کہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔'' (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ 61-62)

مخالفین کے حق میں دعائیں

''اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 62 روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 79)

''میں اس بیمار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہ گیں ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا ہمارے ہادی اور راہنما! ان لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان کے دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول صفحہ 98)

''اے خداوند قادر مطلق اگرچہ قدیم سے تیری یہی عادت اور یہی سنت ہے کہ تو بچوں اور

امیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرع سے عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے اور ان کو بھی آنکھیں بخش اور کان عطاء کر اور دل عنایت فرما تا وہ دیکھیں اور سنیں اور سمجھیں اور تیری اس نعمت کا جو تو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اس کے حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہو جائیں۔ اگر تو چاہے تو تُو ایسا کرسکتا ہے کیونکہ کوئی بات تیرے آگے انہونی نہیں۔'' (ازالہ اوہام صفحہ 35 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 120)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ''حقیقۃ الوحی'' میں اپنی سچائی کے نشان بیان فرمانے کے بعد یہ دعا کرتے ہیں کہ:۔

''خدا تعالیٰ بہت سی روحیں ایسی پیدا کرے کہ ان نشانوں سے فائدہ اُٹھاویں اور سچائی کی راہ کو اختیار کریں۔ اور بغض اور کینہ کو چھوڑ دیں۔ اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اُٹھ جائے۔ اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اور تیرے رسول کریم محمد مصطفی ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔

اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 164، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 603)

ساری دنیا میں قیام توحید کے لئے دعا

''اے قادر خدا اے اپنے بندوں کے راہنما! جیسا تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے۔ ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور

شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہو گیا۔ اب اے کریم! مشرق اور مغرب میں توحید کی ایک ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم! تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی! تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے **تَوَکَّلْنَا عَلَیْکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ وَاَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ** یعنی ہم نے تجھ پر توکل کیا اور سوائے تیرے کسی کو کوئی قوت و طاقت نہیں اور تو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔ (ترجمہ از مرتب)

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 13-214، حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد 5)

بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے دعا

''اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ اور تیرے کامل و مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں۔ اور اس کے حکموں پر چلیں۔ تا ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جاویں کہ جو سچے مسلمان کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں۔ اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے۔ بلکہ سچے راست باز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں بالخصوص قوم انگریز جنہوں نے ابھی تک اس آفتاب صداقت سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی اور جس کی شائستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاونت سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کے دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں تا ان کے گورے و سپید منہ جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی و منور ہوں۔

فَنَسْئَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی خَیْرَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اھْدِھِمْ وَاَیِّدْھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْکَ وَاجْعَلْ لَّھُمْ حَظًّا کَثِیْرًا فِیْ دِیْنِکَ وَاجْذِبْھُمْ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ لِیُؤْمِنُوْا بِکِتَابِکَ وَرَسُوْلِکَ وَیَدْخُلُوْا فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔

آمِیْن ثُمَّ آمِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 28)

یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں ان کی خیر و بھلائی کے طلبگار ہیں۔ اے اللہ! ان کو ہدایت دے اور اپنی خاص روح سے ان کی تائید فرما اور اپنے دین کا بہت زیادہ حصہ ان کو عطا کر اور اپنی قوت و طاقت سے ان کو اپنی طرف کھینچ لے تاکہ وہ تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لائیں اور اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہوں۔ آمین۔ (ترجمہ از مرتب)

"جلسہ سالانہ" میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا

"بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہریک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہمّ و غم دُور فرماوے۔ اور ان کو ہریک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہریک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ضلع گورداسپور۔ عفی اللہ عنہ

(7/دسمبر 1892ء)

چند قرآنی دعاؤں سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے رہنما ارشادات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جب کہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُالْوَارِثِیْنَ۔ (انبیاء: 90) یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔'' (تحفۃ الندوۃ صفحہ 5، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 97)

''ہماری جماعت ہر نماز کی آخری رکعت میں بعد رکوع مندرجہ ذیل دعا بکثرت پڑھے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 6)

رَبَّنَـا اٰتِـنَـا فِی الدُّنْیَا حَسَـنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَـنَةً وَّقِـنَـا عَـذَابَ النَّارِ۔(البقرہ:202)

یعنی اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

فرمایا:۔'' آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 577)

رَبَّنَاظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔ (الاعراف:24)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں ہوں گے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا سے ایک کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری جماعت سے کہدو کہ یہ دعا بہت کثرت سے پڑھیں۔

رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران :9)

اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تو نے ہمیں ہدایت دی۔ اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا یقیناً تو بہت عطا کرنیوالا ہے۔

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۷۴ء ص ۴)

قرآنی دعائیں جو حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوئیں

اَللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (یوسف:65)

اللہ ہی بہت حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(تذکرہ صفحہ:84)

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ (بنی اسرائیل:81، تذکرہ صفحہ 49)

اے میرے رب! مجھے صدق والی جگہ میں داخل کرنا۔

رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی (البقرہ:261، تذکرہ صفحہ 37,196,339)

میرے رب مجھے دکھا تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔ (طٰہٰ:115، تذکرہ:310)

نوٹ: تحفہ گولڑویہ کی شاندار تصنیف کے موقع پر یہ دعا الہام ہوئی۔

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ (یوسف:34)

اے میرے رب! قید خانہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف وہ مجھے دعوت دیتی ہیں۔ (تذکرہ:79)

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا (نوح:27، تذکرہ:576)

اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ۔ (المائدہ:84، تذکرہ:282)

اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ (الاعراف:90)

اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے مابین واضح فیصلہ فرما اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (تذکرہ 196، 37)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّغَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔

(فلق 2 تا4، تذکرہ صفحہ 65 ایڈیشن چہارم)

کہہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جب وہ چھا جائے۔

الہامی دعائیں

1893ء میں یہ دعا الہام ہوئی۔

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (تذکرہ صفحہ 199 بحوالہ تحفہ بغداد صفحہ 17 تا25)

اے میرے رب میں مغلوب ہوں تو میرے دشمن سے انتقام لے۔

26/اپریل 1903ء کو دوبارہ یہ ان الفاظ میں الہام ہوئی۔

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے میرے رب میں مغلوب ہوں میرا بدلہ لے اور ان کو اچھی طرح پیس ڈال۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 104، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 107)

ایک روایت میں مغلوب کی بجائے مظلوم بھی آیا ہے۔ (تذکرہ صفحہ 389)

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ (تذکرہ صفحہ :37,71,79)

اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم نازل فرما۔

رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِيْنَ

(حقیقۃ الوحی صفحہ 108، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 111)

اے میرے رب مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنْ غَمِّیْ۔ (تذکرہ صفحہ 79)

اے میرے رب مجھے میرے غم سے نجات دے۔

رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً (تذکرہ صفحہ :626)

میرے رب مجھے پاک اولاد عطا کر۔

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ

(تذکرہ صفحہ 282،تریاق القلوب صفحہ 59 حاشیہ)

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

رَبَّنَا اِنَّنَا جِئْنَاکَ مَظْلُوْمِیْنَ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم تیرے پاس مظلوم ہونے کی حالت میں آئے ہیں ۔پس ہمارے اور ظالم قوم کے درمیان امتیاز اور فرق ظاہر فرمادے۔آمین۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 1،روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 621)

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 100،روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 104)

اے ہمارے رب ہمارے گناہ ہمیں بخش دے ہم یقیناً خطا کار ہیں۔

1907ء میں یہ دعا الہام ہوئی۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا طُعْمَۃً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ۔ (تذکرہ:486)

اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کا لقمہ (خوراک) نہ بنا۔

وَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً کَثِیْرَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیَّ (تذکرہ صفحہ 660)

یعنی انسانوں کے بہت سے دلوں کو میری طرف جھکا دے۔(فرمایا یہ ایک بشارت ہے سلسلہ کی ترقی کے متعلق)

بخشش اور خاص بندۂ خدا بننے کی دعا

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک رفیق خاص چوہدری رستم علی صاحب کو اس دعا کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ ’’چاہیے کہ سجدہ میں اور دن رات کئی دفعہ یہ دعا پڑھیں۔

یَامَنْ ھُوَاَحَبُّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ اَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِکَ الْمُخْلِصِیْنَ۔ آمین‘‘(الحکم 10/اگست 1901ء)

اے سب پیاروں سے بڑھ کر پیارے! مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے چنیدہ بندوں میں داخل کر لے۔

(مکتوبات احمد یہ جلد پنجم نمبر سوم ص 74، مکتوب 15/فروری 1888ء)

دعائے مغفرت وانجام بخیر

میر عباس علی صاحب لدھیانوی کے نام ایک مکتوب میں حضور علیہ السلام نے یہ دعا تحریر فرمائی:۔

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَصَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ وَتَوَفَّنَا فِیْ اُمَّۃٍ وَّاَتْبِعْنَا فِیْ اُمَّۃٍ وَّاٰتِنَا مَاوَعَدْتَّ لِاُمَّۃٍ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا فِیْ عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(مکتوبات احمد یہ جلد 1 صفحہ 108)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان مومن بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے اور اپنے نبی اور حبیب محمد اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج اور ہمیں امتی ہونے کی حالت میں موت دے اور اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمیں اپنے مومن بندوں میں سے لکھ لے۔

طہارت اور پاکیزگی کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قریباً 1878ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوگئے۔ جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا وہ تینوں بھی زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چارپائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے ان سے سے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو۔ تب میں نے یہ دعا کی رَبِّ اَذْھِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَطَھِّرْنِیْ تَطْھِیْرًا اس دعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ نے آمین کہی۔ اس کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اڑ گئے۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہوگیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب ہے اور میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہوگیا وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بہ تمام وکمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہوگئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتی تھی۔‘‘

(نزول المسیح صفحہ 236، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 615-614)

درود شریف اور استغفار کی تلقین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منشی رستم علی صاحب کے نام مکتوب میں یہ نصیحت فرمائی:۔

’’بعد نماز مغرب وعشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھیں اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں اگر گیارہ سو دفعہ روز ورد مقرر کریں یا سات سو دفعہ ورد مقرر کریں تو بہتر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

یہی درود شریف پڑھیں اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جاوے تو زیارت رسول کریمؐ ہو جاتی ہے اور تنویر باطن اور استقامت دین کیلئے بہت مؤثر ہے اور بعد نماز صبح کم سے کم سو مرتبہ استغفار دلی تضرع سے پڑھنا چاہئے۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد پنجم صفحہ 7 نمبر ۳۔۱۲ پوسٹ کارڈ)

دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِقَدْرِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11-10)

ترجمہ: اے اللہ درود اور سلام اور برکتیں بھیج آپ اور آپ کی آل پر............اتنی زیادہ رحمتیں اور برکتیں جتنے ہم و غم اور حزن آپ کے دل میں اس امت کے لئے تھے اور آپ پر اپنی رحمتوں کے انوار ہمیشہ نازل فرماتا چلا جا۔

چند خاص ورد اور دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو بعض مشکلات میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

''آپ درویشانہ سیرت سے ہر ایک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم اکتالیس دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر ایک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں۔یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پھر نماز پوری کرکے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ 33)

مصیبت اور بیماری سے نجات کی الہامی دعا

اندازاً 1880 کی بات ہے حضرت مسیح موعود کو سخت قولنج خونی پیچش کی حالت میں 16 دن گزر گئے۔ چونکہ یہی بیماری ایک اور شخص کی آٹھویں دن جان لے چکی تھی۔اس لئے گھر والوں نے مایوس ہو کر آپ پر سورۃ یاسین بھی تین مرتبہ پڑھ دی۔حضورؑ فرماتے ہیں۔

''جس طرح خداتعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کرکے ایک دعا سکھلائی۔ چنانچہ الہام کے مطابق حضور نے دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی تھی ہاتھ ڈال کر یہ کلمات پڑھ کر سینہ، پشت سینہ دونوں ہاتھوں اور منہ پر پھیرے۔حضور فرماتے ہیں۔'' مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے یہاں تک کہ سولہ دن کے بعد بیماری بکلی چھوڑ گئی۔'' (تریاق القلوب صفحہ 37-36)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے۔اے اللہ رحمتیں بھیج آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔

اسم اعظم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 6 دسمبر 1902ء کو تحریر فرمایا:۔

’’رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا۔ تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پرزور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفرّ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا۔ اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر میں نے پھر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

ترجمہ:۔ اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔‘‘

(تذکرہ صفحہ 363,364)

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنے مختلف رفقاء کو اپنے خطوط میں رکوع وسجود میں اور قیام میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بتکرار صدق دل تذلل اور عجز سے یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ (مکتوبات جلد 5 حصہ اول صفحہ 38)

شفائے مرض کی ایک دعا

ایک وبائی بیماری میں خدا تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا ورد کیا جاوے۔''یَاحَفِیْظُ ۔یَاعَزِیْزُ۔یَارَفِیْقُ۔''
یعنی اے حفاظت کرنے والے۔اے عزت والے اور غالب اے دوست اور ساتھی!
فرمایا''رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے۔جو کہ اس سے پیشتر اسماء باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا''۔
(البدر جلد 2 نمبر 35 صفحہ 280 مورخہ 18 ستمبر 1903ء و تذکرہ ص 404)

موذی بیماری سے شفا کی دعا

27 جنوری 1905ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دائیں رخسار میں ایک آماس سا نمودار ہونے سے بہت تکلیف ہوئی دعا کرنے پر یہ فقرات الہام ہوئے۔جن کے دم کرنے سے فوراً صحت عطا ہوئی۔ (تذکرہ صفحہ 442)

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّالْكَرِیْمِ یَاحَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَارَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ
میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔اللہ کے نام کے ساتھ جو شافی ہے۔اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔اللہ کے نام کے ساتھ جو احسان کرنے والا اور عزت والا ہے۔اے حفاظت کرنے والے اے عزت وغلبہ والے اے ساتھی اے دوست مجھے شفا دے۔

مرض سے شفا کی ایک اور دعا

1906ء میں بیماری کی حالت میں یہ دعا الہام ہوئی۔
اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ صفحہ 523)
یعنی اپنے حضور سے مجھے شفا عطا کر اور مجھ پر رحم کر۔

مصیبت سے بچنے کی دعا

1899ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا کہ آگ دھواں اور چنگاریاں اُڑ کر آپ کی طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں اس حال میں آپ یہ دعا پڑھ رہے ہیں۔
(تذکرہ 279 بحوالہ خط بنام مولانا عبدالکریم صاحب)

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اِنَّ رَبِّیْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ: اے زندہ اور ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہستی میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔ یقیناً میرا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی مشکلات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''استغفار کثرت سے پڑھا کرو اور نمازوں میں..........یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَسْتَغِیْثُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھو۔ اے زندہ اور قائم رہنے والے خدا میں تیری رحمت سے تیری مدد چاہتا ہوں۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ (ترجمہ از مرتب) (ملفوظات جلد 4 صفحہ 250)

محبت الٰہی اور بخشش کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک وفا شعار رفیق منشی رستم علی صاحب کے ایک دلی دوست سندر داس کی وفات کے جانکاہ صدمہ پر تعزیتی خط میں یہ دعا پڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ سجدہ میں اور دن رات کئی دفعہ یہ دعا پڑھیں۔

یَااَحَبُّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِكَ الْمُخْلَصِیْنَ
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم صفحہ 74)

ترجمہ: اے ہر پیارے سے زیادہ پیاری ہستی مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل کر لے۔

محبت الٰہی سے بھری ہوئی ایک اور دعا

رَبِّ اِنَّـکَ جَنَّتِیْ وَرَحْمَتُکَ جُنَّتِیْ وَاٰیَاتُکَ غِذَائِیْ وَفَضْلُـکَ رِدَائِیْ

اے میرے رب بے شک تو ہی میری بہشت ہے اور تیری رحمت میری ڈھال ہے۔اور تیرے نشان میری غذا ہیں اور تیرا فضل میری رداء(چادر) ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 384 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 361)

انصار دین عطا کئے جانے کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مہمات میں تنہای کے زمانہ میں درد دل سے خدا تعالیٰ کے حضور انصار دین عطا کئے جانے کے لئے دعا کی۔جس کا ذکر حضرت مولانا نورالدین صاحب کے نام ایک مکتوب میں فرمایا ہے۔

رِبِّ اَعْـطِـنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ اَنْصَارًا فِیْ دِیْنِکَ وَاَذْھِبْ عَنِّیْ حُزْنِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَااِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم مکتوب نمبر ۲۴ صفحہ 34)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اپنے حضور سے اپنے دین کیلئے معاون مددگار عطا کر اور میرے غم کو دور کر دے اور میرے سارے کام درست فرما دے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

دائمی برکت کے لئے دعا

قریبا 1883ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامی طور پر ایک طرف برکت کے حصول کی یہ دعا سکھلائی اور پھر کمال لطف واحسان سے اس کے منظور ہو جانے کی خبر بھی عطا فرمائی۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 520 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3 روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 621)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُ مَاکُنْتُ

ترجمہ: اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔

مال میں برکت کی دعا

2مارچ 1904ء کوحضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے دیکھا کہ آپ روپوں سے بھرا ایک کاغذی تھیلا سفید رومال میں باندھ رہے تھے اور بطور الہام یہ دعا زبان پر جاری ہوئی۔(تذکرہ423)

رَبِّ اجْعَلْ بَرَکَۃً فِیْہِ اے میرے رب اس میں برکت پیدا فرمادے۔

اضافہ علم ومعرفت کے لئے دعائیں

(۱) 7جون 1906ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔

رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِیَّۃَ

اے میرے رب مجھے اپنے وہ انوار دکھا۔ جومحیط کل ہوں۔(تذکرہ صفحہ 534)

(۲) 1906ء کے الہامات میں یہ دعا بھی درج ہے۔

رَبِّ عَلِّمْنِیْ مَاھُوَخَیْرٌ عِنْدَکَ

(حقیقۃ الوحی صفحہ 103 روحانی خزائن جلد22 صفحہ 106)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔

(۳) 20جولائی 1907ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔

رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔ (تذکرہ صفحہ 613)

توفیقِ فہم وعلم کی دعا

وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبَّنَا اِھْدِنَا صِرَاطکَ الْمُسْتَقِیْمَ وَھَبْ لَنَا مِنْ عِنْدِکَ فَھْمَ الدِّیْنِ الْقَوِیْمِ وَعَلِّمْنَا مِنْ لَّدُنْکَ عِلْمًا

(حقیقۃ الوحی صفحہ 5 روحانی خزائن جلد22 صفحہ 7)

ترجمہ: اور سوائے اللہ کے فضل کے مجھے کوئی توفیق اور طاقت نہیں۔اے ہمارے رب! ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما اور اپنے حضور سے ہمیں راستے کا فہم عطا فرما اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

حق وہدایت کی دعا

وَمَاتَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ انْطُقْنَا بِالْحَقِّ وَاكْشِفْ عَلَيْنَا الْحَقَّ وَاهْدِنَا اِلٰی حَقٍّ مُّبِيْنٍ (خاتمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 414)

ترجمہ: اور مجھے کوئی توفیق حاصل نہیں سوائے اللہ کے فضل کے۔اور میرے رب میری زبان پر حق جاری فرما دے اور ہم پر حق کھول دے اور ہمیں کھلی کھلی صداقت کی طرف رہنمائی فرما۔

رحمت ونصرت کی دعا

وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ انْصُرْنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَبِّ اَيِّدْنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ طَرَدُوْنِیْ فَاٰوِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ لَعَنُوْنِیْ فَارْحَمْنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ اِرْحَمْنِیْ يَا رَبَّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ۔ اِرْحَمْنِیْ يَااَرْحَمَ الرُّحَمَآءِ وَلَا رَاحِمَ اِلَّا اَنْتَ۔ اِنَّكَ اَنْتَ حِبِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ وَ اَنْتَ لَا تُضِيْعُ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔ (حجۃ اللہ صفحہ 16 روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 164)

ترجمہ: اور مجھے کوئی توفیق نہیں سوائے اللہ کی توفیق کے۔(اے) میرے رب! اپنے حضور سے میری مدد فرما میرے رب اپنے پاس سے میری تائید فرما میرے رب میری قوم نے مجھے دھتکار دیا ہے پس تو مجھے اپنے حضور پناہ دے۔اے میرے رب میری قوم نے مجھ پر لعنت وملامت کی ہے پس اپنے پاس سے مجھے رحمت نصیب کر اے زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے مجھ پر رحم کر۔اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مجھ پر رحم کر کہ تیرے سوا کوئی رحم کرنے والا نہیں۔یقیناً تو ہی دنیا وآخرت میں میری محبت ہے اور تو ہی ارحم الراحمین ہے میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تو توکل کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔

رحم کی دعائیں

(۱) 31 مئی 1903ء یہ الہامی دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو القاء ہوئی۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ (تذکرہ صفحہ 392)

(۲) 4 اپریل 1907 کو یہ دعا الہام ہوئی۔

یا اللہ رحم کر! (تذکرہ صفحہ 601)

(۳) 30 ستمبر 1907ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔

رَبِّ ارْحَمْنِیْ اِنَّ فَضْلَکَ وَرَحْمَتَکَ یُنْجِیْ مِنَ الْعَذَابِ

ترجمہ: اے میرے رب مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ 621)

تکذیب کے بعد دعائے مدد و نصرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ مخالفین اور اقارب کی بدزبانی سے تنگ آ کر میں نے اپنے دروازے بند کئے اور اپنے رب وہاب سے دعا کی اور اپنے آپ کو اس کے سامنے ڈال دیا اور اس کے آگے سجدہ ریز ہو کر گر گیا اور یہ عرض کی۔

یَا رَبِّ انْصُرْ عَبْدَكَ وَ اخْذُلْ اَعْدَآءَ كَ۔ اِسْتَجِبْنِیْ یَا رَبِّ اِسْتَجِبْنِیْ۔ اِلَامَ یُسْتَھْزَءُ بِكَ وَ بِرَسُوْلِكَ۔ وَ حَتَّامَ یُكَذِّبُوْنَ كِتَابَكَ وَ یَسُبُّوْنَ نَبِیَّكَ۔بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا مُعِیْنُ۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 569)

”اے میرے رب اپنے بندہ کی نصرت فرما۔ اور اپنے دشمنوں کو ذلیل اور رسوا کر۔ اے میرے رب میری دعا سن۔ اور اسے قبول فرما۔ کب تک تجھ سے اور تیرے رسول سے تمسخر کیا جاتا رہے گا۔ اور کس وقت تک یہ لوگ تیری کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے۔ اے ازلی ابدی خدا میں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔

شدید منکرین اور دشمنان دین حق کی تباہی کی دعا

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَكَ وَاَعْدَائِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَیَّامَكَ وَشَهِّرْلَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْمِنَ الْكَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

(تذکرہ صفحہ 426)

یعنی اے میرے رب میری دعا کو سن اور اپنے اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے (وعدوں کے) دن دکھا اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت لے اور شریر کافروں میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔

انصارِ دین کے لئے دُعا

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۔آمین۔ اَللّٰھُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۔آمین۔

اے اللہ اس کی مدد فرما جو محمدؐ کے دین کی مدد کرے اور ہمیں ان میں سے بنا (قبول فرما) اور اے اللہ اس کو چھوڑ دے جس نے چھوڑ دیا محمدؐ کو اور ہمیں ان میں سے نہ بنا۔ قبول فرما۔

(مجموعہ اشہارات جلد سوم ص 553)

اصلاح امت محمدیہ کیلئے دعا

میر عباس علی صاحب کے نام مکتوب میں حضور نے یہ دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْنَا بَرَکَاتِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۵۰)

ترجمہ:۔ اے اللہ محمد ﷺ کی امت کی اصلاح فرما۔ اے اللہ محمد ﷺ کی امت پر رحم کر۔ اے اللہ ہم پر محمد ﷺ کی برکات نازل فرما اور محمد ﷺ پر رحمتیں اور برکتیں اور سلام بھیج حضور علیہ السلام کو رَبِّ

اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ کی دعا الہاماً بھی سکھائی گئی۔(تذکرہ صفحہ 37 طبع چہارم)
ترجمہ: یعنی اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح فرما۔

ایک مخالف مولوی کی ایذ ارسانیوں پر درد بھری دعا

مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب گالی گلوچ اور لعنت ملامت کی حد کردی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعا کی۔ جو نبی کریم ﷺ کی طائف کی دعا سے ماخوذ معلوم ہوتی ہے۔

اے میرے مولیٰ اے میرے پیارے آقا میں نے اس شخص کی تمام سخت باتوں اور لعنتوں اور گالیوں کا جواب تیرے پر چھوڑا۔ اگر تیری یہی مرضی ہے مجھے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں چاہئے کہ تو راضی ہو۔ میرا دل تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ تیری نگاہیں میری تہ تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اگر مجھ میں کچھ فرق ہے تو نکال ڈال اور اگر تیری نگاہ میں مجھ میں کچھ بدی ہے تو میں تیرے ہی منہ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے پیارے ہادی! اگر میں نے ہلاکت کی راہ اختیار کی ہے تو مجھے اس سے بچا اور وہ کام کرا کہ جس میں تیری رضامندی ہو۔ میری روح بول رہی ہے کہ تو میرے لئے ہے اور ہوگا۔ جب سے کہ تو نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور جب سے کہ تو نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ اور جب سے کہ تو نے دلجوئی اور نوازش کی راہ سے مجھے کہا کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ تو اسی دم سے میرے قالب میں جان آ گئی۔ تیری دل آرام باتیں میرے زخموں کی مرہم ہیں۔ تیرے محبت آمیز کلمات میرے غم رسیدہ دل کے مفروح ہیں۔ میں غموں میں ڈوبا ہوا تھا تو نے مجھے بشارتیں دیں۔ میں مصیبت زدہ تھا تو نے مجھے پوچھا۔ پیارے! میرے لئے یہ خوشی کافی ہے کہ تو میرے لئے اور میں تیرے لئے ہوں۔ تیرے حملے دشمنوں کی صف توڑیں گے اور تیرے تمام پاک وعدے پورے ہونگے تو اپنے بندہ کا آمرزگار ہوگا۔" (آسمانی فیصلہ صفحہ ۹ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۱۹)

ایک جامع دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام علماء کے سب وشتم اور ان کی مخالفت کے پیشِ نظر خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتے ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ فَاحْفَظْنَا مِنْ فِتْنَتِهِمْ وَ بَرِّئْنَا مِنْ تُهْمَتِهِمْ وَاخْصُصْنَا بِحِفْظِكَ وَاصْطِفَائِكَ وَخَيْرِكَ۔ وَلَاتَكِلْنَا اِلٰى كَلَاءِ غَيْرِكَ وَاَوْزِعْنَا اَنْ نَّعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ نَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ وَ فَضْلَكَ وَرِضَاءَ كَ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ۔ رَبِّ كُنْ بِفَضْلِكَ قُوَّتِيْ وَ نُوْرَ بَصَرِيْ وَمَا فِيْ قَلْبِيْ وَقِبْلَةَ حَيَاتِيْ وَ مَمَاتِيْ۔ وَاشْغُفْنِيْ مَحَبَّةً وَآتِنِيْ حُبًّا لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِّنْ بَعْدِيْ رَبِّ فَتَقَبَّلْ دَعْوَتِيْ وَاَعْطِنِيْ مُنْيَتِيْ وَ صَافِنِيْ وَ عَافِنِيْ وَاجْذُبْنِيْ وَ قُدْنِيْ و اَيِّدْنِيْ وَوَفِّقْنِيْ وَزَكِّنِيْ وَ نَوِّرْنِيْ وَاجْعَلْنِيْ جَمِيْعًا لَّكَ وَكُنْ لِيْ جَمِيْعًا۔ رَبِّ تَعَالَ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ بَابٍ وَخَلِّصْنِيْ مِنْ كُلِّ حِجَابٍ۔ وَاسْقِنِيْ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔ وَاَعِنِّيْ فِيْ هَيْجَآءِ النَّفْسِ وَجَذَبَاتِهَا۔ وَاحْفَظْنِيْ مِنْ مَهَالِكَ الْبَيْنِ وَ ظُلُمَاتِهَا۔ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طُرْفَةَ عَيْنٍ وَاعْصِمْنِيْ مِنْ سَيِّاٰتِهَا وَاجْعَلْ اِلَيْكَ رَفْعِيْ وَ صَعُوْدِيْ وَ ادْخُلْ فِيْ كُلِّ ذَرَّةٍ مِنْ ذَرَّاتِ وُجُوْدِيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ لَهُمْ مَسْبَحٌ فِيْ بِحَارِكَ وَمَسْرَحٌ فِيْ رِيَاضِ اَنْوَارِكَ وَرِضَاءٌ تَحْتَ مَجَارِيْ اَقْدَارِكَ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اَغْيَارِكَ۔ رَبِّ بِفَضْلِكَ وَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ اَرِنِيْ جَمَالَكَ وَاسْقِنِيْ زُلَالَكَ وَاَخْرِجْنِيْ مِنْ كُلِّ اَنْوَاعِ الْحِجَابِ وَالْغُبَارِ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ نَكَسُوْا فِي الظُّلْمَةِ وَالْاِسْتِتَارِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْبَرَكَاتِ وَالْاِشْرَاقَاتِ وَالْاَنْوَارِ وَ انْقَلَبُوْا بِعَقْلِهِمُ النَّاقِصِ وَجَدِّهِمُ النَّاكِصِ مِنْ دَارِالنَّعِيْمِ اِلٰى دَارِ الْبَوَارِ۔ وَارْزُقْنِيْ اَمْحَاضَ الطَّاعَةِ لِوَجْهِكَ وَسُجُوْدِ الدَّوَامِ فِيْ حَضْرَتِكَ وَاَعْطِنِيْ هِمَّةً تَحِلُّ فِيْهَا عَيْنَ

عِنَایَتِكَ وَاَعْطِنِیْ شَیْئًا لَا تُعْطِیْهِ اِلَّا لِوَحِیْدٍ مِّنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ۔ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ رَحْمَۃً لَا تُنْزِلُهَا اِلَّا عَلٰی فَرِیْدٍ مِّنَ الْمَحْبُوْبِیْنَ۔ رَبِّ اَحْیِ الْاِسْلَامَ بِجُهْدِیْ وَهِمَّتِیْ وَ دُعَآئِیْ وَ کَلَامِیْ وَاَعِذْبِیْ سَحْنَتَهٗ وَحَبْرَهٗ وَسَبْرَهٗ وَ مَزِّقْ کُلَّ مُعَانِدٍ وَ کِبْرَهٗ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی اَرِنِیْ وُجُوْهًا ذَوِی الشَّمَائِلِ الْاِیْمَانِیَّۃِ وَ نُفُوْسًا ذَوِی الْحِکْمَۃِ الْیَمَانِیَّۃِ وَعُیُوْنًا بَاکِیَۃً مِنْ خَوْفِكَ وَ قُلُوْبًا مُقْشَعِرَّۃً عِنْدَ ذِکْرِكَ وَاَصْلًا تَقِیًّا یَرْجِعُ اِلَی الْحَقِّ الصَّوَابِ وَیَتَفَیَّأُ ظِلَالُ الْمَجَاذِیْبِ وَالْاَقْطَابِ وَاَرِنِیْ عَرَائِكَ سَاعِیَۃً اِلَی الْمَتَابِ وَالْاِعْدَادِ لِلْمَآبِ۔(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶،۵)

اے اللہ! ہمیں ان کے فتنے سے محفوظ رکھ اور انکی تہمتوں سے بری کر اور ہمیں اپنی حفاظت اور بزرگی اور خیر و بھلائی کے ساتھ خاص کرلے۔ اور ہمیں اپنے علاوہ کسی اور کو نہ سونپ دینا اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک عمل کریں جن سے تو راضی ہو جائے ہم تجھ سے تیری رحمت تیرے فضل اور تیری رضا کے طلبگار ہیں۔ اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہت رحم کرنیوالا ہے۔ اے میرے رب! تو اپنے فضل سے میری قوت بن جا اور میری آنکھوں کا نور اور میرے دل کا سرور اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تو ہو جا اور مجھے محبت کا شغف بخش اور ایسی محبت مجھے عطا کر کہ میرے بعد کوئی اور اس محبت میں آگے نہ بڑھ سکے۔ اے میرے رب! میری دعا کو قبول کر اور میری خواہشیں مجھے عطا کر اور مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور میری خود رہنمائی کر اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق بخش اور مجھے پاک کر اور مجھے روشن کر دے اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور تو سارے کا سارا میرا ہو جا۔ اے میرے رب! میرے پاس ہر دروازے سے آ اور ہر پردے سے مجھے خلاصی دے دے اور ہر محبت کی شراب مجھے پلا دے اور نفسانی جوشوں اور جذبات کے وقت خود میری مدد فرما اور جدائی کی ہلاکتوں اور اندھیروں سے میری حفاظت فرما اور آنکھ جھپکنے کے برابر لمحے کیلئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور مجھے نفسانی برائیوں سے بچانا اور میری رفعت بھی تیری طرف ہو اور میرا نیچے اترنا بھی تیری طرف ہو اور

تو میرے وجود کے ذرات میں سے ہر ذرے میں داخل ہو جا اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو تیرے سمندروں میں تیرتے اور تیرتے انوار کے باغات میں پھرتے ہیں اور جو تیری تقدیر کے جاری ہونے پر راضی رہتے ہیں اور میرے دشمنوں کے مابین دوری پیدا کر دے۔اے میرے رب! اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے ساتھ تو مجھے اپنا حسن دکھا اور اپنا مصفّٰی پانی مجھے پلا اور ہر قسم کے پردوں اور غبار سے مجھے باہر نکال دے اور مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنا جو تاریکی اور پردوں میں اوندھے ہو گئے اور برکات اور ہر قسم کے نور اور روشنی سے دور ہو گئے۔اور اپنی ناقص عقل اور الٹی کوشش کے سبب سے نعمتوں کے گھر سے ہلاکت کے گھر کی طرف لوٹ گئے اور مجھے اپنی ذات کی خالص اطاعت عطا کر اور اپنے حضور میں دائمی سجدوں کی توفیق بخش اور ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں اتریں اور مجھے وہ شے عطا کر جو تو اپنے مقبول بندوں میں سے کسی خاص فرد کے سوا کسی کو عطا نہیں کرتا اور مجھ پر ایسی رحمت نازل کر کہ جو تو اپنے محبوب بندوں میں سے کسی منفرد وجود کے سوا کسی پر نہیں اتارتا۔اے میرے رب! میری ہمتوں اور میری کوششوں اور میری دعا اور میرے کلام کی وجہ سے دین اسلام کو زندہ کر دے اور اس کی آب و تاب، حسن اور خوبروئی واپس لوٹا دے اور ہر دشمن اور اس کے تکبر کو توڑ کر رکھ دے۔اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے مجھے ایسے چہرے دکھا جو ایمانی صفات ساتھ رکھتے ہوں اور ایسے نفوس عطا کر جو حکمت یمانی کے حامل ہوں اور ایسی آنکھیں دکھا جو تیرے خوف سے روتی ہوں اور ایسے دل دکھا جو تیرے ذکر کرنے پر کانپ جاتے ہوں اور ایسی صاف فطرت دکھا جو حق اور راہ راست کی طرف رجوع کرنے والی ہو۔

محبت الٰہی سے بھری ہوئی ایک جامع عارفانہ دعا

رَبِّ اَنْزِلْ عَلٰی قَلْبِیْ ـ وَاظْھَرْمِنْ جَیْبِیْ بَعْدَ سَلْبِیْ ـ وَامْلَأْ بِنُوْرِ الْعِرْفَانِ فُؤَادِیْ ـ رَبِّ اَنْتَ مُرَادِیْ فَاْتِنِیْ مُرَادِیْ ـ وَلَا تُمِتْنِیْ مَوْتَ الْکِلَابِ ـ بِوَجْھِكَ یَارَبَّ الْاَرْبَابِ ـ رَبِّ اِنِّیْ اخْتَرْتُكَ فَاخْتَرْنِیْ ـ وَانْظُرْ اِلٰی قَلْبِیْ

واحْضُرْنِیْ۔ فَاِنَّكَ عَلِیْمُ الْاَسْرَارِ۔ وَخَبِیْرٌ بِّمَایُکْتَمُ مِنَ الْاَغْیَارِ۔ رَبِّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ اَعْدَائِیْ ھُمُ الصَّادِقُوْنَ الْمُخْلِصُوْنَ۔ فَاَھْلِکْنِیْ کَمَا تُھْلَكُ الْکَذَّابُوْنَ۔ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ مِنْكَ وَمِنْ حَضْرَتِكَ ۔ فَقُمْ لِنُصْرَتِیْ فَاِنِّیْ اَحْتَاجُ اِلٰی نُصْرَتِكَ وَلَا تُفَوِّضْ اَمْرِیْ اِلٰی اَعْدَاءٍ یَمُرُّوْنَ عَلَیَّ مُسْتَھْزِئِیْنَ۔ وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الْمُعَادِیْنَ وَالْمَاکِرِیْنَ۔ اِنَّكَ اَنْتَ رَاحِیْ وَرَاحَتِیْ وَجَنَّتِیْ وَجُنَّتِیْ۔ فَانْصُرْنِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَاسْمَعْ بُکَائِیْ وَرُنَّتِیْ۔ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِالْمُرْسَلِیْنَ۔ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ۔ وَھَبْ لَہٗ مَرَاتِبَ مَاوَھَبْتَ لِغَیْرِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ۔ رَبِّ اَعْطِہٗ مَااَرَدْتَّ اَنْ تُعْطِیَنِیْ مِنَ النَّعْمَاءِ۔ ثُمَّ اغْفِرْلِیْ بِوَجْھِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرُّحَمَاءِ۔ وَالْحَمْدُلَكَ عَلٰی اَنَّ ھٰذَاالْکِتَابَ[1] قَدْ طُبِعَ بِفَضْلِكَ فِیْ مُدَّۃٍ عِدۃِ الْعَیْنِ ۔ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَفِیْ شَھْرٍمُّبَارِكٍ بَیْنَ الْعِیْدَیْنِ۔ رَبِّ اجْعَلْہُ مُبَارَکاً وَنَافِعًا لِلطُّلَّابِ۔ وَھَادِیاً اِلٰی طَرِیْقِ الصَّوَابِ۔ بِفَضْلِكَ یَاْ مُجِیْبَ الدَّاعِیْنَ۔ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْنَ۔

(اعجاز المسیح ص199 روحانی خزائن جلد18 ص203)

اے میرے رب! میرے دل پر نزول فرما اور میرے وجود کی نفی کے بعد میرے گریبان سے ظاہر ہو اور میرے دل کو عرفان کے نور سے بھر دے۔ اے میرے رب تو ہی میری مراد ہے پس میری مراد مجھے دے دے اور مجھے کتّوں کی موت نہ دینا۔ تیرے چہرے کا واسطہ! اے سب پالنے والوں کے رب! میرے رب میں نے تجھے چن لیا پس تو مجھے چُن لے اور میرے دل پر نظر کر اور میرے پاس آ جا! کہ تو بھیدوں کا جاننے والا اور اس سے باخبر ہے جو غیروں سے چھپایا جاتا ہے۔ میرے رب اگر تو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے اور مخلص ہیں تو مجھے ہلاک کر دے جس طرح جھوٹوں کو ہلاک کیا جاتا ہے اور اگر تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے اور تیری جناب سے ہوں تو میری مدد کے لئے کھڑا ہو جا میں تیری مدد کا محتاج ہوں۔

[1] اعجاز المسیح مراد ہے۔

اور میرا معاملہ ایسے دشمنوں کے سپرد نہ کر جو مجھ پر استہزاء کرتے ہوئے گزرتے ہیں اور دشمنوں اور مکر کرنے والوں سے میری حفاظت فرما۔ یقیناً تو ہی میری شراب اور میرا آرام ہے۔اور میری جنت اور میری ڈھال ہے۔پس میرے معاملہ میں میری مدد فرما اور میرا رونا اور میری پریشانی سن لے اور رحمتیں بھیج حضرت محمدؐ پر جو تمام رسولوں سے بہتر اور متقیوں کے امام ہیں۔ اور ان کو وہ سب مراتب عطا فرما جو تو نے ان کے علاوہ دوسرے نبیوں کو عطا فرمائے۔اے میرے رب ان کو وہ تمام نعمتیں بھی عطا فرما جو تو نے مجھے دینے کا ارادہ فرمایا ہے۔پھر اپنے منہ کے صدقے مجھے بخش دے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔اور تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں کہ یہ کتاب تیرے فضل سے سات دنوں میں جمعہ کے روز مبارک مہینے میں دو عیدوں کے درمیان شائع ہوگئی۔اے میرے رب اس کو بابرکت اور طالبوں کے لئے نفع رساں اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دینے والی بنادے۔اے دعا کرنے والوں کی دعا قبول کرنے والے اپنے فضل سے (قبول کر)۔آمین ثم آمین۔

ایک مرید باصفا کی اولاد نرینہ کیلئے خاص مقبول دعا

حضرت خلیفہ نورالدین جمونی صاحب (محقق قبر مسیح) کے ہاں نرینہ اولاد نہ ہوتی تھی۔ان کی روایت ہے کہ 1893ء میں وہ اپنی دوسری اہلیہ کے ہمراہ قادیان آئے۔ان کے بطن سے بہت سی اولاد ہوئی جو مر جاتی رہی۔خلیفہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے اولاد کے بارہ میں دعا کروائی۔آپ کی اہلیہ نے بھی حضورؑ سے اس کے لئے تعویذ مرحمت فرمانے کی درخواست کی۔

حضورؑ نے انہیں اپنے دست مبارک سے ایک دعا لکھ کر دی۔ جو معجزانہ رنگ میں مقبول ٹھہری اور دسمبر 1893 میں خلیفہ صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوگیا۔ جس کا نام عبدالرحیم رکھا گیا۔ چھ سال کی عمر میں یہ بچہ حضور کی خدمت میں قادیان بغرض زیارت آیا اور اس کی اداسی کے باعث واپسی وطن کے لئے اجازت چاہی گئی تو حضورؑ نے اسے مخاطب

کر کے فرمایا واہ تیرے پیدا ہونے کے لئے ہم رو رو کر دعائیں کرتے رہے اب تُو یہاں رہنے سے تنگ ہے ابھی ہم نے تو تیری دعوت کرنی ہے۔ پھر دوسرے دن حضور نے باغ میں احباب کو اکٹھا کر کے شہتوت بدانہ منگوا کر فرمایا لو میاں تمہاری دعوت ہوگئی۔ بیرسٹر عبدالعزیز خلیفہ نائب امیر کینیڈا انہیں کے خلف الرشید ہیں۔

یہ میاں عبدالرحیم صاحب ریاست جموں کشمیر میں ترقی کرتے کرتے سیکرٹری کے عہدہ تک پہنچے۔

(بحوالہ i الحکم 7 تا 14 نومبر 1939ء ص 6,5 از عبدالواحد ایڈیٹر اصلاح، بحوالہ ii سیرت احمد از مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب ص 179,80، بحوالہ iii سفرنامہ پیر سراج الحق نعمانی مطبوعہ جون 1915 ص 259)

وہ دعا جو انہیں لکھ کر دی گئی اور اب تک غیر مطبوعہ تھی۔ خاکسار کو 3/ جون 2005ء میں سفر کوئٹہ میں خلیفہ جمیل احمد صاحب و خلیفہ طاہر احمد صاحب سے ملی۔ جو یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَجۡمَعِ الرَّحۡمَۃِ وَبَارِکۡ عَلٰی اَحۡمَدَ شَفِیۡعِ الۡمُذۡنِبِیۡنَ وَالۡمُذۡنِبَاتِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَلَا حَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَھُوَاَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ۔ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اِھۡدِنَاالصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ غَیۡرِالۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَّلَا الضَّآلِّیۡنَ۔آمین۔

وَالَّذِیۡنَ سُعِدُوۡافَفِی الۡجَنَّۃِ خَالِدِیۡنَ فِیۡہَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ۔عَطَاءً غَیۡرَمَجۡذُوۡذ۔رَبِّ ارۡحَمۡ عَلٰی نُوۡرِ دِیۡنِ وَامۡرَأَتِہٖ وَنَجِّھِمَا مِنۡ ھُمُوۡمِہِمَا وَاعۡطِ لَھُمَا وَلَدًا صَالِحًا وَاجۡعَلۡ لَّھُمَا بَرَکَۃً وَشِفَاءً بِکِتَابِیۡ ھٰذَا بِنَبِیِّکَ وَکِتَابِکَ وَرَحۡمَتِکَ الَّتِیۡ لَاتُغَادِرُصَغِیۡرَۃً وَلَا کَبِیۡرَۃً رَبِّ فَتَقَبَّلۡ دَعۡوَتِیۡ وَلَا تَذۡرۡھَا فَرۡدًا وَاَنۡتَ خَیۡرُالۡوَارِثِیۡنَ۔ آمِیۡن ثُمَّ آمِیۡن

ترجمہ: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر جو رحمت کے جمع ہونے کی جگہ ہیں اور برکتیں بھیج احمدؐ پر جو گناہگار مردوں اور عورتوں کے شفاعت کرنے والے ہیں۔ اور آپ کی آل اور سب اصحاب پر بھی۔ اور کوئی طاقت اور قوت کسی کو حاصل نہیں سوائے اللہ کے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی ہم مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ پر چلا۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کا (راستہ)۔ آمین (قبول فرما)

اور وہ لوگ خوش بخت ہیں جنت میں ہونگے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین ہیں سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔ یہ انعام نہ ختم ہونے والا ہے۔ میرے رب! رحم کر نوردین اور اس کی بیوی پر اور ان دونوں کو ان کے غموں سے نجات دے اور ان کو نرینہ نیک اولاد عطا فرما اور میری اس تحریر کو ان کے لئے برکت اور شفا بنا دے۔ اپنے نبی کے وسیلہ سے اور اپنی کتاب (قرآن) کے طفیل اور اپنی اس رحمت کے صدقے جو کسی چھوٹے اور بڑے گناہ کو نہیں چھوڑتی (مگر ڈھانپ لیتی ہے۔)

میرے رب میری دعا قبول کر اور ان کو تنہا نہ چھوڑ کہ تو تمام وارثوں سے بہترین وارث ہے۔ (آمین ثم آمین) اے اللہ قبول فرما پھر قبول فرما۔

حضرت مسیح موعود کی بعض خاص الہامی دعائیں

(جو آپ کی ذات، مقام ماموریت یا بعض حالات سے خاص معلوم ہوتی ہیں اور جن سے حسب حال دعا انتخاب کی جاسکتی ہے۔)

(1) رَبِّ اجْزِہٗ جَزَاءً اَوْفٰی (تذکرہ صفحہ 430)

اے میرے رب اسے پوری پوری جزا دے۔

(اس دعا سے ماقبل الہام میں حضورؑ کو امام رافع القدر یعنی بلند مرتبہ والا کے الفاظ میں خطاب ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ یہ دعا آپ کی ذات ہی سے متعلق ہے۔)

(2) رَبِّ اَصِحَّ زَوْجَتِیْ (تذکرہ صفحہ 277)

اے میرے رب میری بیوی کو صحت دے۔

(3) رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِیْ ھٰذَا وَاجْعَلْ لَّھَا بَرَکَاتٍ فِی السَّمَاءِ وَبَرَکَاتٍ فِی الْاَرْضِ۔ (تذکرہ صفحہ 509)

اے میرے رب میری اس بیوی کو شفا دے اور اس کے آسمان اور زمین میں برکات پیدا فرما دے۔

(4) رَبِّ زِدْنِیْ عُمُرِیْ وَعُمَرَزَوْجَتِیْ زِیَادَۃً خَارِقَ الْعَادَۃِ

(تذکرہ صفحہ 331)

اے میرے رب میری عمر اور میری بیوی کی عمر خارق عادت طور پر بڑھادے۔

(5) رَبِّ لَاتُضَیِّعْ عُمُرِیْ وَعُمَرَھَا وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ آفَۃٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ

(تذکرہ:524)

اے میرے رب میری عمر اور اس (میری بیوی) کی عمر ضائع نہ کرنا اور مجھے ہر مصیبت و

آفت سے بچانا اور حفاظت فرمانا جو میری طرف بھیجی جائیں۔

(6) رَبِّ احْفَظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرَۃً۔

(تذکرہ صفحہ 578)

اے میرے رب میری حفاظت فرما، یہ قوم مجھے ہنسی کا نشانہ بنانے لگی ہے۔

(7) رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ (تذکرہ صفحہ612)

اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔

نوٹ:۔ اس کے معاً بعد یہ الہام ہے سب حمد اللہ کی ہے جس نے مجھے آگ سے بچایا۔ چنانچہ جب فتنہ احرار کی آگ بھڑکائی گئی تو سیدنا حضرت مصلح موعود نے ۱۴ جون ۱۹۳۵ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ اس الہام کے بعد حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایسی کوئی مصیبت نہیں آئی اس لئے یہ آئندہ کے بارہ میں جماعت کے متعلق پیشگوئی کا رنگ تھا کہ آپ کے متبعین کے لئے ایک جہنم تیار کیا جائے گا مگر خدا ان کو بچالے گا۔

(8) فرمایا ”زلزلہ کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوا۔ رَبِّ اَرِنِیْ اٰیَۃً مِّنَ السَّمَاءِ

(تذکرہ صفحہ 513)

اے میرے رب مجھے آسمان سے ایک نشان دکھا۔

اس دعا کے ساتھ **اکرام مع الانعام** کے الفاظ بھی الہام ہوئے جن میں اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اس نشان کے ساتھ ایک عزت دے گا۔ جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔ فرمایا۔ زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آ گئی اور پھر الہام ہوا۔

(9) رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا۔ (تذکرہ صفحہ 518)

اے میرے رب اس کا وقت ٹال دے۔ اور کسی اور وقت پر ڈال دے۔

پھر ساتھ ہی دوسرے الہام میں اس دعا کی قبولیت کا بھی ذکر کر دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دوسرے وقت مقرر پر ٹال دیا ہے۔ (تذکرہ صفحہ 556)

۳۱ اگست ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا۔

(10) اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ مجھے موعود گھڑی کا زلزلہ دکھا یعنی اس کا کشفی نظارا کرا۔(یہ دعا قبول ہوئی جس کے بعد پھر ۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔)(تذکرہ صفحہ 475)

(11) رَبِّ لَاتُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ رَبِّ لَاتُرِنِیْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ۔

(تذکرہ صفحہ 513)

اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھا۔ اے میرے رب مجھے ان میں سے کسی کی موت نہ دکھا۔(یعنی اپنی جماعت کے خاص خدام وانصار دین کی۔مرتب) یہ الہام مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب کی وفات کے بعد کا ہے۔اس دوسری دعا میں زلزلہ کو مؤخر کرنے کی استدعا ہے اور جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ یہ دعا بھی قبول ہوئی اور زلزلہ ایک مقررہ میعاد تک موخر ہوا۔ (تذکرہ صفحہ 475)

(12) رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَصَادِقٍ۔

(تذکرہ صفحہ 556,532)

اے میرے رب صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو ہر ایک مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔
فرمایا:۔”اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے............ جو اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔خدا فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔“

(اشتہار ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء مشمولہ حقیقۃ الوحی)

(13) رَبِّ لَاتُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔ (تذکرہ صفحہ 568)

اے میرے رب میرے لئے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی بھی باقی نہ رکھ۔

یہ دعا مقبول ہوئی چنانچہ ۱۹۰۳ء میں ایک اور الہام میں اس دعا کی قبولیت کا وعدہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں تیرے متعلق رسوا کن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا۔

(تذکرہ صفحہ 371)

اے میرے رب زمین پر (سخت) کافروں میں کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔

(14) رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَیْرِیْ۔ (تذکرہ صفحہ 614)

اے میرے رب مجھے میرے غیر پر غالب کردے۔

اسی سے متصل دوسرا الہام ’’میری فتح‘‘ کا ہے۔ جو اس الہامی دعا کی قبولیت کا اشارہ ہے۔

(15) وَاجۡعَلۡ لِّیۡ غَلَبَۃً فِیۡ الدُّنۡیَا وَالدِّیۡنِ۔(تذکرہ صفحہ 662)

اور دنیا اور دین میں مجھے غلبہ عطا کر۔

(16) وَاجۡعَلۡ لِّیۡ نَافِعًا ھٰذِہِ التِّجَارَۃَ (تذکرہ 662)

اور میرے لئے یہ تجارت نفع والی بنا۔(اشارہ دینی و روحانی تجارت ھَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنۡجِیۡکُمۡ مِنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ کی طرف ہے۔)

(17) رَبِّ سَلِّطۡنِیۡ عَلَی النَّارِ۔ (تذکرہ 518)

یعنی اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کردے۔ (یعنی عذاب کی آگ میرے حکم میں ہوجاوے)

(18) ھُوۡشَعۡنَا۔ نَعۡسًا (زبور ۲۵:۱۱۸ و متی ۹:۲۱) یہ دونوں فقرے عبرانی زبان میں ہیں۔ (تذکرہ صفحہ 91,80)

یعنی اے خدا میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی فرما۔

ہم نے نجات دے دی یہ ایک پیشگوئی ہے جو دعا کی صورت میں کی گئی۔ چنانچہ پچیس برس کے بعد یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵۔۱۰۴)

(19) رَبِّ تَجَلَّ رَبِّ تَجَلَّ (تذکرہ صفحہ 168 ایڈیشن چہارم)

اے میرے رب مجھ پر تجلی فرما۔ تجلی فرما۔

(20) اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡ ھٰذِہِ الرُّؤۡیَا۔ (تذکرہ صفحہ 201)

اے اللہ میری اس رویا کو میرے لئے بابرکت فرما۔

(21) اَللّٰھُمَّ اِنۡ اَھۡلَکۡتَ ھٰذِہِ الۡعِصَابَۃَ فَلَنۡ تُعۡبَدَ فِی الۡاَرۡضِ اَبَدًا۔

(تذکرہ صفحہ 352)

یعنی اے خدا! اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر اس کے بعد اس زمین پر تیری پرستش کبھی نہ ہوگی۔

(22) یاالله فتح (تذکرہ صفحہ 628 ایڈیشن چہارم)

کافر کہنے والوں کے حق میں دعا

اے میرے پیارے ضلالت میں پڑی ہے میری قوم
تیری قدرت سے نہیں کچھ دور گر پائیں سدھار
خاکساری کو ہماری دیکھ اے دانائے راز
کام تیرا کام ہے ہم ہوگئے اب بے قرار
اک کرم کر ، پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار
گو وہ کافر کہہ کے ہم سے دورتر ہیں جا پڑے
ان کے غم میں ہم تو پھر بھی ہیں حزین ودلفگار
ہم نے یہ مانا کہ ان کے دل ہیں پتھر ہوگئے
پھر بھی پتھر سے نکل سکتی ہے دینداری کی نار
کیسے ہی وہ سخت دل ہوں ہم نہیں ہیں ناامید
آیت لَاتَیْئَسُوا رکھتی ہے دل کو استوار
پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذوالمنن
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

(درثمین اردو صفحہ 143,147)

توحید و توکل کے مضمون پر مشتمل عمدہ تحریک دعا

جناب شیخ محمد بخش صاحب رئیس کڑیانوالہ ضلع گجرات کو سخت مالی مشکلات کی شکایت پر حضور نے انہیں یہ نظم لکھ کر عطا فرمائی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی دعا کے طفیل ان کی تکالیف دور کر دیں۔

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر وبلا کے سامنے

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کُشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقش دوئی
سر جھکا بس مالک ارض وسما کے سامنے

چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

(درثمین اردو صفحہ 157)

اسلام کی حالت زاراور غلبہ دین کے لئے دردبھری دعائیں

کشتی اسلام بے لطف خدا اب غرق ہے
اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار
مجھ کو دے اک فوق عادت اے خدا جوش وتپش
جس سے ہو جاؤں میں غم میں دیں کے اک دیوانہ وار
وہ لگادے آگ میرے دل میں ملت کے لئے
شعلے پہنچیں جس کے ہردم آسماں تک بے شمار
اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلادے بہار دیں کہ میں ہوں اشکبار
ہرطرف سے پڑرہے ہیں دین احمدؐ پر تبر
کیانہیں تم دیکھتے قوموں کو اور ان کے وہ وار
کونسی آنکھیں جو اس کو دیکھ کر روتی نہیں
کونسے دل ہیں جو اس غم سے نہیں ہیں بے قرار
کھا رہا ہے دیں طمانچے ہاتھ سے قوموں کے آج
اک تزلزل میں پڑا اسلام کا عالی منار
یہ مصیبت کیا نہیں پہنچی خدا کے عرش تک
کیا یہ شمس الدیں نہاں ہوجائے گا اب زیر غار
اے خدا شیطاں پہ مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کررہا ہے اپنی فوجیں بے شمار
جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار

دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوج ملائک کو اتار

(درثمین اردو صفحہ 149-146)

اے میرے پیارے فدا تجھ پہ ہر ذرہ مرا
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گرتو نہ آیا بن کے یار

فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہوجائے اس طوفاں سے پار

میرے سقم و عیب سے اب کیجئے قطعِ نظر
تانہ خوش ہو دشمنِ دیں جس پہ ہے لعنت کی مار

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہوگیا زار ونزار

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب وکامگار

کیا سلائے گا مجھے تو خاک میں قبل از مراد
یہ تو تیرے پر نہیں امید اے میرے حصار

یاالٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

قوم میں فسق وفجور و معصیت کا زور ہے
چھارہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک وتار

ایک عالم مرگیا ہے تیرے پانی کے بغیر

پھیر دے اے میرے مولیٰ اس طرف دریا کی دھار
اب نہیں ہیں ہوش اپنے ان مصائب میں بجا
رحم کر بندوں پہ اپنے تا وہ ہوویں رستگار
کس طرح نپٹیں کوئی تدبیر کچھ بنتی نہیں
بے طرح پھیلی ہیں یہ آفات ہرسُو ہرکنار
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے اے ناخدا
آگیا اس قوم پر وقت خزاں اندر بہار
اے خدا بن تیرے ہو یہ آبپاشی کس طرح
جل گیا ہے باغِ تقویٰ دیں کی ہے اب اک مزار
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ فتنہ کا قدم بڑھتا ہے ہر دم سیل وار
اک نشان دکھلا کہ اب دیں ہوگیا ہے بے نشاں
اک نظر کر اس طرف تا کچھ نظر آوے بہار

(درثمین اردو صفحہ 128۔129)

☆☆☆

اولاد کے حق میں دعائیں

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پر تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج وافسر
تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لیکرامید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر ودولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اس کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر، رحمت سے کر معطّر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

چنگے رہیں ہمیشہ کریو نہ ان کو مندے
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے میرے دل کے پیارے اے مہرباں ہمارے
کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے میری جاں کے جانی اے شاہ دوجہانی
کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی
دے بخت جاودانی اور فیض آسمانی
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری
اپنی پنہ میں رکھیو سنکر یہ میری زاری
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے واحد و یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اقبال کو بڑھانا اب فضل لے کے آنا
ہر رنج سے بچانا دکھ درد سے چھڑانا
خودمیرے کام کرنا یارب نہ آزمانا!
یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادی جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

(درثمین اردو صفحہ ۳۶۔۳۸)

....

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

(درثمین اردو صفحہ ۴۷)

عجب محسن ہے تو بحر الایادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

نجات ان کو عطا کرگندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا! بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال
نہ آوے ان کے گھر تک رعبِ دجال
بچانا ان کو ہر غم سے بہرحال
نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
یہی امید ہے دل نے بتادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ
مرے مولیٰ! انہیں ہر دم بچانا
یہی امید ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا، الم کا، بے بسی کا

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا
بشارت تو نے پہلے سے سنا دی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

(درثمین اردو صفحہ ۴۸ تا ۴۹)

ایک پرانی جامع منظوم دعا (فارسی)

آن خداوند برتر وپاک است　　صنعتش مہروماہ وافلاک است

وہ اللہ تعالیٰ بزرگ و پاک ہے جس نے سورج چانداور افلاک کو پیدا کیا۔

ہرره و کوچه پرشُد از اشرار　　زنده کن دینِ خویش دیگر بار

ہر راستہ اور کوچہ اشرار سے بھر گیا ہے۔ اے خدا اپنے دین کو پھر زندہ کر۔

باز بنما بدین خوش شوکت　　بازبرما نظر کن از رحمت

پھر اپنے دین کی شوکت کو ظاہر کر۔ پھر رحم سے ہم پر نظر کر۔

باز احیائے دین احمد کن　　مگس کفر از جہاں زائل کن

پھر دین احمد کو زندہ فرمادے۔ کفر کی مکھی کو دنیا سے دور فرما۔

کافر و کفر از جہاں بردار　　راحتے بخش از سگ ومردار

کفر و کافر کو دنیا سے اُٹھا۔ کتے اور مردار کو دور کر کے راحت عطا کر۔

اے خداوند قادر و منان　　جان من از بلاء غم برہان

اے خدائے قادر و منان میری جان کو دین کے اس غم سے نجات دے۔

تو غفوری واکبر وامجد　　ہست بخشائشت بروں از حد

تو بخشنے والا، سب سے بڑا، اور بزرگی میں سب سے بڑھ کر ہے۔ تیری بخشش کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

کس شریک تونیست دردوجہاں　　بردوعالم توئی خدائے یگاں

دونوں جہاں میں تیرا کوئی شریک نہیں تو ہی ایک واحد لاشریک خدا ہے۔

تو بزرگ وشان تست عظیم　　توحیدی وپاک وفرد قدیم

تو بزرگ ہے اور تیری شان عظیم ہے تو اکیلا ہے تو پاک ہے تو لاشریک ازلی ابدی خدا ہے۔

اے خدا ہمّتم بدین افزائی　　کرمن بہ بندوره بکشائے

اے خدا ترقی دین کے لئے میری ہمت کو بڑھا تو اس کے لئے میری کمر کو مضبوط کر اور میری رہنمائی فرما۔

دل من رشک درد ناکاں کن سرمن خاک کوئے پاکاں کن

میرے دل میں اس قدر درد دین کے لئے پیدا کردے کہ بڑے بڑے دکھی دل بھی اس پر رشک کریں اور پاک لوگوں کے کوچہ کی خاک میرا سر ہو۔

دیدہ من بصدق روشن کن ہمہ کارم بوجہ احسن کن

میری آنکھوں میں صداقت کی روشنی بخش۔ میرے تمام کاموں کو ایسے طور پر سرانجام دے کہ ان میں حسن پیدا ہو۔

از وجود خودم برآرام چناں کہ نماند تصرف شیطان

اپنے نفسانی وجود سے مجھے اس طرح پر نکال دے کہ شیطان کا تصرف اس پر نہ رہے۔

ہدم بنیاد خود پرستی کن گم کن از خویش وہستی کن

میرے اندر سے خود پرستی کی بنیاد کو گرادے۔ مجھے اپنے نفس سے گم کر اور اپنی ہستی میں زندگی بخش۔

کششے دہ بوئے خودرا نشان کہ دمے ناید قرار ازاں

میرے اندر ایک ایسی کشش پیدا کردے کہ وہ تیری محبت کی بو کا نشان پالے اور پھر اس کے بغیر ایک دم بھی مجھے آرام نہ ملے۔

دل من پاک کن زکبر و غرور سینہ ام پر کُن از خاطر نور

میرے دل کو کبر اور غرور سے پاک کر اور مرے سینہ کو اپنے نور سے منور کردے۔

آں چنانم اسیر عشق خود بکن کہ نماندزمن نہ شاخ وبن

اپنے عشق میں مجھے ایسا اسیر کر کہ اس کے سوا میری کوئی شاخ وجڑ نہ ہو۔

شور مجنون بریز در جانم مست و مجذوب خود بگردانم

میری جان میں مجنون کا شور پیدا کر اور اپنا ہی مجذوب اور مست بنالے۔

آنکہ یکدم بجز تو ہوشش نیست آنکہ بے تو زبان و گوشش نیست

میری ایسی حالت ہوجاوے کہ تیرے بغیر ایک دم بھی ہوش نہ ہو اور تیرے بغیر میری زبان سے نہ کچھ نکلے اور نہ میرے کان کچھ سنیں۔

آن بگردان مراکسے چیز ے نیست قدر او نزد اور پشیزے نیست

میری حالت ایسی ہو جائے کہ (تیرے سوا) میں کسی کو کچھ نہ سمجھوں اور اس کی قیمت میرے نزدیک ایک کوڑی بھی نہ ہو۔

آنکہ اورا خلق کار نماند باز کارش بروزگار نماند

ہاں مجھے ایسا بنادے کہ دنیا سے میرا کوئی کام ہی نہ رہے دنیا کیا زمانہ سے بھی کوئی کام نہ رہے۔

دایم الحبس شد دران چاہے کہ نیائید ازو بروں گاہے

میں تیری محبت کے چاہ میں ایسا اسیر ہو جاؤں کہ پھر اس سے کبھی باہر نہ نکل سکوں۔

سیم وزرکن حقیر در نظرم فقرکن مطلب بزرگ ترم

سیم وزر (یعنی سونا چاندی) میری نظر میں حقیر کردے۔ میرا سب سے عظیم تر مقصد فقر کردے۔

آنچناں بخش عقل حق جویم کہ براہش بچشم و سرپویم

مجھ کو وہ عقل عطا فرما جو حق ہو اور تیرے راستہ میں بسر وچشم آؤں۔

شور عشقت بریز درجانم مست و مجذوب ہم بگردانم

میری جان میں اپنے عشق کی نمک ریزی فرما اور اس محبت میں مجھے مست ومجذوب کردے۔

ہمہ مدح وثنائے توخواہم ہرچہ خواہم برائے تو خواہم

میری خواہشوں کا منتہا تیری مدح وثنا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری جو بھی خواہش ہے وہ تیری رضا ہی کے لئے ہے۔

تا مرا دل بہ تو حمد تو پیوست از ہمہ کاروبار ہا بگسست

جب سے میرا دل آپ سے اور آپ کی محبت میں محو ہو گیا ہے دنیا اور اس کے ہر قسم کے کاروبار کو چھوڑ دیا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد پنجم صفحہ ۵۳۵ تا ۵۳۷)

بخشش اور محبت الٰہی کی دعا

اے خداوند من گناہم بخش سوئے درگاہ خویش راہم بخش

اے مرے اللہ مرے گناہ بخش اپنی درگاہ کی طرف میری راہنمائی فرما۔

روشنی بخش در دل وجانم پاک کن از گناہ پنہانم

میرے دل وجان کو روشنی عطا کر اور مجھے اپنی مخفی گناہوں سے پاک کردے۔

دلستانی و دلربائی کن بہ نگاہے گرہ کشائی کن

میرے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک فرما اور اپنی نگاہ کرم کے ساتھ سب عقدے کھول دے۔

در دو عالم مرا عزیز توئی وآنچہ میخواہم از تو نیز توئی

دونوں جہاں میں تو ہی مجھے پیارا ہے اور میں تجھ سے صرف تجھے ہی مانگتا ہوں۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۱۶)

امتیازِ حق و باطل کے لئے ایک فیصلہ کن دعا

اے قدیر و خالق ارض و سما اے رحیم و مہربان و رہنما

اے میرے قادر زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے اے میرے رحیم اور مہربان اور ہادی آقا!

اے کہ میداری تو بر دلہا نظر ایکہ از تو نیست چیزے مستتر

اے میرے مولیٰ تو دلوں پر نظر رکھتا ہے اور اے وہ کہ تیرے سامنے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں۔

گرتوے بینی مرا پُر فسق وشر گر تو دیداستی کہ ہستم بدگہر

اگر تو دیکھتا ہے کہ میں فسق وشرارت سے بھرپور ہوں اور اگر تو دیکھتا ہے کہ میں ایک بدطینت آدمی ہوں۔

پارہ پارہ کن منِ بدکار را شاد کُن ایں زمرہ اغیار را

تو تُو مجھ بدکار کو پارہ پارہ کر کے ہلاک کردے اور میرے مخالف گروہ کو میری اس حالت سے خوش کردے۔

بردل شاں ابررحمت ہا ببار ہر مرادِشاں بفضلِ خود برآر

ان کے دلوں پر رحمت کی بارش برسا اور ان کی ہر مراد اپنے فضل سے پوری کردے۔

آتش افشاں بردر ودیوار من دُشمنم باش و تبہ کن کارمن

میرے درودیوار پر اپنے غضب کی آگ برسا۔ تو آپ میرا دشمن ہو کہ میرے کاروبار کو تباہ کردے۔

ورمرا از بندگانت یافتی قبلۂ من آستانت یافتی

لیکن مرے مولیٰ! اگر تو نے مجھے اپنے بندوں میں پایا ہے اور اپنے آستانہ کو میری توجہ کا قبلہ پایا ہے۔

در دل من آں محبت دیدہ کز جہاں آں راز را پوشیدہ

اور میرے دل میں اس محبت کو دیکھا ہے جسے تو نے دنیا کی نظروں سے پوشیدہ رکھا ہے۔

بامن از روئے محبت کارکن اندکے افشائے آں اسرار کن

تو پھر میرے آقا میرے ساتھ وہ سلوک فرما جو تیری محبت کا نتیجہ ہے اور کسی قدر وہ رازِ محبت جو میرے ساتھ ہے ظاہر فرما۔

ایکہ آئی سوئے ہر جوئندہ واقفی از سوز ہر سوزندہ

میرے مولیٰ! آپ تو ہر تلاش کرنے والے کی طرف چل کر آتے ہیں اور آپ تو ہر سوزِ محبت میں جلنے والے کی سوزشِ قلب سے آگاہ ہیں۔

زاں تعلق ہا کہ باتو داشتم زاں محبت ہاکہ دردل کاشتم
میں تجھے اس تعلق کا واسطہ دیتا ہوں جو مجھے آپ سے ہے ہاں اس محبت کا واسطہ دیتا ہوں جس کا پودا میں نے اپنے دل میں بو رکھا ہے۔

خود بروں آ از پئے ابراء من اے تو کہف و ملجأو ماوائے من
تو آپ مجھ کو ان الزامات سے (جو اندھی دنیا لگا رہی ہے) بری ٹھہرانے کے لئے باہر نکل تو ہی تو میری پناہ اور میرا ماوی وملجا ہے۔

آتشے کاندردلم افروختی وز دمِ آں غیرخود را سوختی
وہ آگ جو تو نے میرے دل میں روشن کی ہے اور جس نے غیر اللہ کی محبت کو جلا ڈالا ہے۔

ہم ازاں آتش رخ من برفروز ویں شب تارم مبّدل کن بروز
اس آگ سے میرے چہرہ کو منور کر دے اور میری اس تاریک و تار رات کو روز روشن سے بدل دے۔

چشم بکشا ایں جہان کوررا اے شدید البطش بنما زور را
اس اندھی دنیا کی آنکھوں کو روشن کر دے اے شدید البطش تو اپنی قوت و قدرت کو ظاہر فرما۔

زآسماں نور نشان خود نما یک گلے از بوستان خود نما
آسمان سے اپنے نور کے نشان دکھا اپنے باغ سے ایک پھول کھلا دے۔

ایں جہاں بینم پر از فسق و فساد غافلاں رانیست وقت موت یاد
میں دیکھتا ہوں کہ یہ دنیا فسق و فساد سے بھری ہوئی ہے اور غفلت کا اس قدر دور دورہ ہے کہ غافل انسان موت کو بھول چکے ہیں۔

از حقائق غافل و بیگانہ اند ہمچو طفلاں مائل افسانہ اند
وہ حقائق سے غافل ہیں ناواقف ناواقف ہیں اور بچوں کی طرح کہانیوں کے شوقین ہیں۔

سرد شد دلہا ز مہر روئے دوست روئے دلہا تافتہ از کوئے دوست
ان کے دل خدا کی محبت سے سرد ہیں اور دلوں کے رخ خدا کی طرف سے سے پھر گئے ہیں۔

سیل درجوش است و شب تاریک و تار از کرمہا آفتابے را برار
سیلاب جوش پر ہے اور رات سخت اندھیری ہے۔ مہربانی فرما کر سورج چڑھا دے۔

(درثمین فارسی صفحہ ۱۷۸، ۱۷۹)

چند دعائیہ اشعار بزبان عربی

یَـــا رَبِّ اَیِّـدْنَـــا بِـفَـضْـلِکَ وَانْتَـقِـمْ
مِـــمَّـــنْ یَـدَعُّ الْـحَـقَّ کَـــالْـغُـثَّـــاءِ

اے ہمارے رب! ہماری تائید کر اپنے فضل سے اور انتقام لے اس شخص سے جو حق کو خس وخاشاک کی طرح دھتکارتا ہے۔

یَـــا رَبِّ قَـــوْمِـــیْ غَـــلَّـسُـوْا بِـجَـهَـــالَةٍ
فَـــارْحَـــمْ وَاَنْـــزِلْهُـــمْ بِـــدَارِ ضِیَـــاءِ

اے میرے رب! میری قوم جہالت سے اندھیرے میں چلی گئی ہے سو تو رحم کر اور انہیں روشنی کے گھر میں اتار۔ (انجام آتھم ص ۲۷۷)

یَـــا رَبَّـــنَـــا افْـتَـــحْ بَیْـنَـنَـــا بِـکَـــرَامَةٍ
یَـــا مَـــنْ یَّـــرٰی قَـلْـبِـــیْ وَلُـبَّ لُـحَـائِـــیْ

اے ہمارے خدا ہمارے درمیان باعزت فیصلہ فرما اے وہ ذات جو میرے دل اور میرے ظاہر کی اندرونی حقیقت کو دیکھ رہی ہے۔

یَـــامَـــنْ اَرٰی اَبْـــوَابَـــهٗ مَـــفْـتُـــوْحَةً
لِـــلـسَّـــائِـلِـیْـــنَ فَلَا تَـــرُدَّ دُعَـــائِـــیْ

اے وہ ذات! کہ جس کے دروازے میں سائلوں کے لئے کھلے ہوئے دیکھتا ہوں۔ تو میری دعا رد نہ فرما۔ آمین (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۳۵)

یَـــا رَبِّ صَـــلِّ عَـلٰـــی نَبِیِّکَ دَائِـــمًـــا
فِـــیْ هٰـــذِهِ الـــدُّنْیَـــا وَبَـعْـثٍ ثَـــانِ

اے میرے رب! اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 593)